شام غریباں

تذکرۂ شعرائے فارسی

کہ از ایران بہ ہند آمدہ بودند

مصنفہ

لچھمی نرائن شفیق

مرتبہ

محمد اکبر الدین صدیقی

استاد شعبۂ اردو، جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

انجمن ترقی اردو

بابائے اردو روڈ۔ کراچی

کتب خانہ انجمن ترقی اردو جامع مسجد دہلی

۱- شعرائے فارسی - سرگذشت نامہ

سلسلہ مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان شمارہ ۲۶۶

اشاعت اول — ۱۹۷۷ء

تعداد — پانچسو

طابع — انجمن پریس۔ نشر روڈ۔ کراچی

قیمت — ۳۵ روپے
پینتیس روپیہ

فہرست

ک

ن

جمیل الدین عالی
معتمد اعزازی

حرفے چند

منشی لچھمی نرائن شفیق اورنگ آبادی جو اردو میں صاحب تخلص کرتے تھے۔ متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔ ان کے والد منشی منسارام ہاتفی پنجاب کے علاقہ کے رہنے والے تھے دہلی سے نواب آصف جاہ کے ہمراہ دکن گئے تھے اور وہیں شفیق کی ولادت ہوئی یہ ۱۱۵۸ھ کی بات ہے۔ بہت جلد فارغ التحصیل ہوئے اور عنفوان شباب ہی میں شعر کہنے لگے جس میں میر غلام علی آزاد بلگرامی سے اصلاح لی۔ ۱۱۷۵ھ میں جب کہ ان کی عمر صرف ۱۷ سال تھی اردو شاعروں کا ایک تذکرہ تصنیف کیا جس میں شعرا کا اندراج حروف تہجی کے اعتبار سے نہیں تھا بلکہ دوسرے تذکرہ نگاروں کی روش سے ہٹ کر انھوں نے اس کی ترتیب اعداد جمل پر رکھی تھی جن شعرا کا تخلص الف سے شروع ہوتا تھا انھیں اس بنا پر اول درج کیا الف کا عدد ایک ہے مثلاً امیر' ایر' انجام وغیرہ اور جن کا تخلص صرف ب سے شروع ہوتا انھیں ان کے بعد جگہ دی مثلاً بسمل' برق' بیدل وغیرہ اس طرح ابجد ہوز حطی' کلمن' سعفص' قرشت' ثخذ اور ضظغ کے حروف کی ترتیب کو قائم رکھا گویا غ سے جن شعرا کا تخلص شروع ہوتا تھا مثلاً غریب' غالب وغیرہ کو اس بنا پر کہ غ کے ایک ہزار عدد ہیں سب سے آخر میں جگہ دی۔ یہ تذکرہ انجمن ترقی اردو کی جانب سے طبع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں انھوں نے نظم و نثر کی اور کتابیں تصنیف کیں' شام غریباں جو اس وقت آپ کے سامنے ہے یہ تذکرہ بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے خصوصیت کا حامل ہے اس میں ان ایرانی شعرائے فارسی کا ذکر کیا گیا ہے جو اپنے وطن سے ہندوستان

میں آئے یہاں رہے اور یہیں وفات پاگئے اور اس طرح اس کا نام "شامِ غریباں" موضوع کے اعتبار سے بہت ہی مناسب نام ہے اگرچہ یہ دعویٰ تو نہیں کیا جاسکتا کہ وہ تمام شعرا اس میں آگئے ہیں جو ہندوستان میں پیوندِ خاک ہوئے پھر بھی شفیق کی تلاش و کاوش قابلِ قدر ہے اس کا مخطوطہ حیدر آباد میں موجود تھا جسے جناب اکبرالدین صدیقی صاحب نے حاصل کر کے مرتب کیا اور جابجا ماخذوں کے حوالے دے کر اسے زیادہ مفید بنایا۔ جس کے لیے وہ شکریے کے مستحق ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ تذکرہ قدردانانِ ادب اور اہلِ تحقیق کے حلقے میں شرفِ قبول حاصل کرے گا۔

مقدمہ

لچھمی نراین شفیق کے اجداد کا تعلق لاہور سے تھا ، وہ اورنگ زیب عالمگیر کے ہمراہ دکن آئے اور اورنگ آباد کو وطن بنا لیا۔ ان کے والد رائے منسا رام ’ مآثر نظامی ‘ کے مصنف تھے ۔ شفیق نے بھی کئی کتابیں تصنیف کیں ۔ اورنگ آباد میں کئی تذکرے لکھے گئے لیکن شفیق کے بارے میں کسی نے نہ لکھا ، اس لیے کہ تذکروں کی تالیف کے وقت وہ ابھی بیس سال کے بھی نہ ہونے تھے ۔ ’نتائج الافکار‘ (۱۲۵۷ھ) کے مصنف نے شفیق کے حالات اور فارسی کلام کا نمونہ دیا ہے اور ان کے تذکروں ’گل رعنا‘ اور ’ شام غریباں ‘ کا ذکر کیا ہے ۔ ۱۳۲۹ھ میں ’ تذکرہ شعرائے دکن ‘ شایع ہوا ۔ اس میں عبدالجبار خاں ملکاپوری نے ان دونوں تذکروں کے علاوہ ’ چمنستان شعرا ‘ کا بھی ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ مآثر آصفی ، مآثر حیدری ، بساط الغنایم ، مرآت الہند ، نخلستان و تذکرہ‘ بابا گرونانک کے نام دے کر ’ وغیرہ ‘ لکھ دیا ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ شفیق نے اور بھی کتابیں ضرور لکھی تھیں ۔ مولوی عبدالحق نے جب ۱۹۲۸ء میں ’ چمنستان شعرا ‘ شایع کیا تو شام غریباں کے بعد گل رعنا کا تذکرہ کیا اور دیگر تصانیف میں حقیقت ہائے ہندوستان ، لشبیق شگرف اور حالات حیدرآباد کا اضافہ کیا ہے ۔ عمر یافعی مرحوم نے شفیق کی ایک مثنوی تصویر جاناں کا تعارف رسالہ ’ تجلی ‘ حیدرآباد کے ذریعے کرایا جو بعد کو مجلس اشاعت دکنی مخطوطات کی طرف سے شایع ہوچکی ہے ۔ لیکن اس کے مقدمے میں شفیق کی کسی نئی کتاب کا ذکر نہیں، البتہ شفیق کا سنہ وفات (۱۲۲۳ھ) دیا ہے ۔ یوسف علی خاں جنھوں نے ’ مآثر آصفی‘ پر کام کر کے عثمانیہ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا ہے ، شفیق کی مزید پانچ کتابوں یعنی خلاصۃ الہند ، امرت کنڈہ ، سوسن دہ زباں، مثنوی القسام نسواں اور تحفۂ احباب کا پتا چلایا ہے ۔ یا تو کتابیں ملیں یا ان کے صرف نام ۔ عبدالرزاق صاحب عرشی مالک کتب خانۂ درگاہ یوسفین کے کتب خانے میں شفیق کا ایک کشکول یا بیاض تھی جس کو شفیق نے ’چمنستان اشعار‘ کا نام دیا

تھا - یہ مختلف شعرا کے کلام کا انتخاب ہے - کتب خانہ سالار جنگ میں ' خرقۂ صد پارہ ' نام کی ایک کتاب فارسی میں پند و نصائح پر شفیق کی تصنیف ملتی ہے - پروفیسر سید محمد صاحب نے اپنے مضمون ' لچھمی نراین شفیق' میں ان ناموں کے علاوہ کسی اور کتاب کا نام نہیں دیا - شام غریباں کے مطالعے سے اس فہرست میں ایک اور کتاب کا اضافہ ہوتا ہے - شفیق کے الفاظ میں :

'' مخفی نماند کہ بندہ شفیق جواہر زواہر نام کتاب مستقل پنج ہزار بیت در مناقب آنجناب (میر غلام علی آزاد بلگرامی) بقید کتابت آوردہ ام '' -

اس کتاب کا ابھی تک کوئی نسخہ دریافت نہیں ہوا - اس کے بعد اس کے اردو اور فارسی علاحدہ علاحدہ دیوان ہیں ، اس طرح اس کی تصانیف کی تفصیل حسب ذیل ہے :

(۱) چمنستان شعرا (۲) گل رعنا (۳) شام غریباں (۴) مآثر آصفی (۵) مآثر حیدری (۶) بساط الغنایم (۷) مراۃ الہند (۸) حقیقت ہائے ہندوستان (۹) تنمیق شگرف (۱۰) حالات حیدر آباد (۱۱) خلاصۃ الہند (۱۲) امرت کنڈہ (۱۳) تحفۂ احباب (۱۴) تذکرۂ بابا گرو نانک (۱۵) نخلستان (۱۶) سوسن دہ زبان (۱۷) مثنوی اقسام نسوان (۱۸) چمنستان اشعار (۱۹) خرقۂ صد پارہ (۲۰) جواہر زواہر (۲۱) دیوان فارسی (۲۲) دیوان اردو -

' شام غریباں ' ایسے شعرا کا تذکرہ ہے جو ایران سے ہندوستان آئے اور بابر بادشاہ سے لے کر محمد شاہ ، شاہ عالم تک کے درباروں میں باریاب ہوئے - دکن میں بہمنی دربار میں اور پھر اس کی جانشین سلطنتوں یعنی نظام شاہی، عادل شاہی اور قطب شاہی درباروں سے متوسل رہے - بعض ایسے شعرا بھی ہیں جنھیں کسی دربار میں بار پانے کا موقع نہ ملا ' یہ شعرا یا تو یہاں رہ بس گئے یا واپس چلے گئے -

اس تذکرے کے مخطوطے کا ایک نسخہ علی گڑھ میں انجمن ترقی اردو کے کتب خانے میں ہے جو اول و آخر ناقص ہے - لیکن میرے پیش نظر جو نسخہ رہا وہ نہایت عمدہ حالت میں ہے - اس کی کوئی نقل بانکی پور ، رام پور ، بمبئی یا حیدر آباد کے کسی مشہور کتب خانے میں موجود نہیں، اس لیے اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے -

اس تذکرے میں جملہ ۲۸۳ شعرا کا ذکر ہے - یہ تعداد مکمل نہیں کہلائی جا سکتی ، اس لیے کہ دکن ہی میں کئی ایسے شعرا کے نام ملتے ہیں جو دکن کے

درباروں سے وابستہ رہ چکے ہیں، لیکن اکثر تذکرے ان کے بارے میں خاموش ہیں ۔ شفیق نے اس کمی کو دور کرنے کے لیے یہ تذکرہ تالیف کیا ۔ اس کی تالیف کے وقت متعدد تذکرے اور کتب تواریخ زیر مطالعہ رہی ہیں جن کا اس نے نہایت دیانت داری سے حوالہ دیا ہے ۔ چند تذکرے اور تاریخ کی کتابیں حسب ذیل ہیں ۔

تذکرہ طاہر نصیر آبادی ۔ مجمع النفائس ، آرزو ۔ تذکرہ صبح صادق ، میرزا صادق ۔ تذکرہ نظم گزیدہ ، ناظم تبریزی ۔ میخانہ ، قزوینی ۔ مرآۃ الخیال ، شیر خان لودی ۔ کلمات الشعرا ، سرخوش ۔ عرفات العاشقین ، تقی الدین اوحدی ۔ اور اپنے استاد میر غلام علی آزاد بلگرامی کے تذکرے ، ید بیضا ، خزانہ عامرہ ، سرو آزاد ، اور غزلان الہند ۔ یہ سب تذکرے آج ہند و پاک کے مختلف کتب خانوں کی زینت ہیں ، ان میں بعض طبع ہونے کے باوجود بے حد کمیاب بلکہ نایاب ہیں ۔ تاریخی کتابوں میں امین رازی کی ہفت اقلیم اور ابو طالب کلیم ، محمد صالح اور عبدالحمید لاہوری کے شاہ جہاں ناموں یا شاہناموں کا ذکر ملتا ہے ۔

مذکرہ بالا تذکروں کے علاوہ اس میں ایک اور تذکرہ 'مرآت واردات' کا حوالہ موجود ہے ۔ اس کا مصنف شاہ محمد شفیع نگینی ہے ۔ یہ نگینہ ڈاکٹر نذیر احمد کا وطن ہے ۔ اس تذکرے کا نہ کسی اور تذکرہ نگار نے حوالہ دیا ہے ، نہ کہیں اس کا نام مخطوطات کی فہرست میں نظر سے گزرا ۔ غالباً یہ ناپید ہو چکا ہے ۔ اس کے حوالے سے جو باتیں شفیق نے بیان کی ہیں وہ کسی اور تذکرے میں نہیں ملتیں ۔

شفیق نے ایک خاص اہتمام یہ بھی کیا ہے کہ شعرا نے جو کتابیں تصنیف و تالیف کیں ، ان کے نام دے دیے ہیں اور اگر انہوں نے کہیں سفر وغیرہ کیا ہو تو اکثر بقید سنہ اس کا ذکر کیا ہے ۔

ہمارے محققین نے شفیق کے حالات بیان کرتے ہوئے 'چمنستان' کے بعد 'شام غریباں' کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد 'گل رعنا' کا ۔ اس سے یہ دھوکا ہوتا ہے کہ شام غریباں ' گل رعنا پر مقدم ہے ' لیکن واقعہ اس کے برعکس ہے ۔ چمنستان کو شفیق کے لڑکپن کی کارگزاری سمجھیے کہ وہ ۱۱۵۸ھ میں پیدا ہوا اور اٹھارہ سال کی عمر میں ۱۱۷۵ھ میں تذکرہ مرتب کیا ۔ اس کے چھ سال بعد یعنی اپنی عمر کے چوبیسویں سال ۱۱۸۱ھ میں گل رعنا لکھا اور شام غریباں اس سے سولہ سال بعد ۱۱۹۷ھ میں تصنیف کیا ۔ اس نے اپنی اکثر کتابوں کے نام تاریخی رکھے اور جن کا نام تاریخی

نہیں ، خاتمے پر ان کا قطعۂ تاریخ دے دیا ہے ۔ چنانچہ شام غریباں کا نام معنی کے اعتبار سے نہایت موزوں تھا لیکن اس میں تاریخ نہیں نکل سکی اس لیے قطعہ لکھ کر " اتمام نسخہ " (۱۱۹۷ھ) سے اس کی تاریخ نکالی ہے ۔ قطعہ یہ ہے :

خدا را شکر کز کلک بیانم   بخوبی او نمود انجام نسخہ
شفیق از هاتفی تاریخ پرسید   برائے ختم گفت " اتمام نسخہ "
۱۱۹۷ھ

تذکرے کی تکمیل کے بعد اس نے اپنے استاد آزاد بلگرامی کا حال بڑی تفصیل سے لکھا ہے اور بہت طویل طویل انتخاب کلام دیا ہے ۔ حالات کے بعد آزاد بلگرامی کے چند قطعات تاریخ دیے ہیں جن سے مزید اس بات کا ثبوت فراہم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ ۱۱۹۷ھ ہی میں مکمل ہوا ہے ۔ آزاد نے میرزا مظہر جان جاناں کی شہادت پر تاریخی قطعہ لکھا ہے ، اس کا اظہار کرتے ہوئے شفیق لکھتے ہیں کہ مظہر جان جاناں کو کسی نامعلوم شخص نے ۷ محرم ۱۱۹۵ھ کو جہاں آباد میں زخمی کر دیا اور اسی زخم سے وہ یوم عاشورہ کو انتقال کر گئے اور اپنے گھر کے صحن میں مدفون ہوئے ۔ آزاد نے تاریخ کہی :

میرزا مظہر سخن سنج شہید   حشر او با نور چشم فاطمہ
روز عاشور از جہاں مظلوم رفت   گفتہ شد تاریخ " حسن الخاتمہ "
۱۱۹۵ھ

اسی سال نور العین واقف بٹالوی نے بھی جہان آباد ہی میں رحلت کی (۱) تو آزاد نے حسب ذیل قطعۂ تاریخ کہا :

افسوس کہ واقف سخن سنج   طومار حیات خویش پیچید
تاریخ وفات او خرد گفت   " واقف مہمان خلد گردید "
۱۱۹۵ھ

اس کے بعد شفیق لکھتے ہیں کہ " سر آمد شعرائے ریختہ " میرزا رفیع

۱۔ ریو اور ایتھے نے نسخۂ عندلیب کے حوالے سے اور صاحب قاموس المشاہیر نے تاریخ وفات ۱۱۹۰ھ درج کی ہے ۔ اسپرنگر نے بھی انہیں کا اتباع کیا ہے ۔

سودا نے بعض چونکہ زحمت کو رحلت کی تو آزاد نے حسب ذیل تاریخ کہی :

مرزا سودا رفیع عالی فطرت　　آرام گرفت در جوار رحمت
تاریخ وفات او رقم زد آزاد　　" سودا آسود شادماں در جنت "
۱۱۹۵ھ

اور ان قطعات کے بعد آزاد نے ان تینوں کے لیے ذیل کا ایک قطعہ کہا ہے :

سہ سخن سنج ہند در یک سال　　کوچ کردند باہم از دنیا
میرزا مظہر خدا آگاہ　　سخن او تمام درد و صفا
قلندر العصر شیخ نور العین　　یک قلم کرد شعر را احیا
میرزائے بلند رتبہ رفیع　　در سخن صاحب ید بیضا
ہر سہ با بندہ آشنا بودند　　حیف رفتند در مقام فنا
بہر تاریخ فوت ایں یاراں　　کرد آزاد مطلعی انشا

جان جاناں و واقف و سودا = ۴۲۹
وارد آشیان ملک بقا = ۷۶۶
۱۱۹۵ھ

ان قطعات کی روشنی میں ۱۱۹۷ھ ' التمام نسخہ ' کی صحت مسلم ہو جاتی ہے ۔

شفیق کے بارے میں اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے استاد میر غلام علی آزاد بلگرامی کے تذکروں سے استفادہ کیا ہے بلکہ یہ کہنے میں بھی باک نہیں کہ یہ آزاد ہی کی تصانیف ہیں ۔ اس بیان کی روشنی میں جب ہم ' شام غریباں ' کا مطالعہ کرتے ہیں تو منجملہ ۴۸۳ کے صرف ۳۳ شعرا میں بعض شعرا کے کلام کا انتخاب شفیق کا اپنا ہے اور بعض شعرا کا آزاد سے لیا ہوا اور حالات کی عبارت میں قدرے یکسانیت نظر آتی ہے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ شفیق جو نظام علی خان آصف جاہ ثانی کے اور پھر ان کے بیٹے عالی جاہ کے دربار سے متوسل رہے ، اپنے مربی کے ساتھ ۱۱۷۷ھ میں اورنگ آباد چھوڑ کر حیدر آباد آئے اور پھر حالات کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ انہیں اورنگ آباد جانے کا موقع نہ ملا اور ۱۲۲۳ھ میں حیدر آباد ہی میں انتقال کیا ۔

البتہ آزاد مختصر سے قیام کے لیے ایک دفعہ ۱۱۸۶ھ میں اور دوسری دفعہ ۱۱۹۵ھ میں جب کہ ان کا سن اسی سال کا ہو چکا تھا ، حیدرآباد آئے اور پھر اورنگ آباد واپس ہو کر ۱۲۰۰ھ میں انتقال کیا ۔

شام غریباں اور گل رعنا اور آزاد کے تذکروں کا مقابلہ بھی اس فرق کو واضح کر دے گا جو استاد اور شاگرد کے انداز بیان ، زبان اور تنقید میں موجود ہے ۔ اس میں استاد اپنی تمام اعلا صلاحیتوں کے ساتھ ادیبانہ شان میں نظر آتے ہیں ، اور شاگرد شاگرد ہی ہے ۔

شام غریباں کا آغاز آدم علیہ السلام کے ذکر سے ہوا ہے اور توجیہ یہ کی ہے کہ وہ جنت سے نکالے گئے تو پہلے ہندوستان آئے ۔ اس تعلق سے مختلف مذاہب میں جو روایات ملتی ہیں ان سب کے حوالے دیے ہیں ۔ ان کے علاوہ علما اور شعرا نے بھی جن خیالات کا اظہار کیا ہے انہیں بھی پیش کر دیا ہے ۔ ان میں شیخ جلال الدین سیوطی ، ناصر علی سرہندی ، شیخ علی رومی ، صاحب محاضرۃ الاوایل اور شعرا میں امیر خسرو ، میرزا صائب اور آزاد بلگرامی کے اشعار دیے ہیں ۔ حرف الف کی ردیف میں اکیاون شعرا کے حالات ہیں اور ان کے کلام کا انتخاب ہے ۔ ان میں حکیم صدرالدین الشمی ، ابوالفتح گیلانی اور قزلباش خان امید وغیرہ شامل ہیں ۔ میر رضی شوستری اقدس کے حالات بیان کرتے ہوئے متعلقہ تاریخی واقعات بھی بیان کیے ہیں ۔ اکثر شعرا کے انتقال کی تاریخیں یا معاصرین کے قطعات تاریخ بھی دیے ہیں ۔

ردیف ب کے تحت صرف میرزا عبد القادر بیدل کا ذکر ہے اور شفیق خود ہی معترف ہیں کہ ان کا شمار واردان ہند میں نہیں ۔ ان کا حال دیگر تذکرہ نگاروں نے بھی لکھا ہے اور گل رعنا میں انہوں نے خود بھی لکھا ہے لیکن یہاں ان حالات کو شامل کرنے کا مقصد یہ بیان کرتے ہیں :

> ” دریں ایام ' مراۃ واردات ' تالیف شاہ محمد شفیع نکہتی متخلص بہ وارد طہرانی بہ نظر رسیدہ ۔ دریں کتاب بعضے احوال میرزا سوائے آن است کہ در تذکرہ ھا بہ نظر نہ رسیدہ تالیف شاہ وارد غیر مشہور است لہذا بہ خاطر رسید کہ میرزا صاحب کمال عمدہ است ۔ ترجمہ او را بہ احوال زاید کہ شاہ وارد آوردہ ، باید نوشت تا بر صفحۂ روزگار باقی ماند “ ۔

تمام تذکرے بجز ایتھے اور قاموس المشاہیر (۱) کے ، اس امر پر متفق ہیں کہ بیدل عظیم آباد میں پیدا ہوئے اور اعظم شاہ کے دربار سے متوسل رہے ۔ اور جب اس نے اپنی مدح میں قصیدہ کہنے کے لیے کہا تو ملازمت ترک کر دی لیکن وارد اپنے تذکرے میں لکھتے ہیں :

'' طایر خوش نوائے وجود میرزا از گلستان عدم در اکبر نگر عرف راج محل از ممالک بنگالہ پر کشود و مدتی در آن سر زمین معاش بجمعیت بسر برد و در کمال جوانی رو بہ هندوستان آورد و نخست در صحبت میرزا سلیمان ، خالوے حقیقی سلطان محمد معزالدین خلف شاہ عالم بن عالمگیر سالہا بسر برد، بعد فوت میرزا سلطان در سلک ملازمان اعظم شاہ بن عالمگیر .... منسلک گشتہ بیت الغزل دیوان اعتبار گردید '' ۔

اس بیان کو اس لیے غلط نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے بعد کا بیان اور تسبب غیز نظر آتا ہے جب اعظم شاہ نے بیدل سے اپنی مدح میں قصیدہ لکھنے کے لیے کہا تو بیدل نے ملازمت ترک کر دی ۔ اور شاہ وارد لکھتے ہیں کہ :

'' پس از قطع منازل در بلدہ متھرا بر کنار دریاے جمن اقامت گزید ۔ لعل محمد نامی حاکم آن مکان نائب حسن علی خان بہادر اله وردی خان از قدوم میرزا اطلاع یافتہ در دل جوئی و خاطر داری کوشید ۔ میرزا نیز دلدادۂ صحبت او شد ۔ اتفاقاً سلطان عالمگیر کہ در دکن بود لعل محمد را بحضور خود طلبید ۔ لعل محمد موجب حکم بادشاہ جبراً و قہراً رو براہ سفر دکن آورد و در عرض راہ سمند عزیمت را اقلیم عدم جلو ریز ساخت ، میرزا تا مدت یک و نیم سال در خانۂ راقم این اوراق بے تشویش معاش اصل اقامت افگند '' ۔

غرض اس طرح اس تذکرے کے مطالعے سے بعض نئی معلومات ملتی ہیں ۔

کلیات علی عادل شاہ شاہی میں ایک غزل کا عنوان 'چار در چار' ہے ۔ یہ اصل میں سولہ رکنی بحر ہے ۔ اس کا نام بھی شاہ وارد کے تذکرے میں موجود ہے ۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں :

''در بحر کامل چهار در چار اول شاعرے کہ شعر موزوں کرد لدیب

۱- ایتھے نے اکبر آباد اور قاموس المشاہیر کے مصنف نے بخارا لکھا ہے ۔

صابر است و او غزل بیش از هفت بیت مرقوم نه ساخته و بعد از ادیب صابر مولانا عبدالرحمن جامی غزل هفده بیت ایجاد نمود و میرزا بیدل هد بحر کامل چار دو چار دیوانی مشحون به معانی خاص و مضامین عالی تصنیف کرده "۔

صابر کا شعر حسب ذیل ہے :

چنیں شنیدم که لطف یزدان بروے جوینده در نه بندد
دری که بکشاید از حقیقت بر اهل عرفان دگر نه بندد

شفیق اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

" شاه وارد خبر ندارد که مطلعی که از ادیب صابر نقل کرده در بحر کامل نیست بلکه از فروع بحر متقارب است ۔ تقطیعش ، فعول فعلن " ۔

اس قسم کی تنقید اکثر مقامات پر ہے ، کہیں الفاظ کی تحقیق پر بحث کی ہے اور کہیں معانی و بیان کی نزاکتوں کو پیش کیا ہے ۔ اس سے شفیق کی صلاحیتوں کا اندازہ ہو سکتا ہے ۔

جس طرح شفیق نے آدم علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ہندوستان آئے ، اسی طرح شیخ سعدی کے بارے میں بھی لکھا ہے اور ثبوت میں یہ دو شعر پیش کیے ہیں :

بتے دیدم از عاج در سومنات ۔۔۔ مرصع چو در جاهلیت منات
به هند آمدم من ازان رست خیز ۔۔۔ و زانجا براه یمن تا حجیز

تاریخی واقعات کے اظہار کے لیے ایسے شعرا کے حالات جن کا شاہی درباروں سے تعلق رہا ہے ، مطالعہ کیا جائے تو بہت سی معلومات حاصل ہوتی ہیں ۔ ان میں سلیم ، سرمد ، ظہوری ، انیسی شاملو ، میر جملہ محمد سعید روح الامین شہرستانی ، قلی اوحدی ، میر رضی دانش وغیرہ شامل ہیں ۔ اورنگ زیب عالمگیر نے اپنی زندگی بالکل سپاہیانہ گزاری لیکن بیس بائیس شعرا ایسے ہیں جو عالمگیری امرا یا خود عالمگیر کے دربار سے وابستہ رہے ۔ نعمت خاں عالی جیسا شاعر اور ادیب اسی دربار میں رہا ۔

شفیق نے بعض شعرا کی قبروں کی بھی نشان دہی کی ہے چنانچہ سلیم کے متعلق لکھا کہ ہے :

"در سالی که سلام خان (وزیر شاهجہان) فوت شد (سلیم) هم در کشمیر چشم از زندگانی پوشید و در دامن کوهی که مشهور به تخت سلیمان(۱) است مشرف بر تالاب دل ، به فتح دال مهمله ، مدفون گردید "۔

طغرا مشہدی کے متعلق لکھتا ہے کہ :

" اواخر حال گوشه انزوا در کشمیر گرفت و همان جا در گزشت و نزدیک قبر ابو طالب کلیم مدفون گشت "۔

لیکن معلوم نہیں کہ قدسی کے بارے میں شفیق نے کون سا تذکرہ پیش نظر رکھا ، غالباً ملا عبد الحمید لاہوری کا " شاہجہان نامہ " ہوگا کیونکہ اس کے متعلق یہ لکھتا ہے :

"در لاهور سنه ست و خمسین و الف بعالم قدس خرامید " ۔

حالانکہ غنی کشمیری کا قطعہ تاریخ، قدسی ، سلیم ، اور کلیم کا مدفن ایک قرار دیتا ہے اور یہ ' سرو آزاد ' میں موجود ہے ۔ اس کے آخری تین شعر یہ ہیں :

صد ہا در یاد او زیر زمین	خاک بر سر کرده قدسی و سلیم
عاقبت از اشتیاق یک دگر	گشته اند این هر سه در یکجا مقیم
گفت تاریخ وفات او غنی	طور معنی بود روشن از کلیم

اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شفیق نے تحقیق کی زحمت گوارا نہیں کی اور جہاں سے جو اور جیسا مواد ملا جمع کر کے پیش کرتا چلا گیا ۔ ' چمنستان شعرا ' کے مواد کے بارے میں بھی مولوی عبد الحق کو شکایت ہے کہ اس نے ملا عبد القادر بدایونی کی تاریخ کو جو بلحاظ صحت واقعات در خور اعتنا نہیں ، اہمیت دی اور اسی کو ماخذ بنایا ۔ لیکن ' چمنستان شعرا ' کا مصنف صرف اٹھارہ سال کا لڑکا ہے اور شام غریباں کا مصنف تقریباً چالیس سال کی عمر کو پہنچ چکا ہے ۔ اس لیے اس سے تحقیق و تلاش کی توقع کی جا سکتی تھی ۔

کلیم کے بارے میں لکھا ہے کہ :

۱۔ ڈاکٹر زور مرحوم نے "اصحاب صفہ" کے عنوان سے ایک بہت تفصیلی مضمون اس سلسلے میں لکھا ہے جو ان کے مجموعۂ مضامین " ادبی تحریریں" مرتبہ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ میں شامل ہے ۔

" وفات کلیم پانز دهم ذی الحجه سال هزار و شصت و یک هجری واقع شده بود و در نزدیک قبر محمد قل سلیم مدفون گردید "۔

نعمت خان عالی کی قبر کے بارے میں کہتا ہے کہ :

" اتفاقاً نعمت خان بعد وصول حیدرآباد در رکاب شاه عالم همانه جا در سنه احدی و عشرین و مأته و الف رحلت کرد ، و در دایره میر محمد مومن مدفون گردید ، و بر سر قبرش مسجدی ساخته اند که بالفعل موجود است "۔

میر رضی اقدس شوستری کے بارے میں کہتا ہے کہ :

" آخرالامر در بلدهٔ حیدرآباد گوشهٔ انزوا گرفت و متاهل شد ، و بست و دوم جمادی الاولیٰ سنه اربع و تسعین و مائه الف رحلت نمود و در دایرهٔ میر محمد مومن استر آبادی مدفون گردید "۔

میر ابو تراب فطرت والد میر رضی دانش کے بارے میں اس کا بیان ہے کہ :

" ابو تراب در سنه ستین و الف در نقاب تراب رفت ۔ میر آزاد در سرو آزاد گوید که قبر او در دایرهٔ میر محمد مومن استر آبادی که گورستان مقررهٔ ایرانیان است و مردم بسیاری ازان ولایت دران بقعه خوابیده اند ، دیده شد ۔ بر لوح مزار او کنده اند که این رباعی را دم آخر بنظم آورد ...... و رباعی دیگر از رضی که در فراق والد خود گفته هم بر لوح مزار تحت رباعی مذکور نقش است "۔

پھر اس کے بعد شفیق لکھتے ہیں :

" میر آزاد سلمه الله تعالیٰ با بنده فرمودند که در سنه خمس و ستین و مائه و الف ورود حیدرآباد اتفاق افتاد و بدلالت میر رضی اقدس شوستری قبر میر ابو تراب در دایرهٔ میر دیده شد ۔ دران وقت دایرهٔ مذکور ویرانه بود و اثری از آبادی نداشت پس ازان بعد سی سال در سنه خمس و تسعین و مائه و الف باز ورود حیدرآباد رو نمود و دایرهٔ میر بملاحظه درآمد اثری از قبر و لوح میر ابو تراب نیافته شد ، و هم چنین اکثر قبور که دران قطعهٔ زمین بود با خاک برابر گشت ۔ سبب این که در زمان حال بنا بر سکونت والیٔ ملک نواب نظام الدوله آصف جاه خدیو دکن ، آبادی حیدرآباد

بحد کثرت رسیدہ و ایں دایرہ کہ تمام خواب گاہ موتی بود آرام گاہ احیا گردیدہ "۔

شفیق نے اپنی زبان کو نہایت سلیس اور عام فہم رکھا ہے۔ مقفیٰ اور مسجع لکھنے کی کوشش نہیں کی البتہ شاعروں کے تخلص کی مناسبت سے اُن کا کلام دیتے ہوئے عبارت آرائی ضرور کی ہے مثلاً:

روغن استر آبادی کے لیے	روغن قاز بر روے سخن می مالد
رونقی کے لیے	او سخن را رونق می دھد
شاپور کے لیے	او تصویر سخن می کشد
سیف الملوک شجاعی دماوندی کے لیے	ایں جواھر ازاں شمشیر است
مولانا صادق حلوائی کے لیے	او حلوائے سخن می فروشد
غزالی مشہدی کے لیے	ایں چند مشکنافہ از غزالی است

اس اسلوب سے قاری کا ذہن بار نہیں محسوس کرتا اور دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔ اس کی تنقید میں ابتدا سے آخر تک کہیں دل آزاری نہیں پائی جاتی، بلکہ جو واقعہ جس انداز میں بیان کرنا چاہیے، اسی انداز میں پیش کر دیتا ہے ورنہ اکثر تذکرہ نگاروں نے تلخ گوئی کو اپنا شعار بنایا ہے۔ یہ تلخی بعض جگہ آزاد کے تذکرہ میں بھی نظر آتی ہے۔

یہ تذکرہ ان پیش کردہ خصوصیات کی بناپر اہمیت کا حامل ہے اور فارسی ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے ایک نعمت ہے کیونکہ بیرونی شعرا کا حال یا ماخذ کا پتا اس میں بہ آسانی مل جاتا ہے۔

محمد اکبرالدین صدیقی



یارب ز تو یافتم سخن پردازی   آموختم از لطف تو خوش آوازی
خواهم ز تو کاین «شام غریبان» مرا   دل خواه تر از طرهٔ خوبان سازی

برچشم کشایان آئنه خانهٔ دانائی و نظر بازان چراغان بینائی روشن باد که چهره پرداز تمهید این مبادی بنده لچهمی نارائن متخلص به شفیق اورنگ آبادی درسنه اثنین و ثمانین و مائه و الف ۱۱۸۲ تذکرة الشعرائی آراسته و صحیفه در کمال رنگینی پیراسته در ذکر موزونان هندوستان و خوش صفیران این بوستان مسمیٰ بگل رعنا مشتمل بر دو فصل ، یکے از سخن طرازان اسلامی، دوم از نکته پردازان اصنامی ، بعد ازان بخاطر رسید وصورتی در آئنهٔ دل جلوه‌گر گردید که تذکرة الشعرائی دیگر تحریر باید رسانده و نهال تازه در خیابان سخن مقابل نهال اول باید نشاند یعنی موزونانی که از ولایت دیگر به هندوستان تشریف آوردند این هارا جمع باید نمود . و زبان خامهٔ طلق اللسان را به احوال و اقوال این گروه خاص باید کشود - ستائش کارساز بنده نواز که بعد از تفحص کتب بسیار و غواضی فراوان بحار این لآلی گران مایه فراهم رسید و آبیاریٔ باغبان قلم ریاض سخن را رنگی تازه بخشید - نام این نامه ''شام غریبان'' گذاشتم و الویهٔ این گروه والا شکوه را در میدان قرطاس برافراشتم - امید وارم که این متاع حقیر و سرمایهٔ یسیر در جناب مستطاب عزه ناصیه دولت و اقبال، قرهٔ باصرهٔ ابهت و اجلال ، فص خاتم جهان داری ، کوه شاهق بردباری ، نیراعظم ، سپهر جلالت، برجیس مسند آرائے دیوان عدالت ، عطارد فلک دانائی ، مصباح انجمن روشن رائی، میر میدان صف آرائی، ضرغام عرین مرد آزمائی، دریائی اعظم فیض رسانی، سحاب مشتاق گوهر افشانی ، فریاد رس دادخواهان ، دیهیم بخش بی کلاهان ، خطش تعویذ بازوئهٔ بستگان ، لطفش مومیائی دل شکستگان ، آئنهٔ نور فراست ، مراة جمال ریاست، داور خلافت پناه ، نواب آصف الدوله امیر الممالک عالی جاه، مد الله ظلالهٔ و

ادام دولته و اقباله ، درجهٔ پذیرائی بهم رساند و بمیامن قبول والا ریشهٔ اعتبار و اشتهار در شش جهت عالم دواند - والله علی کل شیٔ قدیر وبالاجابته جدیر -

حرف الالف

آدم علیه‌السلام :

کنیت آن جناب ابو محمد و ابوالبشر است و لقب صفی الله چون از واردان هندوستان جنت نشان اول جناب عالی است و زبان مبارک را بگفتن شعر هم آشنا ساخته نام والا ، تاج سرکتاب و مفتاح قفل خطاب نموده شد - اصل مسکن آن جناب بهشت بدلیل آیهٔ کریمه وقلنایا آدم اسکن انت و زوجک الجنة وکلا منها رغداً حیث شئتما - مفسران در تعیین جنت اختلاف کرده اند، بعضی گویند جنت الماوی، و برخی گویند باغی بود در فلسطین ، و قومی گویند بوستانی بود برجبل یا قوت، و ارتفاع آن چندان که صعود بران ممکن نیست ، هبوط آدم از جنت بزمین که در قرآن واقع شده ، در جنت الماوی و جبل یاقوت درست است که از بالا به پائین آمد ، در باغ فلسطین درست نمی آید ، جوابش این که هبوط بمعنی مطلق فرود آمدن است چنانچه در آیه کریمه اهبطوامصراً آن جناب از جنت بسرندیپ هند افتاد و تا آخر عمر همین جا سکونت ورزید - کیفیت ابتداء خلقت او این است که چون حق تعالیٰ خواست که او را از پردهٔ عدم برمنصهٔ وجود جلوه دهد با ملایکه فرمود که من خلیفهٔ پیدا می کنم در زمین - ملایکه از ناتوان بینی بعرض اقدس رسانیدند که آیا پیدا می کنی کسی را که فساد کند در زمین و خونها ریزد، و ما به تسبیح و تحمید و تقدیس تو مشغولیم ، حق تعالیٰ جواب داد که در آفرینش این خلیفه آن چه من می دانم شما نمی دانید، پس حق تعالیٰ قبضهٔ خاک از روی زمین برگرفته خمیر فرمود - شیخ جلال الدین سیوطی در تفسیر در منثور روایات آورده که خاک آدم از دجنی است - صاحب قاموس گوید دجنی بضم دال مهمله یا کسر آن و سکون جیم ، یا حای مهمله و الف مقصوره ، و گاهی به الف ممدوده هم می خوانند - زمینی که آدم علیه السلام از خاک آن آفریده شد و این دجنی قطعهٔ از زمین سراندیپ است تفصیل آن در هبوط آدم خواهد آمد - منجمان گویند پیدائش آدم علیه السلام روز جمعه دهم محرم در زمانیکه طالع اول درجهٔ جدی بود و زحل انجا، و مشتری در حوت، و مریخ در حمل، و قمر در اسد، و آفتاب و عطارد در سنبله، و زهره در میزان، و سوای آن نیز گفته اند، حق تعالیٰ آدم علیه‌السلام را بعد آفریدن خزاین علم ارزانی داشت و اسماء مخلوقات علوی و سفلی آموخت و خواست که

فضیلت آدم ذهن نشین ملایکه سازد ، اول مسمیات آن اسما را برملایکه عرض کرد ۔ پس اسماء آنها را پرسید ۔ ملایکه جواب بعرض رسانیدند که علم نداریم مگر آن قدر که تو آموختی ما را و فضیلت آدم بر خود دیده سر بگریبان انفعال فرو بردند آنگاه حق تعالیٰ ملایکه را فرمود که آدم را سجده کنید ۔ همه سر بسجود فرود آوردند مگر ابلیس که قیاس غلط کرد و گفت که من مخلوق از آتشم و آدم مخلوق از خاک ۔ آتش افضل است از خاک که آن جوهر روشن و لطیف است و این جوهر تیره و کثیف و کرهٔ آن بالاتر است از کرهٔ خاک بلکه از آب و هوا هم ۔ ناصر علی سرهندی این معامله را موزون می کند و می گوید :

به آدم داد نور معرفت پاک
شرابی کرد بی خم در ته خاک

دران میخانه شد پیر خرابات
ملایک مست سرجوش مناجات

ز هر جانب خریدارانه جستند
چراغی دیده چون پروانه جستند

همه در عجز کرده گرم بازار
چو ماه نو متاع سجده در بار

که ناگه منکر عشق از میان جست
شرار آتشی زان کاروان جست

بغفلت دیدها مالید برهم
نظر پوشیده رفت از خاک آدم

نشد آگه ازان حسن قدیمی
گهر نشناخت در گرد یتیمی

ز صاحب خانه خالی خانهٔ دید
نه دید آن گنج بل ویرانهٔ دید

درین ویرانه گنج بے نشان هست
مے صافی بظرف گل نهان هست

حق تعالیٰ آدم علیه‌السلام را حکم فرمود که در جنت ساکن شود، و از فواکه و اثمار و دیگر نعمت هائے بهشت بهره برد ، الا شجرهٔ گندم که دست بآن نه رساند ۔ ابلیس در فکر اخراج آدم علیه السلام همیشه می بود، محافظان بهشت نمی گذاشتند که او درآید، آخر حیله بکار برد که در شکم ماری فرو رفت ۔ طاؤس آن مار را بلع کرد و در بهشت رفت، ابلیس از شکم طاؤس بدرآمد و در صورت پری بر آدم و حوا ظاهر شد و این ها را از مرگ ترسانید و گفت من نشان می دهم شما را درخت جاویدی که هرکس ازان خورد هرگز نمیرد و میخواهم شما را ملکی که زوال نپذیرد و بشجرهٔ منهیه که بروایت اشهر گندم است ، دلالت کرد ۔ آدم و حوا ازان درخت منهیه خوردند ۔ عتاب الهی نازل شد و حله هائے بهشت از تن ایشان فروریخت ۔ اشخاص خمسه را حکم شد که بزمین فرود آیند ۔ آدم علیه السلام بسراندیب افتاد و حوا بجده.

ابلیس بدشت میان قریب بصره ، و مار باصفهان ، و طاؤس بکابل - شیخ علی رومی در محاضرة الاوایل آورده که اول موضعی که آدم علیه السلام در انجا فرود آمد ، کوهی هست مسمی براهون در جزیرهٔ از جزایر هند در ملکت سراندیپ - در مکانیکه آن را دهنی گویند و در بعضی روایات نام کوهی که براں آدم علیه السلام نازل شد ، بوذ است بضم با موحده و سکون واؤ و ذال معجمه آن هم در سراندیپ واقع شده ، و شیخ جلال الدین سیوطی در تفسیر در منثور حدیثی روایت کرده ، مضمونش این که بهترین وادی در مردم وادی مکه است ، و وادی که دران آدم علیه السلام نازل شد در هند ، و حضرت آزاد مدظله العالی در رساله شمامة العنبر سرندیپ را ملقب بدارالخلافه کرده اند که اقامت گاه خلیفة الله بود ، و نیز حضرت آزاد مدظله العالی در غزلان الهند می نویسند که باتفاق جمیع مفسرین و محدثین مهبط آدم علیه السلام سراندیپ است و نقش قدم آدم علیه السلام که وقت نزول برسنگ افتاده ، و در احادیث ذکر آن آمده بالفعل درانجا موجود و نقش هر دو قدم دو جا واقع شده ، و سراندیپ جزیره ایست وسیعه از جزایر هند قریب خط استوا ، طول او پنجاه روزه راه - گرد این جزیرهٔ بنادر بسیار است ازان جمله گال و کولنبا بضم کاف تازی و سکون واو و فتح لام و سکون نون و باء موحده و الف ، هر دو نقش قدم آدم علیه السلام از کولنبا یکی بر مسافت یکروزه ، و دیگری بر مسافت سه روزه است ، و والی سراندیپ از قوم چنگله است ، بکسر جیم فارسی و نون غنه و سکون کاف فارسی و فتح لام و هائی زده ، و قوم چنگله هنود اند ، و در کولنبا در محله مسلمانان است باندک فاصلهٔ فی ابین و در هر یک محله مسجدی ست معمور از صلوٰة خمسه و خطبهٔ جمعه بنام سلطان هند و سلطان روم می خوانند ، سببش این که بسبب آمد و رفت جهازات اکثر مردم عرب و یمن و حبش وغیره ها درانجا طرح توطن ریخته اند ، و باتباع عرب خطبه بنام سلطان روم هم می خوانند ، و در سراندیپ هر شب و روز چند بار ابر می آید و بشدت می بارد ، بالجمله حق سبحانه سراندیپ را شرف عجیبی بخشند ، و دارالخلافه نخستین خلیفهٔ جناب اقدس گردانید ، انتهی کلامه -

آورده اند که آدم علیه السلام سی صد سال بر گناه خود گریست ، تا آنکه حق تعالیٰ توبهٔ او را پذیرفت ، آنگاه از هند به مکه معظمه رفت ، و بدستیاری جبریل علیه السلام اساس کعبه گذاشت ، و حجر اسود را که از بهشت همراه آورده بود در یکه از چهار گوشه کعبه نشانده ، و در روایتی آمده که چون ابراهیم علیه السلام کعبه را بنا کرد جبریل حجر اسود را از هند آورده به ابراهیم علیه السلام داد تا در رکن کعبه تعبیه کرد - و آدم علیه السلام بعد بناء کعبه مناسک حج بجا آورد ، و در عرفات با حوا برخورد و با

او بسرانديب برگشت و درانجا رنگ توطن ريخت - و هر سال بحج می رفت و باز می‌آمد. آورده اند که حوا هرگاه حامله می شد پسری و دختری توام می آورد - آدم عليه السلام بحکم الهی دختر توامی را به پسر توام ديگر می داد، و پسر و دختر توام را در نکاح جمع نمی‌کرد، و چون آغاز نسل او بود بقدر مقدور رعايت دوری قرابت می فرمود - توام پيش قابيل اقليميا نام دختر و توام پسر ديگرش هابيل يهودا نام دختر بوجود آمدند - آدم خواست که يهودا را بقابيل و اقليميا را بهابيل دهد ، چون اقليميا شکيله جميله بود قابيل گفت توام خود را بديگری نمی دهم - آخر قابيل هابيل را کشت - آدم دران وقت بزيارت کعبه رفته بود - چون برگشت اشجار را زرد و خشک ديد ، و عالم را بحال خود نيافت - دانست ، سانحهٔ عظمیٰ بوقوع آمده - چون بسرانديب رسيد و از قتل هابيل اطلاع يافت بسيار گريست ، و مرثيه بنظم آورد که اين ابيات ازان است :

تغيرت البلاد و من عليها ‌ ‌ ‌ و وجه الارض مغبر قبيح

تغير کل ذی طعم و لون ‌ ‌ ‌ و قل بشاشة الوجه المليح

فوا اسفا علی هابيل ابنی ‌ ‌ ‌ قتيلا قد تضمنه الضريح

ابن اثير و جم غفير اين ابيات را بآدم عليه السلام اسناد کرده اند ، و جمعی ديگر انکار نموده اند ، امير خسرو عليه الرحمة گويد :

ما همه در اصل شاعر زاده ايم ‌ ‌ ‌ دل بابی محنت نه از خود داده ايم

و ميرزا صائب گويد :

آنکه اول شعر گفت آدم صفی الله بود ‌ ‌ ‌ طبع موزون حجت فرزندی آدم بود

آورده اند که چون هزار سال از عمر آدم عليه السلام گزشت بيمار شد دران وقت شيث عليه السلام را خوانده و ولی عهد ساخت و جان بجهان آفرين سپرد - امام غزالی گويد ، بعضی گويند در مکه برجبل ابو قبيس دفن شد ، و بعضی گويند در هند برجبل نور -

آذری اسفرائينی :

آذری، شيخ نورالدين اسفرائينی، آذر بت تراش سخن است، و آباد ساز بت‌کدهٔ

۱- (الف) خزانهٔ عامره ، ص ۲۱ (ماخذ)

[جاری]

این فن ـ وجهه اختیار کردن تخلص این که تولدش در آذر ماه رو نمود ـ فاضل کامل بود ـ بغایت حال در سرکار شاه رخ سلطان مرتبهٔ بلند یافت و بمنصب ملک الشعرائی سرفراز گردید ، آخرالامر دامن تجرید بدست آورد ؛ و بخدمت محی الدین طوسی ریاضات کشید ، و بعد فوتش ، به سید نعمت الله ولی پیوست ، و خرقه از دست سید پوشید ، و دو بار پیاده سعادت حج حاصل کرد ، و یک سال مجاور کعبه ماند ، و وقت مراجعت به هند آمد ـ سلطان محمد جونا والی دهلی نبیرهٔ رایات اعلیٰ خضر خان پنجاه هزار دینار در صحبت اول عطا فرمود و به سبب آنکه در شکرانهٔ آن زر تعظیم برسم آن دیار می خواستند رد کرد ، و از انجا قصد دکن نمود ، و بسلطان احمد شاه والی دکن پیوست و قصاید غرا در مدح اوپرداخت ـ محمد قاسم فرشته در تاریخ خود می نویسد که شیخ حسب الحکم سلطان در گفتن بهمن نامه شروع کرد ، چون بداستان شهریار رسید

[حاشیه]

(ب) "وهو حمزه بن عبد الملک طوسی پدرش سربداران اسفرائین و سرمایه‌داران در نظم ملکت کوشید...... رساله سعی الصفا را در مکه نوشته و طغرای همایون و عجائب الغرایب نیز ازوست ، و جواهر اسرار که مجموعه ایست از نوادر امثال و شرح ابیات مشکله نیز او نوشته" ـ

آتش کدهٔ آذر ، ص ۸۸ و ۸۹

(ج) نتائج الافکار ، ص ۳۰

(د) "بعد ازان (حج) به دیار هند افتاد و چند گاه دران دیار بسر برد حکایت کنند که ملک هند سلطان احمد از جمله بادشاهان گلبرگه بود و شیخ را پنجاه هزار درهم انعام فرمود که به عبارت ایشان یک لک باشد و گویند که بطریق حمل آن را مقرر داشته اند ، شیخ را فرمودند که به شکرانه پیش ملک سر بر زمین نهد ، شیخ آن مال را قبول نه کرد ، و منع آن سجده نمود ... بعد از سفر هند پا در دامن همت کشیده و از ساحت عالم ملک به تماشائ عالم ملکوت سر بجیب تفکر و درویشی فروبرد ، و سی سال بر سجادهٔ طاعت نشست ... مرقد منور در قصبهٔ اسفرائن است ـ هشتاد و دو سال عمر یافته و در شهور سنه ست و ستین و ثمانمائه املاک خود را شیخ بر بقعهٔ که ساخته و در آنجا مدفونست" ـ

تذکرة الشعرا ، دولت شاه ، ص ۱۷۹

کتاب را بنظر سلطان در آورده طلب رخصت ولایت کرد - سلطان گفت ، مرا از فوت سید محمد گیسو دراز رخنه گلفت عظیم رو نموده ملاقات تو دافع غم و الم است مبادا که بفراق تو نیز گرفتار شوم - شیخ چون این قسم التفات از پادشاه دید بودن هندوستان برخود قرارداده فرزندان را از ولایت طلب نمود - اتفاقاً دران ایام قصر دارالامارة بیدر باتمام رسید - شیخ این دوبیت گفت :

حبذا قصر مشید که ز فرط عظمت آسمان سدهٔ از پایهٔ این درگاه است
آسمان هم نتوان گفت که ترک ادب است قصر سلطان جهان احمد بهمن شاه است

ملا شرف الدین مازندرانی که از مریدان شاه نعمت الله ولی بوده و بخوشنویسی مشهور زمان، آن را بخط جل نوشت، و استادان تلنگ که در تقلید سحرآفرین اند، آن را در سنگ بزرگ کنده بالاے دروازه نشاندند - روزی چشم سلطان بران افتاد - از شاهزاده علاء الدین پرسید که این شعر از کیست ؟ گفت - از شیخ آذری - سلطان را خوش آمد - شاهزاده فرصت یافته بعرض رسانید که شیخ بمقتضای حب الوطن ارادهٔ ولایت دارد - می گوید که اگر حضرت رخصت نمایند من نیمهٔ ثواب حج اکبر خود را پیشکش می کنم - سلطان ازین معنی بیش از بیش شگفته گردید و در ساعت با حضار شیخ فرمان داد و بخزانچی حکم کرد که چهل هزار تنکهٔ سفید که هر تنکه یک توله نقره باشد جهت شیخ حاضر سازد چون چشم شیخ بران زر افتاد ، گفت لاتحمل عطایا کم الامطایا کم سلطان خندید و گفت بیست هزار تنکهٔ دیگر جهت خرچ راه و وجه کرایهٔ حمل آن حاضر گردانند - چون وقت کار رسیده بود ، در همان مجلس خلعت خاصه، و پنج غلام حبشی، و پنج غلام هندی عنایت کرده رخصت معاودت ولایت ارزانی داشت - شیخ این دو بیت مشهور غضایری رازی (۱) که در حق ممدوح خود سلطان محمود غزنوی گفته برزبان آورد :

۱- غضایری رازی : از اکابر شعرا ست و در روزگار سلطان محمود سبکتگین بوده از ولایت رے بعزم خدمت سلطان متوجه غزنین شد و با شعراے پاۓ تخت مشاعره و معارضه نمود و در مدح سلطان قصیدهٔ انشا کرد که مطلع و حسن مطلعش این است :

اگر مراد به جاه اندر است و جاه به مال مرا به بین که به بینی جمال را بکمال
من آں کسم که بمن تا بحشر فخر کنند هر آنکه بر سر یک بیت من نویسد قال

[جاری]

سراب کرد که پیدا نه کرد هر دو جهان — یگانه داور دادار بی نظیر و همال
وگرنه هر دو جهان را کف تو بخشیدی — امید چند نماندی بایزد متعال

چون در حین وداع با سلطان عهد کرده بود که بقیه حیات در گفتن نعمة بیمن نامه صرف نماید هر آینه تا که در خراسان زنده بود، برخی اوقات عزیز را بگفتن بیمن نامه صرف می نمود و بعد هر چند سال آنچه می گفت بدارالخلافة دکن می فرستاد - شیخ بعد معاودت از دکن باسفرائن مدت سی سال فارغ البال می گزرانید و هم در آنجا سنه ست و ستین و ثمانمائه پیمانهٔ عمرش که بهشتاد و دو رسیده بود پر گردید شیخ ترکیب متعلق دارد - در مرثیهٔ امام حسین علیه السلام این بیت ازان است:

سراغ می کرد دل ما چون گل حسین — هر جا که ذکر واقعهٔ کربلا رود

از بزرگی منقول است که فرمود که حضرت صلی الله علیه وسلم را در خواب دیدم که با اصحاب بجائی می روند و خواستم تا از سبب توجه استفسار نمایم - حضرت صلی الله علیه وسلم خود متوجه شده فرمودند بزیارت آذری می روم برائے صلهٔ بیتی که در مرثیهٔ فرزندم گفته، بیت همان است که گزشت - این چند بیت از غزلیات شیخ است:

بمجلسی که در و گنج کیمیا بخشند — هزار افسر شاهی بیک گدا بخشند
قدیم پیر بمغان و چشم آن داریم — که جرم ما بجوانان پارسا بخشند
غلام همت آن عاشقان پاک دلم — که یک صواب به بیند و صد خطا بخشند

جائی که داشت کرد فنائے تو آذری — شرمنده از توگشت که جائی دگر نداشت

[جاری]
و هم درین قصیده قطعه چندی آورده که مبالغه را بحد اغراق رسانیده، و سلطان در وجه صله آن علت بدرهٔ زر بخشایش بخشید که ملو از چهار هزار درهم بود - نظم:

سراب کرد که پیدا نه کرد هر دو جهان — یگانه ایزد دادار بی نظیر و همال
وگرنه هر دو به بخشیدی او ز روی سخا — امید چند نماندی به ایزد متعال

(مرآة الخیال ، ص ۲۲)

گر عصیم بیشمار شود آذری مترس | آنکس که بیاد ستاند وجان می دهد یکے ست

چو آن گروه که از ساغر وفا مستند | زما سلام رسانید هر کجا هستند

آذری از گل این باغچه بوی نبرند | نازکانی که از آزردن خار اندیشند

شراب نوشم و خود را گناه کار شناسم | به از صلاح که خود را بزرگوار شناسم

که دانند تا قلم چون رفت در رد و قبول ما | همه از انتها ترسند من از ابتدا ترسم

ز هول روز جزا آذری چه می ترسی | تو کیستی که دران روز در شمار آئی

میر آزاد در خزانۂ عامرہ می نویسند که مثنوی مسمیٰ ''بمرآت'' از شیخ آذری بنظر رسیده ، این مثنوی مشتمل است بر چهار کتاب و هر یک را نام علاحده است ۔ اول طامۃ الکبریٰ، دوم عجائب الدنیا، سیوم عجائب الاعلیٰ ، چهارم سعی الصفا و خلاصۂ مجموع تصوف و حکم مواعظ است درین کتاب گوید : (۱)

خوانده باشی که زمرۂ تقلید | بصناعت کنند مروارید
از صدف در توان تراشیدن | کے بود چون گہر گواردیدن
ماه نخشب مشابه ماه است | لیک ازو تا بماه بس راه است
تیغ چوبین اگرچه تیغ نما است | حرب پیدا کند دروغ از راست
همچو الف است الف به شکل و شمار | الف آید یکی و الف هزار
نیٔ خالی به شکل نیشکر است | داند اما مذاق کان دگر است
کے به یا قوت می شود هم سنگ | آبگینه اگر بود خوش رنگ
گوهر کان ز بحر سیه ماست | از فشار مسیلمه پیداست

۱۔ ''شیخ آذری تصانیف بسیار دارد ، و ازان جمله کتاب جواهر الاسرار است''۔ مراۃ الخیال ، ص ۶۸۔

ایوب ، خواجه :

خواجه ایوب بن خواجه ابوالبرکه کشی از اکابر ماوراالنهر است - پدر و پسر هر دو باوجود فضایل ذاتی و ارثی بنامقیه‌ی ضرب المثل بودند پدر در خراسان و پسر در هندوستان - همایون پادشاه خواجه را با آن وضع تا هموار بنا بر خوش صحبتی بسیار دوست می داشت - روزی در مجلس پادشاه حرکتی نا ملایم ازو سر زد - پادشاه حلم را کار فرمود - خواجه رخصت مکه طلبید - پادشاه زاد و راحله داده وداع کرد - او بگجرات رسیده ارادهٔ مکه فسخ نمود ، و درانجا نشسته بعیش و عشرت مشغول شد - سلطان بهادر والی گجرات از جهت خوش صحبتی و هم زبانی یک اشرفی وظیفهٔ هر روزه مقرر نمود - روزے سلطان از راه عنایت پرسید که اوقات چگونه می گذرد - گفت از راتبهٔ که شما مقرر کرده اید اوقات یک عضو من هم بفراغت نمی گذرد - سلطان باوجود این شوخی راتبهٔ او در چندان ساخت - آخر ازانجا هم مطرود شده بدکن آمد - نظام شاه والی احمد نگر بمراعات شایسته پیش آمد - آنجا هم بدخوی او نه رفت تا در گذشت - او گاهی ایوب وگاهی فراقی تخلص می کرد ازوست :

آنکه رفتیم چو اندیشهٔ رحم از یادش
شرمی از سابقه بندگی ما بادش

اشکی قمی :

اشکی قمی (۱) از سادات طباطبا و برادر حضور قمی است - آوازهٔ ترقیات غزال مشهدی شنیده به هند آمد ، اما ملاقات باهم اتفاق نیفتاد - در اکبر آباد رسیده سنه اثنین و سبعین و تسعمائه (۹۷۲) گرفتار هادم اللذات گشت - منظوماتش دو دیوان غزل و یک دیوان قصاید و یک دیوان مجمع از دوازده هزار متجاوز بود - در مرض موت دواوین خود را بمیر جدائی مصور ترمذی حواله کرد که مربوط سازد ، و میر جدائی ابیاتی که بکار می آمد بنام خود کرده ، باقی را در آب انداخت - طریقی ساوجی گوید :

اشکی نامراد را کشتی | عقل حیران خون خفتهٔ اوست
بتو وامانده چار دیوانش | شعر واماندهٔ تو گفتهٔ اوست

میر اشکی گوید :

۱- نتائج الافکار ، ص ۲۱

گرچه کرد است جهان را وز گوفت مدهوش
چون لب لعل ترا دید گرفته سرگوش

اشک من اشکی نمی دانم رقیب من شده است
تا بروی او نظر کردم بروی من دوید

بس سنگ از شست بر سر من دل تنگ خواهم زد
اگر لاعم روه از کار سر برسنگ خواهم زد

انسی ، محمد شاه :

انسی ، محمد شاه از ارباب زاده‌های قندهار است . همراه بابر پادشاه بهند آمد و بواقعه نویسی مامور بود ، بعد زان در ملازمت همایون نیز بمناصب ارجمند سرفراز گشت ، و در لاهور دهم شعبان سال نهصد و هفتاد و سه فوت شد . طبع نظمی داشت . از اوست :

سرشکم رفته رفته بی تو دریا شد تماشا کن
بیا در کشتی ٔ چشمم نشین و سیر دریا کن

الفتی یزدی :

الفتی یزدی (۱) پارهٔ طالب‌العلمی نمود ، و در فنون ریاضی دستگاهی بهم رسانده و بهند آمده دامن دولت همایون پادشاه بدست آورد ، و بعد زان با علی قلی خان خان زمان سلطان تخلص که ذکرش خواهد آمد بسر می برد . در هنگامه قتل خان زمان خانمان بتاراج رفت ، خودش سلامت ماند ، خان زمان در صلهٔ این بیت باو هزار روپیه بخشید :

مشت خاشاکیم و داریم آتشی همراه خویش
دور نبود گر بسوزیم از شرار آه خویش

تا گرد صفت دامن یاری نه گرفتیم
از پا نه نشستیم و قراری نه گرفتیم

۱- خزانهٔ عامره ، ص ۲۷ - نتائج الافکار ، ص ۴۲

احمد غفاری ، قاضی :

قاضی احمد غفاری قزوینی(۱) از اولاد شیخ نجم‌الدین عبدالغفار مصنف حاوی مذ شافعی ست ـ فاضل و منشی و مورخ بے بدل بود ، برهان استعدادش کتاب نگارستان است که از نگار خوبان باج می ستاند ـ پایان عمر بحرمین شریفین رفت ، و بعد ادراک این سعادت متوجه هند شد ، و از بندر دابل بهندوستان می آمد که قاطع الطریق اجل کارش تمام کرد ، فی سنه خمس و سبعین و تسعمائه ـ ازوست :

پس از عمری نشینه گر دمی در پیشم آن بدخو
نه بینم در رخش تا که ترسم زود برخیزد

امیر طهرانی ، میر :

میر امیر طهرانی امیر قاضی نام ولد قاضی مسعود سیفی حسنی قزوینی است که قاضی طهران بود ، در زمان اکبر پادشاه بهند آمد و بعد چندی بطرف برادر خود قاضی بیگ که نزد والی دکن منصب وکالت داشت خرامید اما بنا بر ناسازی اخوت ناکام ازان مقام به طهران مراجعت کرد و در سنه اثنین و ثمانین و تسعمائه اسیر سر پنجهٔ اجل گردید ـ ازوست :

خوش آن مستی که از میخانه در بازارم اندازد
یکی گیرد گریبان دیگری دستارم اندازد
شوم گر مرغ و بنشینم بدیوار سرای او
نسیم نا امیدی از سر دیوارم اندازد

از مهر کنم شکوه چون آن سهم تن آید شاید بهواداری او در سخن آید

ارسلان ، محمد قاسم :

ارسلان ، محمد قاسم مشهدی از وطن خود بهند آمد ، و در سلک ملازمان اکبر پادشاه انتظام یافت ، در شعر و تاریخ گوئی و خوشنویسی کمال مهارت داشت و در

۱ـ نتائج الافکار ، ص ۵۱

لاهور سنه عشر و تسعین و تسعمائه در بیشه فنا متوازی شد ، از اوست :

گریان چو بسیر منزل احباب گذشتیم   صد مرتبه در هر قدم از آب گذشتیم

اے نیم جان آمده بر لب ترا چه قدر   جائیکه یک نگاه بصد جان برابر است

ابوالفتح گیلانی ، حکیم :

حکیم ابوالفتح گیلانی (۱) از وطن مالوف بسیر هند عزامهد ، و در بارگاه اکبر پادشاه نوعی تقرب بهمرسانید که محسود اقران گشت ، بجدت فهم وجودت طبع و دیگر ملکات نفسانی و نظم و نثر علم تفرد می افراخت و دولت جاوید او این بس که ممدوح عرفی شیرازی ست ، بیست و هفتم رمضان سنه سبع و تسعین و تسعمائه وقتیکه رایات اکبری جانب کابل انعطاف داشت درگذشت ، و در حسن ابدال مدفون گردید - ازوست :

چو شمع مرده چراغی ست آتشین جانم   که در هوائے تو در رهگذار باد صباست

امانی اصفهانی ، میر شریف :

میر امانی اصفهانی(۲) میر شریف نام داشت، در عهد اکبر پادشاه بهند آمد و قریب سی سال زیست و همین جا فوت شد ازوست :

دریغ سیل سرشکم بسوی خانهٔ او   که گرد غیر بشوید ز آستانهٔ او

اسیری ، محمد قاسم :

اسیری ، محمد قاسم از ولایت ایران است - چندی در خدمت اکبر پادشاه بود. بعد زان ملازم خانخانان شد ، و در سنه عشر و الف در گذشت ازوست :

سبزهٔ بادیهٔ ما نکشد منت ابر   چشم گر خشک شود آبلهٔ پائی هست

---

۰۱ نتائج الافکار ، ص ۴۲

۰۲ میرزا امان الله امانی مخاطب به خان زمان خان پسر مهابت خان (شاهجهانی) ...... در فن طب هم مهارتی داشت - در دولت‌آباد دکن سنه ؛ (۱۰۴۶ه) ست و اربعین و الف رخت بدار القرار کشید -

نتائج الافکار ، ص ۲۶

انیسی شاملو :

انیسی شاملو ، (۱) یولقلی بیگ نام دارد ، سخن آفرین یگانه است و انیسر سخن یگانه . مولد و منشاء او هراتست مدتی در جرگهٔ سپاهیان بملازمت علی قلی خان شاملو حاکم آنجا می گذرانید ، چون مناسبت با سخن داشت داروغگی کتاب خانهٔ سرکارش باو تفویض بود . بعد قتل او که بر دست عبدالله خان اوزبک اتفاق افتاد بهند آمد ، و از رشحهٔ فیض رسانی عبدالرحیم خانخانان ریاض آمالش بنهایت نضارت رسید . آورده اند که در مستی شراب بخاطرش رسید برگ تنباکوی تازه دمیده با قلیهٔ گوشت تناول کند ، پخته خورد و در مزاجش زهر قاتل شد ، در (۲) بلدهٔ برهان پور سنه ثلاث عشر و الف (۱۰۱۳) قالب خاک وا گذاشت . او نظم قصهٔ محمود و ایاز شروع کرده بود اجل فرصت نداد که آن نسخه را باتمام رساند . در حالیکه سلطان محمود از ایاز آب خواست و ایاز بسبب آنکه گرم از راه رسیده بود در دادن آب تعلل نمود ، گوید :

زمانی چون گذشت از خواهش آب   شد از لب تشنگی چون شعله در تاب
دگر گفت ای بخوبی فتنه انگیز   زلال رحمتی بر آتشم ریز
که شد نزدیک از سوز نهانم   چو نی آتش فتد در استخوانم
مبادا شعله ام در خرمن افتد   چو نقش آتش من در من افتد

دیوان مختصری از انیسی یادگار است . او می گوید :

زمانه دشمن من کرد دلستان مرا   بدوستان برسانید داستان مرا

خدای من نه توئی لیک تا تو برگشتی   اثر نماند دعا های مستجاب مرا

از بسکه عرق بود بخون گشتهٔ غمش   ظاهر نشد که زخم جفا بر کجا رسید

چشم بد دور که شب تا سحر از مستی عشق   آنکه از مجلس ما رفت برون غوغا بود

۱- ''علی قلی بیگ ، در هندوستان بخدمت خان خانان هم صحبت میر ذوالفقار و شکیبی اصفهانی بوده ''. (آتشکده آذر ، ص ۴۳)

۲- نتائج الافکار ، ص ۴۲

یار با دشمن انیسی باز سرگرم وفاست   شکرکاو خودکن ای بیدرد غیرت را چه شد

هر روز با هر کس گر جفا توانی کرد   اسیر و بوالهوس از هم جدا توانی کرد

به غمزهٔ تو سپردیم دین و دل چو کسی   که خود بدزد سپارد متاع خانهٔ خویش

با کفر خود بساز انیسی و دم مزن   تو کیستی که رونق بازار دین دهی

خبر گل مرسانید بمرغان قفس   کس چرا مژدهٔ نوروز بزندان آرد

روزی که ره قبول و رد بگذرانند   نی نیک پذیرد و نه بد بگذرانند
دوزخ نبود جزائی بدکاری من   ترسم که مرا بحال خود بگذرانند

اشرف خان :

اشرف خان میر منشی محمد اصغر نام داشت از سادات حسینی مشهد مقدس است . در هفت قلم استاد خوشنویسان بود و شعر خوش می گفت و از جمله امراء معتبر اکبر پادشاه بود ، و در هند فوت شد . ازوست :

یا رب تو مرا بآتش قهر مسوز   در خانهٔ دل چراغ ریحان افروز
این ظلمت زندگی که شد پاره بجرم   از راه کرم به رشتهٔ عفو بدوز

آنی هروی :

آنی هروی بهند آمد ، در کشمیر توطن گرفت و قریب شصت سال درین گلزمین زندگانی بسر آورد و همین جا فوت شد . ازوست :

عرق نشسته ز پندم رخ نکوی ترا   زمن مرنج که می خواهم آبروی ترا

اجری بدخشی :

اجری بدخشی در عهد اکبر پادشاه بهند آمده می گذرانید . طالب علم مستعد

بوده . با تصوف آشنائی داشت ، و در ابهام فرمودن بحث را بجائی رسانده که مردم او را وکیل فرعون ... گفتند . ازوست :

گفتی و نه کسیم باحباب یا جفا | ای شوخ بنده سخن اولیم ما

صبیح محمد خان :

صبیح محمد خان از ولایت توران و از طائفه جانی قربانی ... بفضایل ... و حکمی آراسته ، و داخل امرای پنج هزاری اکبر پادشاه بوده ، و در اواخر عهد اکبری دارائی کابل داشت . ازوست :

عاشق هوس وصال در سر دارد | صوفی .... خرقه در بر دارد

من بنده آن کسم که فارغ ز همه | دایم دل گرم و دیده تر دارد

انسی هراتی ، اسماعیل بیگ :

انسی اسمعیل بیگ هراتی در زمانی که عبدالله خان والی توران بر هرات تسلط یافت ، بداروگیر اوزبکیه در آمد ، و چندی در حبس ماند ، آخر رهائی یافته بهند شتافت . انیسی شاملو تفقدے بحالش نموده در سلک ملازمان عبدالرحیم خانخانان منسلک ساخت . آخر در زمرهٔ آستانه پرستان صاحبقران ثانی شاهجهان انتظام یافت و در سال هزار و بست و شش بنا شناخت بردست مفسدی بقتل رسید . او می طرازد :

آن را که عقل بیش غم روزگار بیش | دیوانه باش تا غم تو دیگران خورند

درکوی تو ساکنان سنگین هوس اند | با آنکه ز ضعف تن سوار نفس اند

پروانه بسان ز گرد فانوس روند | مرغان محبت از برون در قفس اند

اسد قزوینی :

اسد بیگ قزوینی است . در عهد اکبر پادشاه بهند آمد و با شیخ ابوالفضل بحدی ربط پیدا کرد که باسد بیگ ابوالفضل مشهور گردید . چندی با میرزا جعفر آصف خان نیز بسر برد و در عهد جهانگیر پادشاه بخشی کابل شد و شیر خان خطاب یافت . دیوانش قریب دو هزار بیت است . او می گوید :

خون مرا مریز مبادا خجل شوی   چون ساقی که ریخته باشد شراب را

در جهان هر چه که می باید هست   سخن است این که چنین بایستی
در نهم پای فضول بمیان   همه عالم به ازین بایستی

ابری بلخی :

ابری بلخی از فرزندان خواجه احرار قدس سرهٔ دیوانه وضع بود ـ معاصر تقی اوحدی است ـ چون ابر برشگال در هوای بنه سیر می کرد و این چنین گوهر می فشاند :

مومن مرا بگرد حرم ره نمی دهد   کافر عبادت صنم از من دریغ داشت

آهنگ :

آهنگ از خوش تلاشان یزد است و از معاصران تقی اوحدی ، بهند آمد و درین دیار روزگار بسر می برد، آهنگش شنیدنی ست :

گر دست دهد دولت دیدار اے دل   دیدار پری رخی وفادار اے دل
تاحشر دگر دامنش از دست مده   زنهار اے دل هزار زنهار اے دل

ارشد :

ارشد قصه خوان خلف میرزا دوست قصه خوان است که از مشاهیر شاهنامه خوانان ایران بود ـ صاحب مآثر رحیمی او را از مادحان عبدالرحیم خانخانان می نویسد، او در عهد جهانگیر پادشاه بمدارج عالیه ترقی کرد و محفوظ خان خطاب یافت ـ ازوست :

نازک دل مرا که به زلف تو خو گرفت   ز نهار تشنگی که غمت در میان اوست

الفتی :

الفتی (۱) ولد حسینی ساوجی ، خیلی شوخ طبع و با نمک بود ، میرزا طاهر

۱- تذکرهٔ نصرآبادی ، ص ۲۲٦

نصرآبادی می نویسد ، مدتها در عهد بخدمت عبدالله قطب شاه بوده . رساله در علم عروض و قافیه به اسم او تالیف نموده، در اواخر به اصفهان آمده در قهوه خانه بجنب دارالشفا قیصریه اصفهان با او ملاقات واقع شده . شعر هموارش می گفت . اما خود را به از انوری می دانست ، دران ایام فوت شد . این دو بیت از مثنوی اوست :

پیرِ هر شم می که مقتبش هست | حکیمی ز حکمت کدامی بدست
معنی کهنه و نو سخن گو بهم | یکی از حدوث و دگر از قدم

ابراهیم بیگ نخشبی :

ابراهیم بیگ نخشبی در عهد جهانگیر پادشاه بهند آمد و مرتبهٔ امارت رسید .
او می طرازد :

همیشه عاشق بی خانمان گدا باشد | دران دیار که معشوق پادشا باشد
ز روزگار شکایت بروزگار مبر | که به معامله با قاضی آشنا باشد

امیر ابوالقاسم فندرسکی :

امیر ابوالقاسم فندرسکی (۱) از اعاظم سادات استرآباد و از تلامذهٔ میر باقر داماد بوده . مدتی بتدریس اشتغال داشت . نصرآبادی گوید از تصانیف او آنچه درمیان علما متداول است رساله فارسی مشهور بصناعات است که صنایع و بدایع عقل و نظر درو درج است . مدتی در هندوستان بود کمال اعزاز و احترام دران ولایت داشت . در زمان شاه جنت مکان شاه صفی اصفهان را بقدوم خود شرف بخشیده پادشاه بدیدنش رفته، باوجود این اعتبار تغییر در اوضاع او بهم نرسیده، همان در عالم بی تکلفی و بی تعلقی لیار بوده تا روح پر فتوحش در بهشت جاوید ماوی گرفت . مرقد مبارکش در مزار مطب العارفین بابا رکن است واقع اصفهان و مطاف اهل حال . انتهی کلامه . از انفاس اوست :

ما طفل مکتبیم و بود گریه درس ما | ای دل بگوش تا سبق خود روان کنیم

۱- تذکرهٔ نصرآبادی ، ص ۱۵۲

اسد الله ، میر :

میر اسد الله (۱) از تبارزهٔ عباس آباد اصفهان است - با نصیرائی همدانی مربوط بود ، از ولایت بهند آمد و همین جا در گزشت - ازوست :

طرفه سالیست که آن آتش سوزنده ز من دور تر می رود و بیشترم می سوزد

افسر ، میر :

میر افسر (۲) خلف میر سنجر بن میر حیدر معمائی کاشی ، ناظم سند العارفین است - در هند بسر می برد و سخن را چنین موزون می کرد :

گرفته تا دل صد چاک را هوس بدو دست چو کودکی ست که چسپیده بر قفس بدو دست
کسیکه پاس مراد دو کون می دارد برهنه ایست که پوشیده پیش و پس بدو دست

ابوالعلائی ، میر :

میر ابو العلائی برادر امیر علاء الملک مرعشی شوستری فاضل جید بود - بهند آمد و در سنه ست و اربعین و الف در بنگاله فوت شد - از مصنفات او تفسیر سورهٔ اخلاص و رسالهٔ عدالت و نموذج العلم و دیوان شعر - ازوست :

صحرائے فراق .... است اینجا ست که بیشه خود پلنگ است

ادهم ، میرزا ابراهیم :

میرزا ابراهیم بن میر رضی (۳) از سادات صحیح النسب ارتیمان من توابع همدان است و از جانب مادر صفوی نژاد در عهد شاهجهان پادشاه بهند آمد و بذریعه حکیم داؤد مخاطب بتقرب خان از امرائے پادشاهی باریاب محفل خلافت گردید و نوئینان عظام نظر بنجابت خاندان طرف مراعات او نگاه می داشتند لیکن از بسکه به رندی و بے باکی مجبول بود و سودائی نیز در سر داشت و علانیه مرتکب مناهی می شد و با اعیان شوخی ها می کرد ، از مرتبه افتاد و چون با تقرب خان هم بے ادائی ها از حد گذرانید ، خان مذکور او را بحبس فرستاد تا در سنه ستین و الف در

۱- تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۲۱۰
۲- تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۲۸۱
۳- کلمات الشعرا ، ص ۳

جهان آباد زندان هستی را پدرود نمود - ازوست :

ای که آرام دل خود به جهان می خواهی — بعد درویشی اگر هیچ نه باشد شاهی

در سینه دلم گم شده تهمت به که بندم — غیر از تو درین خانه کسی راه ندارد

الهی ، صدر الدین :

الهی حکیم صدر الدین (۱) خلف حکیم فخر الدین شیرازی ست که سر آمد حکمای عصر بود ، پس از تحصیل سایر علوم و فن طب مثل پدر بدانشوری و حذاقت علم اشتهار برافراخت و در ریعان شباب سال هزار و دهم آخر عهد اکبری بهند آمد و در عهد جهانگیر پادشاه بخطاب مسیح الزمان و منصب سه هزاری سرفرازی یافت و در عصر شاهجهان پادشاه بیش از بیش مورد نوازش شده بخدمت عرض مکرر اختصاص یافت و در سال چهارم جلوس رخصت حجاز حاصل کرد و بعد ادائی مراسم حج باز بهند آمد و بتفویض منصب سابق و حکومت بندر سورت دستوری یافت و آخر استعفا از نوکری کرده در لاهور منزوی شد - اکثر در لاهور می بود و تابستان در کشمیر بسر می برد و در کشمیر سال هزار و شصت و یک فوت شد - طبع موزون داشت ، او می گوید :

در گل فتاد چشم تو در عالم خمار — کیفیت از شراب مزون شد گلاب را

دهر انتقام آن کشد اکنون زمن که داشت — آسوده چند روز به پشت پدر مرا

چه هنر می طلبد کس الهی از جمعی — که همچو نقش قدم در شکست هم کوشند

الهی ، میر :

میر الهی (۲) از سادات اسد آباد است و از شعرای خوش استعداد - سید پاک گوهر ، درویش مزاج بود و با اسباب دنیا کم تعلق می داشت - از ولایت بهند آمد و

۱ - آمدن وی از دیوان "شهرتی" درین سرزمین متحقق شده - مقالات الشعرا ، ص ۱۷

۲- تذکرهٔ طاهر نصر آبادی ، ص ۲۵۵ - آتش کدهٔ آذر ، ص ۲۷۰ - نتائج الافکار ص ۱۸- "شاعر نازک مزاج و خوش خیال است". کلمات الشعرا ، ص ۲-

در سلک ملازمان شاهجهان بادشاه انتظام یافت و بمواجبی از سرکار پادشاهی موظف گشت و دریں دیار قرین احترام می زیست و در سنه اربع و ستین و الف (۱۰۶۴ھ) برحمت الهی پیوست - این کلام فیض الهی ست :

زمانه بسکه مرا خاکسار مردم کرد — ز آب دیدۂ من می توان تیمم کرد

ز بس طراوت رویت نمی توان دانست — که شبنم است بگل یا گره به پیشانی

سرشک از زخم پاک کردن چه حاصل — علاجی بکن از دلم خون نیاید

الهام، میر شریف :

الهام (۱) میر شریف ، از اقربای میر روز بہان صبری اصفہانی است - بہند آمد و مدتی اینجا مانده - در سال هزار و هفتاد و شش بایران مراجعت کرد و اکثر اوقات در اصفهان بسر می برد - او میگوید :

دل عبث لب به شکوه وا نه کند — شیشه تا نشکند صدا نه کند
وعده گر یک نفس بود عمر یست — بلکه عمر این قدر وفا نه کند

دین و دنیا را به یک دیگر نیاید کار راست
جامهٔ یک آستین برگشته چون پوشد کسے

ابراهیم بیگ :

ابراهیم بیگ از مردم قزلباش است - با یادگار علی سلطان ایلچی شاه عباس بدیار هند آمد و درین جا سکونت اختیار کرد :

گویا برقیب سر گران بود — کامشب دلم آرمیدنی داشت

۱- الف - تذکره طاهر نصرآبادی ، ص ۳۴۲ : مراجعت ۱۰۸۶ھ -
ب - "باز مراجعت به وطن کرد و همان جا در اواخر مائه حادی عشر (سنه ۱۱۰۰ھ) در گذشت" - نتائج الافکار ، ص ۵۳

دل در دست و پا افتادهٔ داوم نمی دانم
که مقبولی که خواهد گشت و مردودی که خواهد شد

ابراهیم ، میرزا :

میرزا ابراهیم، از مشاهیر دو بار است . در عهد شاهجهان پادشاه بهند آمد و در سرکار جعفر خان بصیغهٔ معلمی بسر می برد - آخر الامر لباس فقر اختیار کرده باصفهان رفت و درانجا فوت شد ، از فضل و حال نصیبهٔ داشت - ازوست :

که در دل خشک گاه در چشم تر است آری مه من مسافر بحر و بر است
از دیده گر آید بدلم دوری نیست راه دریا بکعبه نزدیک تر است

اسمعیل ، میرزا :

میرزا اسمعیل ولد میرزا محمد ، عمه زادهٔ میرزا طاهر نصرآبادی، جامع کمالات بود و خط شکسته درست می نوشت - در عهد شاهجهان پادشاه بهند آمد و ملازمت مهابت خان کرده و در اوایل جوانی از جهان رفت :

آن شهنشاهیکه از فیض و عطاے عام او مغز معنی بسته شد اهل خرد را در عظام
کوکب معنی ز نور رای او گیرد فروغ گوهر دانش ز سلک کلک او دارد نظام
گشته بر رفق مرادش آسمان تیز گرد رفتهٔ در راه ودادش روزگار بد لجام
مسند قدرش گرفته آسمان را زیر پا بالش جاهش فزوده سلطنت را احتشام

آصف ، محمد قلی قمی :

آصف (۱) ، محمد قلی قمی ترک ، ترک نژاد است - مدتی در اصفهان نویسندهٔ میرزا حبیب الله صدر بود، در عهد شاهجهان پادشاه بهند آمد و ازین جا بکعبه رفت و باز بهند مراجعت نمود - ازوست :

شعله ایم اما ز دود دل سیه پوشیم ما چون چراغ لاله می سوزیم و خاموشیم ما

۱- نتائج الافکار ، ص ۳۹- کلمات الشعرا ، ص ٦

عمر دو روزه قابل سوز و گداز نیست — این رشته را مسوز که چندان دراز نیست
می مالم از خجالت عصیان بخاک رو — مطلب مرا ز ناصیه سائی نماز نیست

آشوب ، محمد حسین :

آشوب ، محمد حسین مازندرانی ، (۱) نصرآبادی گوید بهند رفته بخدمت ظفر خان بوده ، بعد زان بایران آمده - وضع این ولایت خوشش نیامده باز بهند رفته فوت شد - ازوست :

سبزه از مژگان من سرمشق شادابی گرفت
نرگس از چشم ترم تعلیم بے خوابی گرفت
نقد اشکم یا بزور از مردم چشمم ربود
گرد او گردم که باج از مردم آبی گرفت

امانی ، ملا عبدالله :

امانی ، ملا عبدالله (۲) از خوش فکران کرمان است - تاریخ را خوب می گفت - از دیار خود بهند افتاد و با محمد سعید میر جمله شهرستانی بسر می برد - آخر سرمایه بهمرسانده باصفهان رفت و همان جا فوت شد - دیوانش قریب ده هزار بیت گفته اند - ازوست :

اے حجاب تو حسن را ناموس — بی نصیب از لب خیالت بوس
گرچه ز شتیم از تویم آخر — پای طاوس باشد از طاوس

اختری یزدی :

اختری یزدی ، چون در تنجیم مهارت داشت این تخلص اختیار کرد - بهند

۱- الف - تذکرهٔ نصرآبادی ص ۳۰۹ : به هند رفته بخدمت مرحوم میر محمد سعید میر جمله بود - مکنتی بهم رسانیده به اصفهان آمد - فوت شد - دیوان او دیده شد قریب بده هزار بیت بود -

ب - نتائج الافکار ، ص ۵۳

۲- تذکره نصرآبادی ، ص ۳۰۹

آمده با میر جمله شهرستانی بسوی برد بعد فوت میر جمله بایران رفت و دو باره خود را بهند رسانید و همین جا مرحلهٔ آخرت پیمود - اختری پرتو می‌افشاند :

تعلیم ده چند دمی چشم مست را دل آنقدر ببر که توانی نگاهداشت

هلاکم می کند در عشق بازی رشک پروانه
که گاهی رخصت برگرد سرگردیدنی دارد

آثار بخاری ، ملا :

ملا آثار (۱) بخاری از کدخدا زادگان بخارا و از محرران دفتر خانهٔ عبد العزیز خان بود . بادشاه او را جهت تشخیص جمع محل فرستاد درانجا بکمند زلف دختری گرفتار شد و دختر را جبراً بخود کشید - پادشاه در پاداش این عمل شنیع اسبابش را غارت فرمود او از بیم جان بطرف اصفهان رفت - مدتی درآنجا بود آخر از راه شیراز بهند آمد و بقیه حیات همین جا بپایان رسانید - از آثار اوست :

عاشقان را در طلب مشق ریاضت کردنی ست
طفل نو آموز اول ره به پهلو می رود

احسن تربتی ، میرزا احسن الله مخاطب به ظفر خان :

احسن تربتی (۲) تخلص میرزا احسن الله مخاطب بظفر خان ست،از وطن اصلی

۱- نتائج الافکار ، ص ۸۷

۲- الف - میرزا احسن الله نام داشته خلف خواجه ابوالحسن است - درزمان اکبر بادشاه بهندوستان رفته کمال اعتبار بهم رسانده ... چند سال قبل ازین فوت شد - (تذکره نصر آبادی ، ص ۵۷)

ب - پسر خواجه ابوالحسن تربتی خراسانی - (نتائج الافکار ، ص ۵۰)

ج - تذکرهٔ اشعار شعرائے کامل که با وے ربط آشنائی داشتند مثل صائب و کلیم و سلیم و قدسی و سالک یزدی و قزوینی و دانش و میر صیدی وغیرهم که دران زمان کوس سخنوری می نواختند انتخاب هر کدام بخط او نویسانیده بر پشت هر ورق صورت آن معنی سنج نیز ثبت کرده بود یک ورق که برو شبیه کلیم بوده فقیر دیده و صورتش را زیارت کرده ام - (کلمات الشعرا ، ص ۵)

به گلگشت هند خرامید و در سلک امرای جهانگیری و شاهجهانی انتظام یافت و بصوبه‌داری کابل و کشمیر بنوبت سرفراز گردید از مفاخر او این بس که مثل میرزا صائب مادح اوست ـ در لاهور سنه ثلاث وسبعین و الف (۱۰۷۳ھ) رایت نهضت بملک بقا افراشت ـ صاحب دیوان است ـ ازو می آید :

از سبزه تیغ بر کمر گل بهاربست | گر تو به خضر وقت شود جان نمی برد

بهرکجا که روم وصف دوستان گویم | برای یار فروشی دکان می باید

آشنا، میرزا محمد طاهر :

آشنا ، میرزا محمد طاهر (۱) مخاطب به عنایت خان بن ظفر خان از امرائی شاهجهانی و عالمگیری است، در شعر و انشا رایت رجحان می افراشت ـ در کشمیر سنه احدی و ثمانین و الف (۱۰۸۱ھ) در گذشت ـ صاحب دیوان است ـ او می گوید :

کدام چیز عزیزان ز یکدگر گیرند | بغیر اینکه ز حوال هم خبر گیرند

طرز آئینه خود نه کرد دلم | عیب پوشی به از نمد پوشی ست

ابوالبقا، میرزا :

میرزا ابوالبقا (۲) از سادات صحیح النسب ابر قوه است جامع کمالات بود و خط نستعلیق خوب می نوشت ـ در عهد شاهجهان بادشاه بهند آمد و با تقرب خان اخلاصی و سپس با محمد علی خان ربطی داشت، آخر باصفهان رفت و در مسجدی حجره گرفته بتحصیل مشغول شد ـ من اشعاره :

کجا بیتاب عشقت دل بمرغ نامه بر بندد | بجای نامه مد آه پر بال اثر بندد
بصحرای غمت هر جا فشانم دانهٔ اشکی | با میدی که روزی نخل امیدم ثمر بندد

۱- الف ـ تذکره طاهر نصرآبادی، ص ۵۸ : دو سال قبل ازین فوت شده ـ
ب ـ نتائج الافکار ، ص ۵۰
ج ـ کلمات الشعرا ، ص ۵ : احوال سی ساله پادشاهی شاهجهان بادشاه غازی را از ملا حمید وغیره فصیح تر نوشته ـ اما به اعتقاد فقیر از منطوقه ''خیر الکلام ماقل و دل'' این نیز بهره نداشت ـ

۲- تذکره نصرآبادی ، ص ۱۱۶

ابو البقا ، میرزا :

میرزا ابوالبقا از اعاظم سادات طباطبائی قم‌پایه ست و جوهر قابل متجلی باخلاق حمیده بود از ناسازی روزگار دلگیر شده بهند آمد و از شاهجهان پادشاه دعاوی یافت آخر رخصت گرفته بکشمیر رفت و درانجا فوت شد . ازوست :

بفریادم هم از دل در نخیزد — که رنگ گل بباد از گل نریزد

اسمعیل خان ، حاجی :

حاجی اسمعیل خان تبریزی از تجار معتبر عباس آباد است ، چند نوبت بسیر هند آمد - معاصر نصیر آبادی است . مذاق تصوف داشت و رباعی و در حقایق می گفت - ازوست :

تا خاک نشین کوی دلدار شدم — از لذت هر دوکون بیزار شدم
چون موج بروی بحر می غلطیدم — روداد کشاکشی و هموار شدم

احمد بیگ اصفهانی :

احمد بیگ اصفهانی (۱) به هند آمد و چندی در بلدهٔ پتنه و بنگاله تردد کرد ، آخر بدرگاه شاهجهان پادشاه رسید و در سلک بندهای سلطانی انتظام یافت - ازوست :

گل شگفت و گل عذاران روز و شب در گشت باغ
روز روز بلبل است و بخت بخت باغبان

اسفر ، محمد علی بیگ :

اسفر محمد علی بیگ اصفهانی، در عهد عالمگیر بادشاه بهند آمده ، اقتداری بهم رساند و معزز خان خطاب یافت و در بنگاله در گذشت - خوش خیال بود - ازوست :

۱- نتائج الافکار ، ص ۴۹

نمی خواهم که گردد ناخن من بند در جائی
مگر خاری بر آرم گاه گاهی از کف پائی
بآن اکراه در آئینه عکس خط خود بیند
که پنداری بمصحف می کند نظاره ترسائی
برنگ سرمه می دادند جا در دیده اصفر
اگر می بود اندک مردمان را چشم بینائی

هر چند خراب و خسته و نا شادم یک ساغر باده می کند آبادم
القصه که چون ترازو باده فروش کردند برای میکشی ایجادم

الفت ، مرزا عبدالله :

الفت ، میرزا عبد الله خراسانی (۱) ، در عنفوان جوانی بهند آمد و با جعفر خان وزیر عالمگیر پادشاه بسر برد و صد و پنجاه روپیه هر ماه می یافت ـ فصد بیجا کرده جان خود را برباد داد ـ از وست :

طلب دوباره خوش آینده نیست سایل را کریم گر همه عمر دوباره می بخشد

اشرف ، ملا محمد سعید :

اشرف ، ملا محمد سعید (۲) پسر ملا محمد صالح مازندرانی و دختر زاده ملا محمد تقی مجلسی است ـ فاضل و شاعر و خوش نویس و مصور بود ، چنانکه خود می گوید :

اشرف تو کمیت نکته رانی رانی اسرار رموز جاودانی دانی
هر چند که مانند نداری در خط در شیوهٔ تصویر بمانی مانی

۱ـ تذکره نصر آبادی ، ۳۹۶

۲ـ الف ـ تذکره نصر آبادی ، ص ۱۸۱ ـ ب ـ کلمات الشعرا ، ص ۷
ج ـ آتش کدهٔ آذر ، ص ۱۷۰ : در اصفهان تولد یافته و بعد از اکتساب کمالات به هندوستان رفته باز مراجعت به اصفهان نموده ـ

نسخه قاموس بخط نسخ از املا امروز موجود است ، کمال خوش خطی دارد - صاحب قاموس در خاتمه قاموس بعبارت عربی می نویسد ، ترجمه اش این که من این کتاب را در خانهٔ خود بر صفا و بروے کعبه معظمه تمام کردم - و ملا از راه خوش طبعی در پایان نسخهٔ مکتوبهٔ خود بعبارت عربی می نویسد ، ترجمه اش این که من این کتاب در خانهٔ خود در دهلی روبروے معبد هنود تمام کردم - در آغاز عهد عالمگیر پادشاه بهند آمد و بملازمت پادشاه فایز شد و به تعلیم زیب النسا بیگم صبیه پادشاه مامور گشت و مدتی مرفه الحال گذرانید و در سنه ثلاث و ثمانین و الف بمقتضای حب الوطن از بیگم رخصت گرفته باصفهان رفت و بعد چندے دوباره بهند آمد و در عظیم آباد پتنه با شاهزاده عظیم الشان بن شاه عالم بن عالمگیر که در اواخر عهد جد خود حکومت آن صوبه داشت و پتنه بنام او بعظیم آباد موسوم گردید - بر خورد شاهزاده خیل مراعات او می کرد و بنا بر کبرسن در مجلس خود حکم نشستن کرده بود - ملا در آخر عمر قصد بیت الله نمود و خواست که از راه بنگاله در جهاز سوار شده عازم منزل مقصود گردد لکن اجل مهلت نداد - در شهر منگیر از توابع پتنه رسید ، جان بحق تسلیم نمود - فی سنه سته عشر و مائه و الف (۱۱۱۶ه) (۱) - قبر ملا در منگیر مشهور است - دیوان ملا محتوی بر اقسام نظم حاضر ، این چند بیت از انجا نوشته می شود :

بسیر کعبه و دیریم گاه اینجا و گاه آنجا
که مطلب جست و جوی اوست خواه اینجا و خواه آنجا

سر به پیش افگنده بینم قاصد رنجانده را
ظاهرا آورد واپس نامهٔ ناخوانده را

ریخت بخانهٔ خدا اشک ریای زاهدان
نحبه به مسجد افگند طفل حرامزاده را

داد پیراهن و دستار و قبا را به شراب
اشرف امشب بحرامی زدگان می ماند

۱- نتائج الافکار ، ص ۴۵

مرا با آنکه در خواب است بخت بد باین روزم
خدا نا کرده گر بیدار می بودی چه می کردم

گاه رفتن سوے او چون تیر از سر می روم
وقت برگشتن بپای دیگران آیم برون

بسفر رفته ام و باز اسیر وطنم
همچو معنی که ز اشعار برون می آید

چون نگین مطلب ندارم غیر کام دیگران
می نشانم نقش خود را ما بنام دیگران

رخسار تو مانندهٔ قران باشد کاین گفته و آن کردهٔ یزدان باشد
این نکته مبرهن است کان حضرت را شک نیست که قول و فعل یکسان باشد

امید ، قزلباش خان :

امید ، قزلباش خان همدانی (۱) در عنفوان شباب به هند آمد و از عالمگیر پادشاه بمنصبی امتیاز یافت و در عهد شاه عالم بخطاب قزلباش خان سرفراز شد و در زمان محمد معز الدین بدکن خرامید و رفاقت مبارز خان ناظم حیدر آباد برگذید و بعد کشته شدن مبارز خان در سلک ملازمان نواب آصف جاه خدیو دکن در آمد و در این ایام به حج رفته و سعادت حاصل کرده باز آمد و در سنه خمسین و ماته و الف در رکاب نواب آصف جاه بجهان آباد رفت و در انجا بود

۱- الف ـ اسمش آقا رضا و اصلش از همدان در زمان نواب مالک رقاب شاه سلطان حسین به هندوستان رفته ـ ...... در فن موسیقی مهارت تمام داشته ـ دیوانش به ایران آمده ـ (آتش کده آذر ، ص ۳۸۵)

ب- در سنه ۱۱۵۰ھ خمسین و ماته و الف که نواب (آصف جاه) حسب الطلب حضور به شاهجهان کوچیده در رکاب بود ـ (نتائج الافکار : ص ۶۳)

تا در سنه تسع و خمسین و مائه و الف (۱۱۵۹ھ) درگذشت ، بسیار خوش خلق رنگین صحبت بود و موسیقی هندی با وصف ولایت زا بودن خوب می دانست و شعر نمکین انشا می کرد ـ صاحب دیوان است ـ او می گوید :

چون صید زخم خوردهٔ صیاد در قفا　　من بی قرار و یار ز من بیقرار تر

چون نمک سهل فیتم اما　　قسم عالمی بجان من است

مردم دیدم بخاطر گردش چشم تو می آید　　بهر جائیکه آید در نظر برگشته آمد

انتخاب کتاب ایجادم　　از وطن دور کرده اند مرا

بسا کشاد که در بستگی شود ظاهر　　کلید روزی استاد قفل گر قفل است

شب گذشته نگشتیم دست در آغوش　　ترا غرور گرفت و مرا حیا نگذاشت

امید چه گویم که ازان وعده فراموش　　صد حرف شنیدم و یکی یاد نمانده است

بوسهٔ او از می شب در گلویم سرمه ریخت　　ورنه با لعل خموشش گفتگو بسیار بود

اقدس ، میر رضی شوستری :

اقدس ، میر رضی شوستری ، صاحب طبع اقدس است و نکته فهم معنی رس ـ اجدادش بشیخ الاسلامی شوستر امتیاز داشتند ـ ولادت او دران گل زمین سنه ثمان و عشرین و مائه و الف اتفاق افتاد ـ از بدو شعور کمر همت بر تحصیل فضایل بست و معقولات و منقولات را در موطن خود از والد ماجد و بعضے فضلاے آن بلده کسب کرد ـ سپس قصد سیاحت نمود و اصفهان و کاشان و قم و سایر بلاد عراق عجم را سیر کرد و باکتساب علوم درین اماکن پرداخت و نیز عراق عرب را تماشا کرده جبین سعادت بعتبات عالیات مالید ، بعد زان شبدیز عزم جانب هند مهمیز کرد و در سنه تسع و اربعین و مائه و الف از بندر بصره به بندر سورت رسید و از انجا براه دریا رهگراے بنگاله گردید و در ظل عاطفت نواب شجاع الدوله ناظم

بنگاله بصحبه مصاحبت گذرانید - بعد وفاتش رفاقت مرشد قلی خان صوبدار ادیسه اختیار کرد ، بعد زان دامن دولت نواب آصف جاه خدیو دکن بدست آورد ، آخرالامر در بلده حیدرآباد گوشه انزوا گرفت و متاهل شد و بیست و دوم جمادی الاولیٰ سنه اربع و تسعین و مائه و الف رحلت نمود و در دائرهٔ میر محمد مومن استر آبادی مدفون گردید - خواجه احسن الدین خان بیان تخلص جهان آبادی که از چندی وارد حیدر آبادست می گوید :

اقدس پاک ذات میر رضی — که بنازد باو زمین و زمان
سال تاریخ بعد رفتن او — رضی الله عنه گفت بیان

رفتن او اشعار باسقاط هفت عددست ، راقم حروف در حیدر آباد دو بار بدولت‌خانه میر حاضر شد - بخوبی ها وبزرگی ها موصوف یافت - از اشعار میر است :

نباشد خود نمائی مردم افتاده از پا را — که رنگینی نباشد ساغر گلهاے رعنا را

نیست سوے عالم حیرت دو رنگی را گزر — در سواد کشور تصویر صبح و شام نیست

حرف البا

بهاءالدین :

بهاء الدین از معارف اوش است به هند آمد و در سلک مخصوصان و مجلسیان سلطان قطب الدین ایبک که سال جلوس او سنه اثنین و ستمایة است انتظام یافت و مدت ها دریں دیار بسر برد - سلطان قطب الدین در جود و کرم ضرب المثل بود و مستحقان را زیاده از حوصله انعام می بخشید و رسم لک بخشی او بر آورد - بهاء الدین درین باب گوید :

اے بخشش لک تو در جهان آورده — کان را کف تو کار بجان آورده
از رشک کف تو خون گرفته دل کان — وز لعل بهانه درمیان آورده

بدر چاچ :

بدر چاچی استاد یگانه و مستعد زمانه است ، در آخر عمر از دیار خود به هند

آمد و دست بدامن دولت محمد تغلق شاه زد و بفخر زمان مخاطب گردید و همین جا در گذشت ـ او در کلام خود تشبیه و کنایه اکثر بکار می برد ، مثالش این مطلع اوست :

آمد به من به شفق عقد ثریا ریخته ... بر لاله از بادام تر لولوی لاله ریخته

و ازین کلامش از چاشنی دور افتاده ، در یکی از قصاید تشبیب به هلال می کند و می گوید :

این ابروست یا این هلال رمضان است ... یا غبغب سیمین بت تنگ دهان است
یا پاره سیم است که بر ساعد زنگی است ... یا ماهی سیم است که در آب روان است
یا پارهٔ نور است که بر جیب کبود است ... یا در سپر سبز ز بیجاده کمان است
بر خوان فلک در نظر مردم صائم ... گه قرص درست است و گهی نیمهٔ نان است
یا حلقهٔ گوش شه اقلیم عراق است ... یا نعل سم مرکب سلطان جهان است

بیرم خان :

بیرم خان بدخشانی (۱) ، از مشاهیر امرای همایونی و اکبری است ـ پدرش از ملازمان بابر پادشاه بود ، بیرم خان در بدخشان متولد شد و بعد فوت پدر در صغر سن به بلخ رفت و تحصیل حیثیات نمود و در عمر شانزده سالگی بدرگاه همایون پادشاه آمد و عاج معارج ترقی گشت و در عهد اکبری کارش بجای رسید که ارباب تواریخ ضبط کرده اند ـ آخرالامر ارادهٔ بیت الله نمود و در شهر پٹن گجرات بر دست نا همواری شربت شهادت چشید فی ثمان و ستین و تسعمائه (۹۶۸ﻫ) نعش او را بدهلی آورده بخاک سپردند و بعد چندی موافق وصیت بمشهد مقدس برده در پای امام علیه السلام دفن کردند ـ طبع نظمی داشت از وست :

دلا گر غم دل ستانی نداری ... اگر خضر وقتی که جانی نداری

۱ـ الف ـ آتشکدهٔ آذر ، ص ۱۵ : بیرام خان بهار لوی از اویماق بیکدلی بهار لوی ترکمان است ـ در اوایل دولت همایون شاه صفوی ازان دولت رو گردان شده و از قندهار به هندوستان رفته آخر الامر در سفر مکه شهید شد ـ

ب ـ مقالات الشعرا ص ۹۸

حرفے ننوشتی دل ما شاد نه کردی ما را بزبان قلمے یاد نه کردی
آباد شد از لطف تو صد خانهٔ ویران ویرانهٔ ما بود که آباد نه کردی

بیکسی ، مولانا عالم غزنوی :

مولانا عالم غزنوی بوفور فضایل متصف بود ، از وطن خود بحرمین شریفین رفت و بعد ادراک این سعادت به هند آمد و بعد چندی قصد مراجعت بغزنی کرد و در منزل پیشاور سنه ثلاث و سبعین و تسعماهٔ بمنزل عقبی شتافت ـ از وست :

اے دل تو عنان بنصه و غم نه دهی یک لحظه خوشی بکشور جم نه دهی
یاری اگرت بدست افتد زنهار خاک قدمش به هر دو عالم نه دهی

بردی قزوینی :

بردی قزوینی مصور بے نظیر و شاعر خوش تقریر بود ـ دیوان غزل تمام کرده و بهند آمده عمر را به پایان رسانیده ـ او می طرازد :

دزدیده چون نگاه به آن نازنین کنم چون بنگرد ز شرم نظر بر زمین کنم

بے درد را شراب محبت کجا دهند کیفیتی‌ست عشق بتان تا کرا دهند

نظر چون افگنم وقت تماشا بر مه رویش عتاب آلوده بیند سوی من تا ننگرم سویش

بدیع سمرقندی :

بدیع سمرقندی مشهور به مولانا زاده از علم تاریخ و معما و علوم غریبه با خبر بود از وطن بدکن افتاد و در شهر جنیر بجیم و نون بر وزن زبیر قرین اعزاز بسر می برد ـ از افکار اوست :

ترا اے گل چو خندان صبح دم در بوستان دیدم
ز شبنم غنچها را آب حسرت در دهان دیدم

بقائی :

بقائی از سادات تفرش است ، از ولایت بدکن آمد و با ملا ملک قمی صحبت داشت ، ازانجا بگجرات احمد آباد رسیده با میرزا نظام الدین احمد بسر می برد - سپس به عبدالرحیم خان خانان که دران ایام در دکن بود پیوست و بعد چندے ازو جدا شده بآگره رفت - صاحب استعداد بود و تذکرهٔ مشتمل بر شعرای عهد شاه عباس ماضی بقلم آورد - ازوست :

کاشانهٔ ما روشنیٔ شمع چه داند   در خانه اگر بود چراغ دل ما بود

باقی نهاوندی ، آقا :

آقا باقی نهاوندی (۱) برادر خورد آقا جعفر ست که مدتی در کاشان منصب وزارت داشت بعد قتل آقا خضر بارای قیام ایران در خود ندیده به هند آمد و دامن دولت عبدالرحیم خان خانان گرفت و مآثر رحیمی کتاب ضخیمی (۲) در احوال خان خانان نوشت و در عهد جهانگیر پادشاه در رکاب شاهزاده پرویز بسر می برد و تا سال هزار و سی و چهار در قید حیات برد شاعر و عبارت نویس بود - او می گوید :

چنان از دیدنش مدهوش گشتم   که خلقی را وبال دوش گشتم

ما و بلبل برس چاک سینه می کردیم دوش
ناز پروردِ گلستان زخم خاری هم نداشت

سرگرانی خاست حسن و عشق را با یک دگر
خلق پندارند یوسف با زلیخا دشمن است

باقی کولابی :

باقی کولابی در عهد اکبر پادشاه به هند آمد و درین جا روزگار بسر می برد ، تا در ایام بعی معصوم کابلی بقتل رسید - ازوست :

خوبان اگر ندانند امروز قدر ما را   دانند قدر ما را فردا که ما نباشیم

۱- تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۱۲۴

۲- اصل : رخیمی

پیامی ، شیخ عبدالسلام :

پیامی ، شیخ عبدالسلام از خیل عامل است - در خدمت ابراهیم خان والی لار بسر می برد - چون شاه عباس ماضی بر لار استیلا یافت ، شیخ متوجه زیارت کعبه معظمه شد و چندے درانجا معتکف بود - آخر به هند دکن آمد و بخدمت نظام شاه رتبهٔ امارت یافت - و در یکی از معارک بقتل رسید - ازوست :

بزمے که درو روی سخن جانب ما نیست
ای دل کمی از ما ست که بسیار نشستیم

باقر خان :

باقر خان (۱) از اولاد نجم ثانی است که در عهد شاه اسمعیل بمرتبهٔ عالیه رسید و لشکر به بخارا و سمرقند کشیده درانجا کشته شد - باقر خان در عهد جهانگیر پادشاه به هند آمد و صاحب منصب بلند گردید - ازوست :

غالباً در بند زلف او طلسمے بسته اند
هر دل آواره کانجا رفت دیگر بر نگشت

باقر خورده کاشی :

باقر خورده کاشی اجدادش خورده فروشی می کردند لهذا بایں لقب شهرت یافت - از دیار خود به دکن آمد و در خدمت ابراهیم عادل شاه تقربے بهم رساند و بعد چندے بمکه معظمه رفت و در سنه ثمان و ثلاثین و الف مراجعت نمود و در بلده برهان پور رخت بدارالسرور کشید - این خورده از بساط باقر است :

چه منت ایں که باهل کمال زر بخشند　　هنر بود که به یاران بے هنر بخشند

خواب دیدم که ترا دست به داماں زده ام　　در گریبان خودم بود چو بیدار شدم

۱- " در عهد سلطنت جهانگیر پادشاه به هند بر خورد - به منصب عظمی عزت و اعتبار بهم رسانید - و در اوسط مائه حاوی عشر فوت گردید " -
(نتائج الافکار ، ص ۱۰۵)

باقر :

باقر از کدخدایان درگزین (۱) است ، باصفهان رفت و درانجا با او زمانه نه ساخت، لا علاج به هند آمد و درین جا رفاه حال بهم رسانید ـ شعر نیکو می گفت ـ ازوست :

در ریختن خون مژه ات سخت دلیر است
آموخته سیه مست ترا پنجهٔ شیر است

بی نیازی های عشق و پاک چشمی های شرم
عاشقان را نیز گاهی بسر سر شرم آورد

باقر مذهب شیرازی ، ملا :

ملا باقر (۲) مذهب شیرازی در جمیع علوم خصوص ریاضی و فقه و حدیث شاگرد میرزا ابراهیم ولد ملا صدر است ـ به هند آمد و در خدمت ابراهیم خان ملف علی مردان خان اعتبارے هم رسانید و بعد چندے بولایت مراجعت کرد و از آنجا بحرمین شریفین رفت ـ ازوست :

چون خرامان در چمن آن سرو موزون می شود
درمیان لاله و گل بر سرش خون می شود

باقر شاه :

باقر شاه از اعزه مشهد مقدس است ـ به هند آمد و مدتے در ملازمت شاهزاده مراد بخش بن شاه جهان پادشاه گذرانید ـ آخر شاهزاده او را وظیفهٔ مقرر کرده رخصت مشهد مقدس داد که به نیابت او زیارت می کرده باشد ـ او در آستان مقدس رسیده ، این عهده را به تقدیم می رساند تا در گذشت ـ ازوست :

۱- تذکره نصر آبادی ، ص ۲۳۵ : کد خدایان دره جزین است ـ

۲- تذکره نصر آبادی ، ص ۲۰۲

شکستگی است که خود مومیائی خویش است
گذشتگی است که از هر چه هست در پیش است

باقیا نائنی :

باقیا نائنی (۱) بلطف طبع موصوف بود و در موسیقی ساز مهارت‌می نواخت - در عهد جهانگیر پادشاه به هند آمد و به جون پور و بنارس رسید و ملازمت شاهزاده پرویز بن جهانگیر پادشاه حاصل کرد - اما کارش رونق نه گرفت ، ناچار به بنارس باز گشت - چون رایات شاه جهانی در ایام شاهزادگی از دکن به بلدهٔ پٹنه رسید باقیا به ملازمت شتافت و نوازش یافت و چون موکب والا بدکن باز گشت به بنارس مراجعت نمود تا آنکه نوبت سلطنت به شاه جهان پادشاه رسید و باقیا از بنارس خود را بحضور خلافت رسانید و به نوازش خسروانی ممتاز گردید - آخر رخصت ایران گرفت و بعد زیارت بیت الله به ایران رفت و پس از چندے در گزشت - ازوست :

چون غنچه بسته ام دهن از گفتگوے تو
لیکن چو گل شگفته ام از رنگ و بوے تو

همه را منزل خاصست به منزل گهه دوست
هیچ کس نیست که خود را ز کسی کم داند

بیان اصفهانی ، آقا مهدی :

بیان اصفهانی ، آقا مهدی نام داشت از عشیره نظیر نیشاپوری است - از ولایت خود سرے به کشمیر کشید و در حین مراجعت به کشتی دریاے شور نشست - اتفاقاً کشتی آتش‌گرفت و خاک او در آب و آتش برباد فنا رفت - شاعر خوش بیان و عندلیب رنگیں الحان است - او می گوید :

۱- الف - تذکره نصر آبادی ، ص ۳۰۶ : باقیائی
ب - خزانهٔ عامره ، ص ۱۵۰ (ماخذ)

بصورِ دلبر خوشخط لا ابالی من | چو خامه سود ندارد ضعیف نالی من
کسی که شعر مرا خوانده دیده است مرا | بیان بود سختم قالب مثالی من

میرزا بیدل شاه :

میرزا بیدل (۱) مشار الیه از واردان هند نیست - وجه ایراد او درین تالیف این که تذکره نویسان احوال میرزا را تفصیلاً و اجمالاً نوشته اند و محرر اوراق هم در تذکره " گل رعنا " احوال میرزا را مستوفی نوشته - درین ایام "مرآت واردات" تالیف شاه محمد شفیع متخلص به وارد طهرانی بنظر رسیده ، درین کتاب بعضی احوال میرزا سوای آن است که در تذکره ها بنظر رسیده و تالیف شاه وارد

۱- الف - تذکره نصرآبادی ، ص ۲۵۱ : عبد القادر بیدل تخلص ، او هم نیز از ولایت لاهور است -

ب - خزانهٔ عامره ، ص ۱۵۲

ج - مرآت الخیال ، ص ۲۹۲ : یکے از مقربان به عرض رسانید که بالفعل در شاه جهان آباد بلکه در اکثری از سواد هندوستان بهتر از میرزا عبدالقادر بیدل که در سرکار بملازمت منسلک است نخواهد بود - شاهزاده فرمود بگویند که قصیدهٔ در مدح ما انشا کند تا زور طبعش معلوم نموده باضافهٔ منصب و تقرب سرافراز فرمائیم - این خبر به میرزا رسید فی الحال بخانهٔ بخشی سرکار رفته استعفائے منصب کرد -

د - نتائج الافکار ، ص ۱۱۳ : ولادتش در بلده عظیم آباد روداده -

ه - کلمات الشعرا ، ص ۱۴ : بحر بے ساحل میرزا عبد القادر بیدل - استعداد فن است ، بسیار گو و خوب گو است - امروز در دارالخلافه کوس رستمی می نوازد و بداد معنی یابی و نازک بندی می رسد - دیوان ها و مثنویات متعدد دارد و نثر های رنگین می نگارد - درین عهد شاعر غرا چون او نیست -

و - مرآت آفتاب نما (مخطوطه مخزونه کتب خانهٔ مرتب) : اصلش از توران و قومش ارلات است - اوایل در بنگاله و بعد آن قرب سی سال در شاه جهان آباد به توکل و تجرید بسر برده - حلال طرز تازه و مذاق اهل تصوف داشت - در سنه یک هزار و یک صد و سه اوایل سلطنت فردوس آرام گاه وفات نموده -

خیر مشهور است - لهذا بخاطر رسید که میرزا صاحب کمال عمده است ، ترجمه او را باحوال زاید که شاه وارد آورده باید نوشت تا بر صفحهٔ روزگار باقی ماند - شاه وارد می نویسد " طایر خوشنوائے وجود میرزا از گلستان عدم در اکبر نگر عرف راج محل از ممالک بنگاله پر پرواز کشود و مدتے دران سر زمین معاش بجمعیت بسر برد و در کمال جوانی رو به هندوستان آورد و نخست در صحبت میرزا سلیمان خالوی حقیقی سلطان محمد معزالدین خلف شاه عالم بن عالمگیر سالها بسر برد - بعد فوت میرزا سلطان در سلک ملازمان اعظم شاه بن عالمگیر منسلک گشته ، بیت‌الغزل دیوان اعتبار گردید - روزے یکے از مقربان بساط سلطنت اشعار میرزا به سمع شاه رسانید - شاه پرسید این اشعار کیست ، عرض کرد که از میرزا بیدل شاه- بر سبیل خوش طبعی فرمود ، بیدل را در لشکر ما که تمام جوانان پر دل اند چه کار - میرزا بمجرد استماع این فحوای خارج آهنگ ازان مقام قدم بوادیٔ سفر گذاشت - پس از قطع منازل در بلدهٔ متهرا بر کنار دریاے جمن اقامت گزید - لعل محمد نامی حاکم آن مکان نائب حسن علی خان بهادر اله وردیخان از قدوم میرزا اطلاع یافته در دلجوئی و خاطر داری کوشید - میرزا نیز دلدادهٔ صحبت او شد - اتفاقاً سلطان عالمگیر که در دکن بود لعل محمد را بحضور خود طلبید - لعل محمد موجب حکم پادشاه جبراً و قهراً رو براه سفر دکن آورد و در عرض را سمند عزیمت بصوب اقلیم عدم جلو ریز ساخت - میرزا تا مدت یک و نیم سال در خانهٔ راقم این اوراق بے تشویش معاش رحل اقامت افگند تا آنکه قاصد شکر الله خان که دران ایام به حکومت بلدهٔ نار نول من اعمال میوات می پرداخت پیش میرزا رسید و مکتوب اشتیاق مع زرے رسانید - میرزا از وقوع چنین اتفاق وداع والد بنده نموده روے توجه بصوب خان مذکور آورد و تا انقطاع سر رشتهٔ حیات خان مذکور نوعے فی مابین مضمون اتحاد و اخلاص بسته شد که خیال مفارقت معنی بیگانه بود - بعد رحلت خان مذکور سه فرزند سعادت مندش که نخستین بخطاب پدر یعنی شکر الله خان مخاطب گشت و میانی شاکر خان و خوردی میر کرم الله خان عاشق تخلص که آخر کار بخطاب نیایٔ خویش یعنی عاقل خان رسید - در پاس خاطر و حفظ مراتب دلجوی بحدی کوشیدند که میرزا بحر طویل زندگانی را تا هنگام سکتهٔ مرگ بدولت و جمعیت خاطر گزرانید - در باب نسب خویش آنچه میرزا در حضور این احقرالعباد مکرر تقریر کرد این است که سلسلهٔ اجداد میرزا منتهی به شاه منصور بن مظفر پادشاه فارس ممدوح خواجه حافظ شیرازی می گرد - هنگامیکه شاه منصور با امیر تیمور صف آرائی نموده کشته گردید ، اولادش و احفادش رو بصوب بخارا

آوردند۔ چندیں پشت میرزا در ماوراء النہر اقامت داشتند ۔ بزرگوار میرزا ازان مکان مفارقت ورزیدہ در مملکت بنگالہ رحل اقامت افگند ۔ بعد انقضاے یک پشت آفتاب وجود میرزا از مطلع صبح سعادت طالع گشت میرزا بہ پیرایۂ اہلیت آراستہ و بہ زیور صاحب کمالی پیراستہ بود ۔ خالق کریم توجہے خاص در حق آن برگزیدۂ خود مدام فرمودہ کہ در تمامی مدت حیات خیال تحصیل اسباب دنیوی بخاطرش خطور نہ کرد و مدام بجمعیت معاش با کمال انتعاش اوقات عزیز بسر بردہ و امیرانِ عظام و صاحب ثروتان عالی احترام بادب تمام و اشتیاق ما لا کلام فیض اندوز مجلس خاصش می گشتند و میرزا در مدت العمر سوائے خانۂ شکر اللہ خان و فرزندانش کمتر بدیدہ و وا دید اعیان عصر قدم فرسا می گردید ۔ سن شریف میرزا بہ ہشتاد رسیدہ و رحلت میرزا ازیں خاکدان فنا بسوے دارالصفاے بقا روز پنجشنبہ چہارم صفر سنہ یک ہزار و سی و سہ واقع شد"۔ تا این جا خلاصۂ کلام شاہ وارد از "مرأت واردات" است ۔ و نیز شاہ وارد گوید " در بحر کامل چار در چار اول شاعرے کہ شعر موزوں کرد ادیب صابر است و او غزلے بیش از ہفت بیت مرقوم قلم نہ ساختہ ۔ مطلعش این است :

چنیں شنیدم کہ لطف یزداں بروے جویندہ در نہ بندد
دری کہ بکشاید از حقیقت بر اہل عرفان دگر نہ بندد

و بعد از ادیب صابر مولانا عبدالرحمن جامی غزل ہفدہ بیت ایجاد نمودہ میرزا بیدل در بحر کامل چار در چار دیوانے مشحون بمعانی خاص و مضامین عالی تصنیف کردہ "۔ انتہی کلامہ ۔ ملخصاً میر آزاد فرمودند شاہ وارد خبر ندارد کہ مطلعے کہ از ادیب صابر نقل کردہ در بحر کامل نیست بلکہ از فروع بحر متقارب است ۔ تقطیعش فعولن فعلن ہشت بار و بناے آن بر شانزدہ رکن باشد و بحر کامل متفاعلن ہشت بار است و نیز عرض می شود کہ میرزا بیدل باوی نظم در بحر کامل نیست ، چنانچہ مردم نا واقف اعتقاد دارند ۔ امیر حسن دہلوی چار صد سال پیش از میرزا گوید :

مہ من چہ باشد اگر شبے سوے دوستان گذرے کنی
بمرادِ ما نفسے زنی بہ نیاز ما نظرے کنی

شب من نہ کرد چہ تیرہ شد متوقعم ز عنایتت
کہ نقاب را فگنی ز رخ شب تیرہ را سحرے کنی

چه غم است زیں مرضم اگر بعیادتم قدمے نہی
چه خوش است ایں لحدم اگر بزیارتم گذرے کنی

و سلمان ساوجی از همیں زمین می طرازد :

به صنوبر قد دلکشش اگر اے صبا گذرے کنی
به هواے جان حزین من دل خسته را خبرے کنی

این قدر مسلم که میرزا بیدل نظم ایں بحر را بحد کثرت رسانده ، مخفی نماند که شاه وارد مولد میرزا راج محل نوشته و دیگران پٹنه نوشته اند - چون راج محل قریب پٹنه واقع شده و پٹنه دارالامارة است مولد میرزا پٹنه اشتهار یافته و نیز شاه وارد از زبان میرزا نوشته که نسبت میرزا بشاه منصور والیٔ فارس می رسد و شهر خان که از شاگردان و معتقدان میرزا است در مرآة الخیال میرزا را از قوم برلاس نوشته ، غالباً شاه منصور از قوم برلاس بود - اشعار بسیار از میرزا در گل رعنا ثبت افتاده ، اینجا چند بیت از " مرات واردات " نقل کرده می شود :

گر بایں ساز ست دور از وصل جانان زیستن
زنده ام من هم بآں ننگے که نتوان زیستن

خاکم بسر که بے تو به گلشن نه سوختم
گل شعله زد ز شش جهت و من نه سوختم

تا در کف نیستی عنانم دادند   از کشمکش جهان امانم دادند
چون شمع مقام راحتی می جستم   زیر قدم خویش نشانم دادند

حرف التاء

تدروی ابهری :

تدروی (۱) ابهری ، خواهر زادهٔ نرگسی است که محتسب هرات بود - اول از موطن خود بروم شتافت و از دولت خوندکار تمتعے برداشت و در زمان استیلاے بیرم خان که در ابتداے عهد اکبر پادشاه چند سال کار سلطنت او می کرد از روم

۱- تدروی ابهری که از اقارب نرگسی است - (نتائج الافکار ، ص ۱۲۵)

به هند آمد و از خوان احسان او زله بر گرفت و چون بیرم خان با فوج سلطانی که سردارش شمس الدین خان اتکه بود مقابل شده مغلوب گردید ، تدروی بردست خان مذکور اسیر گشت ـ خان مذکور او را از نظر سلطان گذراند ، بغایت مورد عنایات گردیده و بود تا آنکه شبے در سنه خمس سبعین و تسعمائه (۹۷۵ھ) دزدان او را شهید ساختند و در آگره در منزل که برای خود ساخته بود مدفون گردید ـ رسالهٔ بنام یوسف محمد خان بن شمس الدین خان مذکور گفته که مطلعش این است :

بنام آنکه روے دشمن و دوست بهر جانب که باشد جانب اوست

شود از بهر تقلم چون علم تیغ جفاے او تظلم را بهانه سازم و افتم بپاے او

گرد هستی رفت برباد و هنوز از آب چشم
خاکساران رہ عشق ترا پا در گل است

تشبیهی ، میر علی اکبر :

تشبیهی ، میر علی اکبر (۱) از سادات کاشان است ـ پدرش بکسب گاذری تحصیل معاش می کرد ، میر به مخالطت شد ارشدی درین فن بهم رساند ـ دو سه مرتبه به هند آمد و باز گشت ، مرتبهٔ اخیر که در عهد اکبر پادشاه آمد دعوت الحاد پیش گرفت و خانهٔ عاقبت خود را خراب ساخت ـ خان آرزو در مجمع النفائس گوید ـ دیوانے ازو دیدم که مردف بود بطریق ابجد نه بطریقی که مشهور است و من اشعاره :

با ما هنوز آن سخن دل خراش است
آن خشم و آن نخواهم و اینجا مباش است

شد از ملک عراق آواره تشبیهی خدا داند
سیاهان دکن گشتند یا سبزان کشمیرش

۱ـ آتش کدهٔ آذر ، ص ۲۲۶ ـ کلمات الشعرا ، ص ۲۱

مست آن چنان خوش است که گوید بروز حشر
من کیستم شما چه کسانید این چه جا است

تردی روده :

تردی روده سمرقندی از فضیلت و شاعری بهره داشت ، در عهد اکبر پادشاه به هند آمد و با میرزایان گجرات بسر می برد ۔ چون آنها برهم خوردند سرے بدکن کشید و ازان جا بحرمین شریفین رفت ۔ وقتے قصیده در مدح ادهم خان اکبری گفته گزرانید ۔ ادهم خان گفت هر چه از زبان خود صله می طلبی ، می دهم ۔ ملا گفت ، لک تنکه ۔ خان گفت پست همتی کردی ، امشب اگر کرور می طلبیدی مضایقه نمی کردم ۔ ملا تا بود حسرت کرور داشت ۔ در فوت لا چین نامی گفته :

لاچین قدیم شاه لاچین پرور شنقار شد از زمانهٔ کیں پرور
تاریخش اگر کسے بپرسد از تو گو حیف ز لاچین شه دیں پرور

تقی ، امیر تقی الدین محمد :

امیر تقی از ولایت ایران است ۔ ابتدائے حال کسب کمال نمود پس بدکن آمدو نزد ابراهیم قطب شاه منصب وکالت یافت و در عهد محمد قلی قطب شاه معزول شد و قصد بیت الله کرد و در راه فوت شد ۔ از وست :

لطف با غیر غایتے دارد جور با من نهایتے دارد
گوش بر قول مدعی چه نهی هر که بینی حکایتے دارد

تقی اوحدی :

تقی اوحدی (۱) از احفاد شیخ اوحد الدین بلیانی ، مولدش اصفهان است ، اما درکاشان اقامت داشت ، به هند آمد و در عهد جهانگیری و شاه جهانی دریں دیار بسر می برد و چندے در گجرات احمد آباد بود ۔ از تصانیف اوست 'سرمهٔ

۱۔ الف ۔ تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۳۰۳ : از لبنانست ، خالی از فضل نبوده و مولدش اصفهانست اما اجدادش از نسل سید عبد الله لبنانیست که حالت معنوی داشته ، شخصے نقل می کرد که او را در احمد آباد گجرات دیدم ۔

ب ۔ نتائج الافکار ، ص ۱۲۶

سرمۂ سلیمانی، در لغت فارسی و تذکرۂ الشعرا ضخیمے در چند مجلد و دیوانے مشتمل بر القسام شعر ۔ از وست :

تا ز بختم تیرگی می رفت چشمم شد سفید
این سیاهی از سر داغ من آسان بر نخواست

سر کافر شدن داریم کو بتخانۂ عشقی
که ناقوسش بجاے نغمه یا حی شود ما را

غلط کردم رخ طاقت سیه باد　　که پیشت کردم اظهار محبت

تقی ، آغا :

آغا تقی بن آغا ملک معرف اصفهانی با تقی اوحدی سبیل سفر هند پیمود و درین جا رفاه بهم رسانده ۔ او را با حکیم رکنائی کاشی مناظرات و مباحثات و اهاجی رکیکه است ۔ در برهان پور ماه رمضان سال هزار و بست و یک فوت شد ۔ از وست :

گه خوشه چین زلفم وگه دانه چین خال　　چون مور قحط دیده بخرمن فتاده ام

عجب می آیدم در عاشقی از غفلت مجنون　　که در پهلوے لیلیٰ صورتش آرام می گیرد

تقی کاشی ، میر :

میر تقی (۱) مروارید کاشی ، خط نستعلیق خوب می نوشت لهذا بمروارید رقم ملقب شد ۔ از دیار خود وارد شد و درین جا بامتیاز بسر می برد۔ او مروارید آب دار می افشاند :

هر جا سوزے است آشناے دل ماست　　هر جا دردے ست از براے دل ماست
آن شعله که برق خرمن مجنون بود　　جاروب کش در سراے دل ماست

۱- نتائج الافکار ، ص ۱۲۹

تقیا شوستری :

تقیا شوستری از علوم عقل و نقل بهره وافر داشت ، به هند آمد و ملازمت عبد الرحیم خانخانان برگزید و بعد ازان منظور نظر اکبر پادشاه شد و حسب الحکم شاهنامه را نثر کرد و در عهد جهانگیری ترقی ها نمود و بمرتبهٔ صدارت و خطاب مورخ خان فایز گردید و بعد از عشرین و الف در گذشت ـ از تصانیف اوست کتابی در هئیت طبع نظم داشت ـ از وست :

من بندهٔ این رسم که در چار سوے عشق
باهر که نه غارت زده سودا نه نماید

تجلی لاهیجی :

تجلی لاهیجی (۱) به هند آمد و باز رفت اول خاوری تخلص می‌کرد ثانیاً تجلی قرار داد ـ خوش فکر است ، او می گوید :

دل زنده تر از پیر خرابات کسے نیست　　　جز شیشهٔ مے خضر مسیحا نفسے نیست
یک خاطر آسوده در آفاق ندیدم　　　دلگیر تر از گنبد گردون قفسے نیست

نماند از گریهٔ بسیار در دل آنقدر خونم　　　که گر خواهم برسم داد خواهان برجبین مالم

تجلی ، محمد حسین :

تجلی ، محمد حسین کاشی در عین ریعان شباب سال هزار و شانزده از ولایت خود به لاهور آمد و از آنجا بآگره و از آنجا بگجرات رسید ـ ملا نظیری نیشا پوری آثار رشد از جبین او دریافته ، پدرانه تربیت نمود و در خانهٔ خود جاداد ـ بعد از ایامی سال هزار و نوزده فوت شد و ملا نظیری را داغ ساخت ـ ملا اشعارش که به هزار نه رسیده بود مدون نموده با دیوان خود در یک جلد شیرازه بست و معنی دو جان و یک قالب وا نمود ـ از تجلی است :

بر مزار ما غریبان نے چراغ نے گلے　　　هر طرف پروانهٔ در طوف و هر سو بلبلے

۱ـ تذکره نصر آبادی ، ص ۲۰۴

دل نگیرد قرار در بر ما　　همچو در شهر مرد صحرائی

تجلی ، ملا علی رضا :

تجلی ، ملا علی رضا (۱) تجلی از کد خدا زادگان اردکان من اعمال فارس است ـ بدایت حال باصفهان رفت و نزد آقا حسین خوانساری تلمذ نمود و تحصیل را بپایهٔ تکمیل رسانید ، آنگاه به هند آمد ـ علی مردان خان به قدردانی او پرداخت ، تعلیم (۲) فرزند او باو تفویض کرده بعد چندی به اصفهان معاودت نمود ، شاه عباس ثانی صفوی او را مشمول عنایت ساخت و در سنه اثنین و سبعین و الف قریهٔ از مضافات اردکان در سیور غال او مقرر فرمود و در سنه ثلاث و ثمانین و الف شاه سلیمان او را پیش خود طلب کرد و بحضور مجلس خود اختصاص بخشید ، ازان وقت در اصفهان مقیم بود و بتدریس و تصنیف می پرداخت تا در گذشت و دیوان غزل و قصاید و مثنوی معراج الخیال را گذاشت ـ این بیت ازان مثنوی است :

چون گلاب از ناز باشد بر بدن　　در غریبی بوی گل یابد وطن

خواهم چو پیله با تو دمی همرهی کنم　　دستی بران کمر زده قالب تهی کنم

فلک را آه گرم عشق بازان مضطرب دارد
چو فانوس خیال این آسیا از دود می گردد

تسلی ، محمد ابراهیم :

تسلی ، محمد ابراهیم شیرازی (۳) در شیراز بکسب قمچی بافی اشتغال داشت ،

۱ـ الف ـ در اواخر عمر در بلخ وفات یافته ـ (آتش کدهٔ آذر ، ص ۳۲۲)
ب ـ کلمات الشعرا ، ص ۱۹

۲ـ تعلیم فرزند خود ابراهیم خان مامور نموده ...... و اواخر مائه حادی عشر رهگرای عالم بقا گردید (نتائج الافکار ، ص ۱۲۷)

۳ آخر بجانب هند رفته در خدمت مسیح الزمانی مربوط شده اعتباری داشت چنانچه باتفاق مشارٌ الیه در سنه ۱۰۳۲ بمکه معظمه آمد ـ (تذکره نصرآبادی ، ص ۲۵۸)

آخر به هند آمد و بملازمت حکیم صدر الدین الهی می گذرانید و در همراهی او زیارت حرمین مکرمین حاصل ساخت و به هند مراجعت کرد و همین جا فوت شد - ازوست :

از اسیران تو دست کینه خواهان کو ته است
در قفس دارند مرغان حرم صیاد را

بسکه شد سوراخ از تیر تو جسم لاغرم
استخوانم دام در راه هما خواهد نهاد

نسلی ، میر معصوم :

نسلی میر معصوم (۱) استرآبادی، مانند راقم سطور مهارتی در علم رمل داشت و رسالهٔ درین فن نوشته به هند آمد و همین جا فوت شد - منظومات اوست مثنوی ، کلامش این است :

نگاهش سعی دایم در شکست بیدلان دارد
که از مژگان برگردیده دامن بر میان دارد

آنچنان کز صفر گردد رتبهٔ اعداد بیش
پایهٔ این ناکسان از هیچ بالا رفته است

ثاقب ، فخرا تفرشی :

ثاقب ، فخرا تفرشی (۲) به هند دکن آمد و با ملا فرج الله شوستری مشاعره داشت و همین جا درگذشت ، ازوست :

فلک بندی نهاد از شش جهت بر هفت اندامم
که سر از هر طرف بیرون کنم در حلقهٔ دامم

۱- ولد میر محمد امین مشهور به میر جی - (تذکره نصرآبادی ، ص ۲۰۲)
۲- تذکره نصرآبادی ، ص ۲۶۰

هست مروارید گوشت خانه زاد چشم من
طفل بازی گوش گم کرده است راه خانه را

رفتنش را چو نگه آمدنی در پی هست
تیک صبر مژه برهم زدنی می باید

خون چکان است دم باد صبا پنداری
خبر آمدن آئینه پاکی دارد

تسلیم ، شاه رضا خراسانی :

تسلیم، شاه رضا خراسانی ، مرد درویشی(۱) بود و در کشمیرآمده بسر می برد ـ ازوست :

ز بال افشانیٔ پرواز رنگ خود ازان شادم
که گاهی از شکست شیشهٔ دل می دهد یادم

تسلیم ، محمد هاشم شیرازی :

تسلیم ، محمد هاشم شیرازی در عهد عالمگیر پادشاه از شیراز به هند آمدو درین جا می گزرانید ـ گاهی هاشم هم تخلص می‌کرد ـ ازوست :

غریب کوی تو ام با وطن چه کار مرا   سپرده ام بتو خود را بمن چه کار مرا

مرا به تجربه معلوم شد که در عالم   عیار ناکس و کس گر بود پریشانی ست

شبی صد بار گرد دل بگردم   که این ویرانه روزی جایٔ او بود

می روم بے خبر از خویش بوضعی که مرا   نیست فرصت که ترا نیز خبردار کنم
ما اختیار خویش بدست تو داده ایم   خواهی بدوز سینهٔ ما خواه چاک کن

۱- از مریدان میرزا حسین سبزواریست ـ (تذکره نصر آبادی ، ص ۲۰۱)

تنها ، عبداللطیف خان :

تنها ، عبداللطیف خان شهرستانی (۱) خواهر زاده میرزا جلال اسیر بود . در عهد عالمگیر پادشاه به هند آمد و به منصب پادشاهی سرفراز گردید . نخست بدیوانیٔ کابل سپس بدیوانیٔ لاهور ماسور شد و سالهایٔ فراوان بآن خدمت قیام نمود ، بعد ازان بدیوانی کشمیر مربع نشین چار بالش اعتبار گشت . خیلے مرد صالح و متورع بود ، مثل خیال خود ادا بند است . اما خیال را بجایٔ رسانده که اکثر سخن سنجان او را بے معنی گو مقرر کرده بودند . دیوان مختصری دارد . ازوست :

یارم بکنج غم کده تنها نشاند و رفت
گفتم که من غبار تو دامن فشاند و رفت

شهرت نکرد نقش نگین هم بکام من
از ننگ من بسنگ فرو رفت نام من

ز بی گناهیٔ خود عاجزم که دزد حنا
ز رو سفیدی خود پیش خلق رسوا شد

هرگز نه کرد شکوه دل دردمند ما
چون داغ لاله دود ندارد سپند ما

ازان به تیرگیٔ بخت خویشتن شادیم
که داغ کرد دل چرخ را ستارهٔ ما

سهل است کار خار ز پا گر گذشته است
خوش وقت آنکه در رهش از سر گذشته است

۱- کلمات الشعرا ، ص ۲۰

تا گرفتاری من دید محبت فرمود
که دگر دام نسازند قفس نفروشند

طرح هم چشمی بختم ز چه رو ریخته
از تو ای سرمه بگو پیش که فریاد کنم

هر که به بزم آن بت بدکیش می روم
از خود همیشه یک دو قدم پیش می روم

تعظیما قمی ، آقا :

آقا تعظیما قمی (۱) از وطن خود به هند آمد و مدتی درین جا بسر برده ، قصد مراجعت کرد اما از بندر ته که قاعدهٔ دیار سند است پیشتر نرفت و چندی در آنجا اقامت گزیده باز به هند آمد - از تلامذه میرزا صائب است - او می گوید :

دلم از جوش حیرت بسکه دم در خویشتن دزدد
برنگ آهوی تصویر رم در خویشتن دزدد
در آغوش خطر دارد سرشکم جسم خاکی را
شکست افتد بدیواری که نم در خویشتن دزدد

حرف الثا

ثنائی مشهدی ، خواجه حسین :

ثنائی ، خواجه حسین مشهدی در ابداع دقایق معانی ممتاز و در اختراع لطایف سخندانی بی انباز است - حکیم ابوالفتح گیلانی او را بتکی مادر زاد می گفت - ابتدا حال در مشهد مقدس درشت بسر می برد - دران ایام حکیم ابوالفتح با برادران از قزوین وارد مشهد مقدس شد ، خواجه حسین حکیم را بخدمت میرزا برده سفارش بسیار کرد ، حکیم چندی ندیم میرزا بود بعد ازان که حکیم به هند آمد و کارش در

۱- مقالات الشعرا ، ص ۱۳۰

درگاه اکبر پادشاه بالا گرفت ، خواجه حسین خود را به هند رسانید و سلوک که از حکیم توقع داشت نیافت ، سخت رنجید و قصیدهٔ در شکایت بنظم آورد که این بیت ازان ست :

مناز ای مدعی گر یکد و کامت پایه برتر شد
که محنت خانهٔ ما هم دری بر آسمان دارد

بخت بدبین که غمین می روم از کوی کسی
که بکشتن کس ازان با دل ناشاد نرفت

اے اهل هوش وقت گریبان دریدن است
دست مرا بسوی گریبان که می برد

لذت سوختن ز شمع مپرس رشته دیگر رگ جگر دگر است

میر عبد الجلیل بلگرامی مصرع ثانی این بیت را تضمین خوبی کرده می فرماید :

دی کسی در ثنای عایشه گفت بهتر از بنت سید البشر است
مصرعی در جواب او خواندم رشته دیگر رگ جگر دگر است

حرف الجیم

جانی بخاری :

جانی بخاری صاحب استعداد بود ، از وطن برآمده در کابل همایون پادشاه را ملازمت نمود و در نظر سلطانی اعتباری بهم رساند ـ غلامش او را مسموم ساخت و ازان سم در سال نهصد و پنجاه و شش در گذشت ـ ازوست :

دوش ماه عید شد بر شکل مصقل آشکار
کز بخار روزه بود آئینهٔ دل را غبار
آن مه نو بود یا بنمود از ضعف بدن
استخوان پهلوی لب تشنگان روزه دار

یا تراشیدند بهر ناقهٔ لیلیٰ حطب
یا تن غم‌گشته مجنون شد ز غم زار و نزار

خویش را در سلک خدام تو می خواهد فلک
زان کمان حلقه آورده است از بهر گذار

بلکه پیکت بسته زنگ دیگرے بر سر زده
می رود از روم تا آرد خبر از زنگبار

جانی مقلد بخاری :

جانی مقلد بخاری معاصر جانی مذکور است، اتحاد تخلص باوجود اتحاد وطن و اتحاد عصر علی تعجب ، جانی مقلد از دیار خود برآمده در ملک سند افتاد و درانجا سکونت اختیار کرد ـ ملا قاطعی می نویسد که جانی مقلد مضمون خاصی در شعر خود درج نموده بود ، اتفاقاً ملا واصلی مروی را دران مضمون توارد واقع شد و درمیان ایشان بر سر آن مضمون گفتگو بسیار رفت ـ ملا جانی پیش حاکم مرو رفته عرض نمود که گوهری گرانمایه داشتم فلان کس دزدیده است هر چند طلب می کنم نمی دهد ـ حاکم سرهنگان را فرستاد تا ملا را دست و گردن بسته آوردند و گوهر طلب داشتند ـ ملا بیچاره در مقام انکار بود تا نوبت بجائی رسید که خواستند نمک آبش دهند ـ اکابر شهر جمع شده کیفیت ظرافت بحاکم عرض کردند ـ ملا بیچاره را ازان بلا وا رهانیدند ـ از اشعار جانی مقلد است :

چون گرد باد جانی هرگز گذر نه کردم
کز دست فرقت تو خاکی بسر نکردم

جدائی ، میر سید علی:

جدائی ، میر سید علی مصور (۱) از سادات ترمذ است ـ مصور بے نظیر و صاحب حیثیات فراوان بود ـ در زمان همایون پادشاه به هند آمد و از جهت هنر مندی

۱- خطابش جاکر خان بجهت نقاشی و مصوری از سلطان اکبر دارالملکی لقب یافته ـ فیما بین او و غزالی مشهدی مهاجات رکیکه واقع شده ـ

(آتش کده آذر ، ص ۲۶۱)

که داشت بخطاب نادر الملک همایون شاهی امتیاز یافت و کمال تقرب بهم رسانید و در عهد اکبری هم مورد عنایات خسروانی بود ـ قصهٔ امیر حمزه که مخترع آن پادشاه است در شانزده جلد مصور به اهتمام او اتمام یافت ، هر جلدی صد ورق و هر ورقی یک درع و هر صفحه صورتی ـ سید در پایان عمر از پادشاه رخصت بیت الله طلبید و در مکه معظمه سکونت اختیار کرد و عمر را همان جا به انجام رسانید. صاحب دیوان است ، او می گوید :

نیم بسمل صیدم و افتاده دور از کوی دوست
میروم افتان و خیزان تا به بینم روی دوست

خواستم گویم از احوال خود آن بد خو را
همه دم همدم غیر است چه گویم او را

جذبی ، پادشاه قلی :

جذبی ، پادشاه قلی ولایت زا است (۱) ـ در عهد اکبر پادشاه از ماوراءالنهر به هند آمد و درین جه می گذرانید ـ سلیقه مناسب با شعر داشت ، او می گوید :

پس از عمری که چشمم بر جمال دلستان افتد
نقاب شرم تا رویش نه بینم درمیان افتد

من آن نیم که بقاصد دهم نشانهٔ خویش
که سازدش ز پیے مدعا بهانهٔ خویش

غایت رشکم نگر کز بیخودی آیم به هوش
گر کسے آگه شود کاین بےخودی از یاد کیست

۱ـ خلف شاه قلی خان اصلش از اکراد حوالی بغداد است ـ به هندوستان رفته در آنجا مشهور به شجاعت شده ـ (آتش کدهٔ آذر ، ص ۱۵)

بود دل از نگاه غیر در دستش چون آن مرغی
که طفل مکتب از بیم معلم سر دهد زودش

جعفر قزوینی :

جعفر قزوینی ، نامش میرزا جعفر است (۱) همین نام خود را تخلص قرار داده۔ در زمان اکبر پادشاه به هند آمد و در پیشگاه سلطنت ترقیات نمایان کرد و در آخر عهد اکبری بمرتبه والای[۲] وزارت ممتاز نمود و در عهد جهانگیر پادشاه هم چندی بآن منصب عالی قیام داشت ، آخر بمهم دکن مامورگردید و هم دران دیار سنه احدی و عشرین و الف (۱۰۲۱ھ) رخت بجهان بقا کشید۔ در تاریخ دانی و نظم و نثر لوای[۲] مهارت می افراشت و دعوی می کرد که هر شعری که فی‌البدیهه نفهمم یقین که بے معنی است ۔ مثنوی شیرین و خسرو مستعدانه گفته ۔ ازان است این بیت :

ز نوشین جام بے در چشم ساقی　　اثر از مے چو مے در شیشه باقی

بنگامی همه احوال نهان می داند　　چشم بد دور ز چشمی که زبان می داند

به پرسش گنهم روز حشر آخر شد　　تمسکات گناهان خلق پاره کنید

بر گرد شمع روی[۲] او سرگشته چون پروانه ام
آخر بکشتن می دهد پرواز گستاخانه ام

جسمی همدانی :

جسمی همدانی در زمان شاه عباس از همدان با صفاهان آمده ، کسب فضایل نمود آخر خود را به هند رسانید و بسایه تربیت عادل شاه والی[۲] بیجا پور اوقات را

۱۔ الف ۔ خلف میرزا بدیع الزمان است ، در اول حال به هندوستان رفته درآنجا ترقیات عظیمه کرده و از سلطان سلیمان پادشاه هندوستان آصف خان لقب یافته و در مراسم احسان و تربیت اهل کمال سیما ایرانیان تهاون جایز نداشته ۔

(آتش کده آذر ، ص ۲۲۸)

ب ۔ آصف خان میرزا جعفر ۔ (نتائج الافکار ، ص ۱۵۵)

به شادمانی گذرانید ، او را با باقر خورده کاشی مشاعره و مناظره بود ، از انفاس چنین است :

مرا گذاشته زین سان متاز بر سر غیر
که گر مراد تو جان هست نیم جانی است

واد بباد حاصلم همت کوتهم بلے
ضبط چسان کند کسے میوۂ شاخ پست را

جلال ، میرزا :

میرزا جلال از سادات قهپایه است ـ نصرآبادی گوید ، صاحب کمالات صوری و معنوی بود ، در تحصیل علم جهد بسیار نمود و در تربیت انشا نهایت مولویت داشت ـ از عراق به هند رفت و حسب الامر ''سوانح ایام شاه جهانی'' به تحریر در آورد ، عزیزانیکه آن تاریخ دیده اند ، نقل می کنند که بطریق وصاف نوشته و خان آرزو می نویسد که این همان جلال است که در هندوستان بجلالای طباطبا شهرت دارد و کتاب '' ریاض فیض کلمات '' منشآت اوست ـ خیلے متین و زرین نوشته و بگمان راقم به ازو صاف است. انتهی‌کلامه ـ در تعریف صاحبقران ثانی شاه جهان گوید :

فروغ دیدۂ صاحبقرانی است گواه صبح اول صبح ثانی ست

دانا بار خطاب بر می دارد کم حوصلگی شراب بر می دارد
مے در دل دردمند دارد تاثیر هر جا زخمیے ست آب بر می دارد

جوهری ، میرزا محمد مقیم :

جوهری ، میرزا محمد مقیم ولد استاد میرزا علی اکبر زرگر از تبارزه عباس‌آباد اصفهان ست ، بعد فوت پدر بنا بر علو همت سر بصنعت پدر فرو نیاورد و شغل تجارت پیش گرفت و مکرر به هند آمد و هر دو نوبت بواسطۂ قابلیت جوهر و چرب زبانی و زمانه سازی با شاهزاد ها و امرای هند آشنائی بهم رساند و سامان بسیاری فراهم آورده باصفهان مراجعت کرد و همان جا در گذشت ـ خان آرزو گوید ''سفینۂ دهم از میرزا جوهری که دو مرتبه به هند آمد و بایران رفت و اشعار جمیع شعرای

آن عصر بخط هر کدام دران سفینه مرقوم است ، حتی که دو بیت بدستخط سلطان دارا شکوه نیز رقم بود و محمد قل سلیم جائیکه اشعار خود دران نوشته ، در آخر ابیات می نویسد که برای خاطر میرزا مقیم جوهری این جواهر پارهٔ چند صرف شده - قدر زر زرگر بداند یا بداند جوهری — اتفاقاً مالک بیاض مذکور برای نوشتن اشعار پیش شعرای دهلی نیز می فرستاد و ازین جهت پیش فقیر هم آمده بود من هم چند شعر خود را دران نوشته ام - انتهیٰ کلامه - این گوهر از جوهری ست :

جهان بچشم تنک ظرف شوکتی دارد   شکوه بحر بچشم حباب می آید

جودت ، میرزا محمد ایوب :

جودت ، میرزا محمد ایوب بدخشانی (۱) بجودت طبع و حدت ذهن موصوف بود ، کسب کمال در خدمت پدر خود محمد سلیم نمود و در عین شباب باردوی عالمگیر پادشاه که در دکن بود آمد و داخل منصبداران پادشاهی گردید و در سنه اربع عشر و مائه الف به تقریب خدمت امانت جزیه سرکار الور بر وزن انور از توابع میوات مامور شده دران بلده رفت و همانجا در سنه خمس و عشرین و مائه و الف متوجه سرائی آخر شد - ازوست :

دلی دارم که دارد خار خار از یاد گیسویش
برنگ خار ماهی شانه میروید ز پهلویش
نه تنها زلف او دارد گره در خاطر از عاشق
که سرگردیده است از من چو مژگان هر سر مویش

بود حلاوت تن پروران ز طول امل
نبات هستی شان پای بند این تار است

جمیله اصفهانی :

جمیله اصفهانی، (۲) زنی بود اسم با مسمی و زبان شعر هم داشت - مدت ها

۱- سر آمد صاحب کمالان و سر حلقهٔ سخن وران است - مضامینش همه بلند و معنیهالش عالی - حافظه اش بمرتبهٔ تمام و مدرکه اش بدرجهٔ کمال - در قصاید و غزل و رباعی داد تلاش می دهد - (کلمات الشعرا ، ص ۳۰)

۲- نتائج الافکار، ص ۱۶۴

در هنگام خواجه حبیب الله بطور متعه می گذرانید - ظرفا اشعار خواجهٔ مذکور را نسبت به او می‌کردند - بعد فوتش به هند آمد و باز رفت - آرزو گوید - خیلے حریفه و ظریفه بود - از ابکار افکار جمیله است :

جز خار غم نه است ز گلزار بخت ما   آن هم خلید در جگر لخت لخت ما

حرف الحا

حکیم ناصر خسرو :

حکیم ناصر خسرو اصفهانی نسب نامهٔ خود را بشش واسطه بامام رضا علیه‌التحیه و الثنا می رساند - مردم را در حق او اختلاف است ، برخی او را موحد و عارف می دانند و قومی دهری و قایل تناسخ می شناسد و این هم نوشته اند که بصحبت شیخ ابوالحسن خرقانی رسیده و معتقد او گردیده ، ازو منقول است در نه سالگی قرآن یاد گرفتم و برای تحصیل علوم به بصره و روم و هند و یونان و بابل سیاحت کردم و جمیع عربیت و شرایع و نجوم و طبیعی و الهی و تسخیرات و طلسمات و توریت و انجیل و زبور را بمرتبهٔ کمال رسانیدم تا آنکه بخاطر گذشت که هیچ علم باقی نماند که ندانستم - اوایل حال وزارت عزیز مصر و چندی وزارت المستنصر بالله اسمعیل و زمانی وزارت حاکم دیار ملاحده و ایامی وزارت والی بدخشان سر انجام نمود و بنا بر اتهام مذهب از جای بجای نقل می کرد تا در غار بمکان من اعمال بدخشان رحل اقامت افگند و در سنه احدی و ثمانین و اربعمائه در گذشت - دیوانش سی هزار بیت نوشته اند - ازوست :

من کدایم بعبادت نه خرم باغ بهشت   بعطای که بها رفت چه منت باشد

حسینی ، امیر :

امیر حسینی از سادات غور است ، تلمذ رحمن را با دولت عرفان جمع کرده بود - رسایل نظم و نثر در حقایق دارد ، مثل نزهته الارواح و زاد المسافرین و کنز الرموز - از ولایت به ملتان آمد و دست ارادت به شیخ صدر الدین به شیخ بهاء الدین زکریا داد - در کنزالرموز مدح هر دو بزرگوار و مدح شیخ شهاب الدین سهروردی می کند ، بعد چندی بولایت برگشت و در هرات سنه ثمان و عشر و سبعمائه بروحانیان

پیوست و بیرون گنبد سید السادات مدفون گردید - صاحب دیوان است ، او می فرماید :

ای سایهٔ تو مرد صحبت نور نه　　رو ماتم خود دار کزین سود نه
اندیشه وصل آفتابت نرسد　　می ساز باین قدر کزو دور نه

حیدر کلوچ ، ملا :

ملا حیدر کلوچ هروی ، در اوایل حال کلیچه پزی می کرد لهذا باین لقب ملقب گردید - بمقتضای موزونیت طبیعی داشت ، در شعر و شاعری افتاد ، هر چند ورق حالش از نقوش دانش ساده بود و بهرهٔ از سواد نداشت ، اما سخن سنجان شاعری او را مسلم داشته اند و خود انصاف می دهد و می گوید :

چنان طوطی صفت حیران آن آئینهٔ رویم
که می گویم سخن اما نمی دانم چه می گویم

او آخر حال آوازهٔ قدردانی میرزا شاه حسین والی سند شنیده ، از دیار خود بملازمت او رسید و از شیلان احسانش زلهٔ برداشت - ازانجا که میرزا در مجلس خود قواعد ادب بسیار مراعات می کرد و ملا حیدر از سادگی عنان سخن موقع و غیرموقع در دست خود نگاه نمی داشت باعث کلفت خاطر میرزا شد - شیخ میرک نوراف پیر میرزا شاه حسین ملا حیدر را زاد و راحله امداد کرده رخصت داد تا بوطن خود مراجعت نماید - ملا تا قصبه پات که از سیوستان بیست کروه است رسیده ، در سنه ثمان و اربعین و تسعمایه عنان بعالم باقی تافت و همان جا مدفون گردید - وقت تحریر این صحیفه دیوان مختصرے ازو بدست آمد ، چون دیوانش بسیار کم یاب است ابیات او زیاده بترتیب ردیف گرفته می شود :

گر میسر نشود بوسه زدن پایش را　　هر کجا پا بنهد بوسه دهم جایش را

ما خسته دلان داد دل خسته که خواهیم　　چون نیست کسی غیر تو فریاد رس ما

نصیحت می کنم هر شب دل دیوانهٔ خود را
که با هرکس مگو از بیخودی افسانهٔ خود را
چه سود از گریه اے شمع شبستان وفا اکنون
که تا حق سوختی بال و پر پروانهٔ خود را

مرا سر بی خودی هاے مرا می بینه آن بد خو
نمی بیند فریب نرگس مستانهٔ خود را

بجور از در خویشم مران که ممکن نیست
ز آستان تو رفتن بسه هیچ باب مرا

شکر لله که چنان ساخت تپ غم ما را　　که کسی را نشناسیم و کسی هم ما را

بصد حسرت چو از من می ستانی ای اجل جان را
امان ده یک نفس باری که بینم روی جانان را

دل به فرمان کسی نیست وگرنه در عشق　　چه نصیحت که نکردیم دل شیدا را

زمانه جرعهٔ غم ریخت در پیالهٔ ما　　نصیب کس نشود انچه شد حوالهٔ ما
چو لاله در چمن دهر تا بکی یارب　　تهی ز بادهٔ عشرت بود پیالهٔ ما

مکش خواهم که روز عید پرسد خاکساران را
که می باشد بهم رسم مبارکباد یاران را

یک سخن بشنو که گویم از وفاداری ترا
با کسی منشین که آموزد جفا کاری ترا

ای خلاص از قید غم دست وفاداری بگیر
تا کسی هم دست دیگر در گرفتاری ترا

کاشکی باهم نیاید سایه هم در کوی او
تا توانم سیر دیدن آن پری رخسار را

تا اعتدال قد ترا دید باغبان　　کوتاه کرد قصهٔ سرو بلند را

مباش بے غزل عاشقانهٔ جهدر　　که یاد می دهد از خسرو و حسن ما را

یارب مباد آنکه کسی را شود نصیب
نادیدن جمال بتان دیدن رقیب
در وصل گل اگر نه جفا می کشد ز خار
از بهر چیست این همه فریاد عندلیب

دولت وصل نگوئیم که ما را هوس است
این سعادت که غمش هم نفس ماست بس است

شدیم خاک و نکردی به تربتم گذری
مگر ز جانب ما خاطرت غباری داشت
ز حال زار دلم هیچ کس نه شد آگه
مگر کسی که بدل آرزوی یاری داشت

بگو چه شد که بحال منت نگاهی نیست   اگر ز لطف نگاهی کنی گناهی نیست

اغیار در شکست و من و یار در شکست
یارب به هیچکس نه رسد این قدر شکست

ای دل خوش است زان لب رنگین مدام بحث
شیرین بود ز دلبر شیرین مدام بحث

جهانیان همه محتاج التفات تو اند   ولی غلام تو بیش از جهانیان محتاج

فلک بوصل تو ام داد مژده اول صبح   ز دود زنگ غم از خاطرم بصیقل صبح

بسر طواف درش کن که از ادب دور است
قدم گذاشته رفتن دران حرم گستاخ

گوش باید کرد هر جا گفتگوی بگذرد   شاید آنجا گفتگوی خوبروی بگذرد

هر زمان مارا بکویت شوق دیدار آورد
بلبلان را آرزوی گل بگلزار آورد
محرمی کو تا برد از ما سلامی سوی یار
یا پیامی سوی یار از جانب یار آورد

ز دل فگار مجنون بود آگهی کسی را   که ز خوان حسن لیلیٰ نمکی چشیده باشد

وصف لعل تو رقم کرد به کاغذ حیدر   چون کسی کو شکر و قند کند در کاغذ

بندهٔ قد تو شد هر سرو آزادی که بود
هر یکے در خدمتت از دیگری چالاک تر

بتے که از همه بیگانه گشتم از پے او   نگشت با من بیچاره آشنا هرگز

هر روز بفردا مفگن وعدهٔ وصلم
یا وعده چنان کن که شود باورم امروز

نو گلے را کـه بصد خون جگر پروردم
همدم هر خس و خاشاک شد افسوس افسوس

گرفتم دامن شوخی که می مردم ز هجرانش
معاذ الله که گردد دست من کوته ز دامانش

خون ریز دم چو گویم بستی کمر بخونم
دردا که این قدر هم گفتن نمی توانش

بود محال که بردارم از ملامت خلق
ز خاک پای سگان درت سر اخلاص

قتل ما بر دست خوبان از ازل تقدیر بود
ورنه از خونریز ما خنجر گزاران را چه حظ

گفتی که می رسم بسرت می کشم ترا
باشد عنایتی که رسم من بایں شرف

بگذر بخاک ما که بر آریم سر ز خاک
مانند لاله با جگر داغ و سینه چاک

ز هجران بر لب آمد جان و دیدار آرزو دارم
ز عمرم اندکی مانده است و بسیار آرزو دارم

ز من پرسید احوال سگان کوی جانان را
که عمری هم نفس بودیم در شادی و غم باهم

جز حدیث آن پری رو بر زبانم نگذرد
گشته ام دیوانه با خود گفتگوی می کنم

چون بمیرم بر سر آن کوی در خاکم کنید
تا همان جا خاک من باشد که منزل داشتم

شبی که وصل ترا در خیال می گذرانم
چنان خوشم که مگر در وصال می گذرانم
بهر غزل غم دل شرح می دهد حیدر
بگفتگوی غم آن غزال می گذرانم

میر آزاد فرمودند که این بحر مجتث مثمن مخبون است که مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن دو بار باشد تا ضم جزو اخیر مصراع اول مقطع که آن را در اصطلاح

عروضیان عروض گویند مقطوع آورده یعنی تن را از فعلاتن محذوف و عین را ساکن کرده بجای فعلاتن فعلن بسکون عین آورده که در مقابل آن لفظ حیدر افتاده بر خلاف مصاریع سایر غزل که اعاریض آن فعلاتن است جمع فعلاتن و فعلن جایز نیست اگر چنین می گفت درست می شد :

بهر غزل غم خود شرح می دهم همه حیدر

اما تنها تقصیر حیدر نیست ، بسیاری از صنادید شعرا درین بحر غوطه خورده اند .

ای اجل چندان امانم ده که یکبار دگر
باز بینم روی یارانیکه همدم بوده ایم

ملا حیدر این غزل در صنعت عکس خوب گفته و لالی آبدار سفته :

در چهرهٔ تو دیدم لطفی که می شنیدم
لطفی که می شنیدم در چهرهٔ تو دیدم

پیش سگت کشیدم جان را به تحفه جانان
جان را به تحفه جانان پیش سگت کشیدم

از باغ وصل چیدم گل های شادمانی
گل های شادمانی از باغ وصل چیدم

حرف وفا شنیدم امروز از زبانت
امروز از زبانت حرف وفا شنیدم

وصل ترا خریدم از جان و دل چو حیدر
از جان و دل چو حیدر وصل ترا خریدم

بهر کس دوستی کردی شد آخر دشمن جانت
بخود گر نیستی دشمن بمردم دوستی کم کن

چو در خیل سگان یار جانانی غنیمت دان
نمی گویم کنار از صحبت یاران همدم کن

من مست مے عشقم و او مست مے ناز
من بے خبر از خویشم و او بے خبر از من

بخدمت سگ او جان نثار کن حیدر
که این متاع نیاید بکار بہتر ازیں

ای مرا شب همه شب نالهٔ جانکاه از تو
غافل از نالهٔ شبہای منی آه از تو

دلم بود غمگیں ز ہجر تو ای ماه
بوصل تو شد شاد الحمد لله

پس ازیں بہر سر ره من و عرض بینوائی
که کنم دعای جانت به بہانهٔ گدائی

همه شب درین خیالم که رسم بوصل روزی
همه روز بر امیدم که شبے بخوابم آئی

چون اشک خود گرفتم از مردمان کناری
ما را میان مردم چون نیست اعتباری

ای پری از من دیوانه رمیدن تاکی
در حق من سخن غیر شنیدن تاکی

ترا به رندیٔ مانیست محتسب کاری
تو باده گر نخوای منع ما مکن باری

ای خواجه شراب لعل بی ما نخوری
تنها نه نشینی و به تنها نخوری
در دست تو هرچه هست از نقد حیات
امروز بخور که غصه فردا نخوری

حیدر تونیانی :

حیدر تونیانی سخن سنج بود و موسیقی خوب می دانست - اکثر اوقات در ممالک هند گذرانید و در سیوی از مضافات سند در محرم سنه ست و ستین و تسعمایه" قالب خاکی وا گذاشت - وقتے ملک المنجمین که از ملازمان همایون پادشاه بود بعرض رسانید که داروی' دارم که اگر بر بدن آدمی مالند و شمشیر زنند کارگر نشود - جهت امتحان گناهگاری را دارو مالید ، شمشیر زدند ، کارش تمام شد - حیدر در هجو ملک المنجمین رباعی ها گفته ، ازان جمله است :

ای گاؤ که بینم تبه شیر ترا وز روی غضب گرفته در زیر ترا
زان روی که دزد را تو دارو دادی دارو دهم و زنم به شمشیر ترا

آنی تو که مهر و ماهت گویند مهرویان را خیل و سپاهت گویند
تو لایق آنی که بایں حسن و جمال شاهان زمانه پادشاهت گویند

حزنی ، مولانا تقی‌الدین اصفهانی :

حزنی (۱) مولانا تقی الدین اصفهانی، از شاگردان میرزا مخدوم بن میر میران حسینی اصفهانی است - شوخ طبع شیریں زبان بود و با اکثر علوم آشنائی داشت - در فترات هرات عزم درگاه اکبر بادشاه کرد و به مقصد نه رسیده در موضع رسول آباد من اعمل لاهور بمنزل عقبیٰ شتافت - ملا معین استر آبادی در رساله لذت حرف خوبی نوشته یعنی هر که نه مغلوب حرص است با هندش چه کار ، اما آنچه بر حزنی گذشت

۱- " همشیره زاده ملا نیکی است "- آتش کدهٔ آذر ، ص ۱۸۰

ملا رادم پیش آمد ـ او با معصوم بیگ، وکیل مطلق شاه طهماسپ صفوی بحرمین شریفین رفت و مابین مکه و مدینه بر دست رومیان هم قافله معصوم بیگ کشته شد و ملا با پسر بجده رفته باراده هند در کشتی در آمد کشتی غرق شد و او در لجهٔ فنا فرورفت فی سنه سبع و سبعین و تسعمائه [۹۷۷هـ] حزنی گوید :

شنیدم حزنی از قیدش خلاصی آرزو داری
تو بیدردی برو ، درد گرفتاری چه می دانی

به زین نگهم دار که دل بر سر ناز است
گنجشک ترا رشته پرواز دراز است

مرا بر ساده لوحی هائ حزنی خنده می آید
که عاشق گشت و چشم مرحمت از یار هم دارد

ز قتلم عاقبت روزی پشیمان گشته خواهی شد
که در خونریزیٔ حزنی تامل کاش می کردم

حیدری تبریزی :

حیدری تبریزی (۱) در عین شباب زیارت حرمین شریفین حاصل نمود و دو مرتبه به هند آمد باز رفت ـ مرتبه اول بملتان رسیده قصیدهٔ در مدح قاسم خان ناظم آنجا گذرانید و چهار هزار روپیه صله یافت و مراجعت بوطن نمود و مرتبهٔ ثانی به

۱ـ خزانهٔ عامره (ماخذ) ص ۱۸۶ـ

" از تلامذه لسانی شیرازی است و با شریف تبریزی عداوت داشته و لسان الغیب در برابر سهواللسان شریف گفته و اکثر در سفر هندوستان و ایران بوده در وطن کمتر می زیسته "ـ آتش کدهٔ آذر ، ص ۳۳ـ

" در اواخر مائه عاشر راه عقبیٰ پیمود "ـ نتائج الافکار ، ص ۸۷ـ

اکبر آباد آمد و ادهم خان و سه کس دیگر از (خان) خانان دو هزار روپیه تواضع کردند و نیز قصیده در مدح خان اعظم موزون کرده و بست تومان نقد و خلعت و اسپ انعام گرفت - مطلع قصیدهٔ مذکور این است :

به نزد اهل سخن چون کنم بیان سخن　　اگر مدد نه کند روح صاحبان سخن

و قصیدهٔ دیگر در مدح اکبر پادشاه بنظم آورد که این دوبیت ازان است :

نه بود پشتهای ریگ روان　　فیل هایش که در صف هیجاست
کز پی غرق کردن اعدا　　هر طرف موج هاے بحر بلاست

چون فرصت گذرانیدن قصیده نیافت ، این قطعه به اعانت بعضی وسایل معروض داشت :

در مدح پادشاه سخن سنج ملک هند　　گفتم قصیدهٔ که پسندید هر که دید
زان سان قصیدهٔ که بگاه نوشتنش　　آب حیات بر ورق از خامه می چکید
اما چو روزگار مددگار من نه بود　　زان شاخ گل بپای دلم خار غم خلید
نشنید شاه عقده کشا مصرعی ز من　　نگشود قفل آرزوی من ازین کلید
بودم ز آب دیدهٔ تر غرق بحر خون　　کز غیب این ترانه بگوش دلم رسید
حافظ وظیفهٔ تو دعا گفتن است و بس　　در بند آن مباش که نشنید یا شنید

پادشاه بعد استماع این قطعه بالشاد قصیده حکم فرمود و دو هزار روپیه اسپ و خلعت مرحمت نمود - چون خازن در تسلیم زر تاخیر کرد این قطعه گذرانیده فی الفور زر گرفت :

مشکل دارم تنها خواهم کنم پیش تو عرض
زانکه زین مشکل مرا صد داغ حسرت بردل است
سیم و زر انعام کردی لیک از خازن مرا
هم گرفتن مشکل و هم نا گرفتن مشکل است

حالتی ، یادگار محمد :

حالتی یادگار محمد ، ولایت زا از نسل سلطان سنجر و از ملازمان اکبر پادشاه است ، بعنوان راستی و حسن عقیده موصوف بود و سلیقهٔ نظم درست داشت ، صاحب دیوان است - او می‌گوید :

بجاے رشتۂ پیراهنت اے کاش من باشم
باین تقریب باری با تو در یک پیرهن باشم

از قفا گیرم ببازی هر زمان چشم رقیب
تا شود از دولت دیدار جانان بی نصیب

بقائی پسر حالتی از نا برخورداری پدر را زهر داده کشت و بفرمان پادشاه بقصاص رسید - بقائی هم شعر می‌گفت ، ازوست :

تا غمزهٔ خون ریز تو غارت‌گر جان است
چشم اجل از دور بحسرت نگران است

حیاتی گیلانی :

حیاتی گیلانی (۱) صاحب طبع رسا و در اقسام شعر مشغول بود - از ولایت

۱- تذکره نصر آبادی ، ص ۳۱۳: در هند نشونما یافته -
خزانه عامره ، ص ۱۸۹ (ماخذ)

در گیلان شاعرے متخلص به میل در حالت مستی بضرب شمشیرش مجروح ساخته و باوجود قدرت انتقام چون آن حرکت از در عالم سکر زد میل بپاداش نه کرد و پس از اندمال جراحت از گیلان به کاشان رفته ، از آنجا رو به نزهت کده هند نهاد و بظل عاطفت حکیم ابوالفتح گیلانی در آمده ، به وسیله جمیله اش در بارگاه اکبر بادشاه و شاهزاد گان والا تبار نقد عزت و اعتبار بکف آورده و ذخیره اندوز جمعیت فراوان گشت و اواخر عمر دامن دولت خانخانان گرفت ”-

(نتائج الافکار ، ص ۱۸۷)

به هند آمد و به وسیلهٔ حکیم ابوالفتح که او هم گیلانی است ملازمت اکبر پادشاه کرم و رتبهٔ پادشاه و شاهزاده اعتبار بهم رسانید و در پایان عمر دامن دولت خانخانان گرفت و در سال هزار و پانزده ودیعت حیات بجهان آفرین سپرد او می گوید :

جدا به شکوه زبان من آشنا نه کند ... من و شکایت و انکه ز تو جدا نه کند

بعد مردن به تو معلوم شود رنج حیات ... رهروان لحظ بنالد که بمنزل برسد

تا پختن آرزو بود پیشهٔ تو ... خبر پای تو زخمی نزند تیشهٔ تو
دشمن نکند انچه تو با خویش کنی ... ای خون تو در گردن اندیشهٔ تو

حیاتی کاشی :

حیاتی کاشی (۱) در بدایت حال سقائی می‌کرد ، وجه تخلص این است ـ آخر به هند آمده در دکن بسرمی برد ـ جهانگیر پادشاه او راطلب فرموده بمزید عنایات مخصوص گردانید و در سنه تسع عشر و الف مثنوی امیر خسرو مسمیٰ به تغلق نامه پسند خاطر شاهی افتاد ـ یک مبحث آن کتاب مفقود بود ـ شعراء ملازم رکاب بنظم آن مبحث مامور شدند ـ ازان جمله مثنوی حیاتی مقبول طبع پادشاه افتاد و در صلهٔ آن حیاتی را بزر سرخ و سفید سنجید ـ شش خریطه در پله افتاد هر یک مشتمل بر هزار اشرفی و روپیه ازوست :

برصفحهٔ آرزو خط نسیان کش ... نی وصل طلب نه محنت هجران کش
خواهی که کس انگشت بحرفت نه نهد ... بنشین و چو نقطه پائی در دامان کش

۱ـ " اتفاقاً به مصاحبت بعض ملاحده از اهل نقطه در افتاده همراه آنها بحکم شاه طهماسپ صفوی محبوس گشته مبتلاے شداید گردید ـ بعد دو سال ازان شکنجه مخلصی یافته به شیراز شتافت و چندے درآنجا گذرانیده به کاشان رفت و خیالات فاسده که به صحبت آن فرقه ضاله در سر داشته یکسر بدر ساخت ـ پس ازان متوجه ممالک جنوبیه هند گشته در احمد نگر بسر می برد "ـ

(نتائج‌الافکار ، ص ۱۸۸)

حاصل ، شاه باقر:

حاصل شاه باقر ، از سادات مشهد مقدس و از خدام روضهٔ رضویه بود. در عهد جهانگیر پادشاه به هند آمد و قرین اعتبار گذرانید. ازوست :

بنهد چو برق خنده زنان از جهان گذشت   نتوان چو ابر بر سر دنیا گریستن

عالیم که در بحر فنا ایم همه   در کشتیٔ عمر ناخدائیم همه
تا آمده ایم رفته ایم از عالم   در گوش زمانه چون صدائیم همه

حسن علی ، ملا :

ملا حسن علی یزدی دانشمند جامع علوم بود. مدتی درلباس درویشی سفر روم و شام و مصر و حرمین شریفین کرد ، بعد زان به هند آمد و صحبت او با ملا محمد صوفی آملی که ذکرش خواهد آمد گیرا افتاد و بعد چندی بیزد عود کرد. ازوست :

روز کردن با تو جانان در شب یلدا خوش است
نی غلط کردم شب وصل تو بی فردا خوش است

حفظی ، حاجی محمود اصفهانی :

حفظی حاجی محمود اصفهانی مردی درویش بود. پارهٔ تحصیل علم کرده و به مکه رفت و ازانجا در عهد شاهجهان پادشاه به هند آمد و از هند دو باره بمکه شتافت. ببروجرد من توابع همدان و ازانجا باصفهان رفت. ازوست :

بی عمرک کے توان قطع منازل ماه‌وار
می خورد مهمیز مرکب گرچه باشد راهوار

قابلیت از سفر قدر از وطن جو زانکه گشت
بعد برگشتن بدریا قطره در شاهوار

حلمی ، ملا شیدا کاشی :

حلمی ملا شیدا کاشی، صاحب طبع موزون و ناظم در مکنون است ، به هند آمده ملازم دارا شکوه بن شاهجهان پادشاه شد ، بعد چندی بزیارت حرمین مکرمین رفت و در مکهٔ معظمه فوت شد - او می طرازد :

نخواهم سایه افتد بر زمین از نخل بالایش
که پندارم ز پا افتادهٔ افتاده بر پایش

پیغمبر ما گوهر این هفت صدف ختم همه انبیاست از روی شرف
او خاتم انبیا و باشد درکار آن خاتم را نگینی از در نجف

حسینی ، محمد حسین :

حسینی محمد حسین نام ، از اکابر سادات مشهد مقدس بود. در عهد شاهجهان پادشاه به هند آمد و در سلک نوکران سلطانی منظم گشت و در دیار بنگاله می گذرانید - ازوست :

هیچ دل نیست که سرگرم دل افروزی نیست
رنگ خاکستری فاخته بی سوزی نیست

دهر لغزش گهه مردان خداست موسول اینجا بعصا می گردد

حسن ، آقا :

آقا حسن نوادهٔ شیخ حسن داؤد است که در زمان شاه عباس ماضی داخل خدمهٔ امام رضا علیه التحیته و الثنا بود و قرابتی با میرزا جعفر سرو قد از اکابر مشهد مقدس است داشت ، پریشان حالی او را به هند کشید و همین جا به عالم عقبیل خرامید - از اشعار اوست :

ترسم به تن نازکت آسیب رساند امروز قبا تو برنگ گل خار است

آن را که بجز شور جنون مشرب نیست   غیر از ره بی تکلفی مذهب نیست
پیر می کردم طریقهٔ اهل جهان   آری آری طریقه بی عقرب نیست

حکیمی ، ملا :

ملا حکیمی خواهر زادهٔ عرفی شیرازی است ـ در عهد شاهجهان پادشاه به هند آمد و در بنگاله با قاسم خان ناظم آنجا بسر می برد ـ آخر از بنگاله بحیدرآباد دکن رفت و بحکم ارث شعر می گفت ـ ازوست :

نوآرد بزرگ نوای" که هر که پرورده   ز نعمت سر خوانت بروزگار عظام
بزیر خاک پس از مرگ همچو بیخ درخت   بخویش بالد هر استخوانش در اندام

حفیظ اصفهانی ، میرزا :

میرزا حفیظ اصفهانی ، نوادهٔ میر محمد باقر داماد استر آبادی است ـ فی‌الجمله تحصیل علم کرد و در عهد عالمگیر پادشاه به هند آمد و بعد چندی با صفهان معاودت کرد و عمر را به طاعت و عبادت بپایان رسانید ـ ازوست :

کی از فنای تن ز نرگس دور می شود
شمع از گداختن همگی نور می شود

حزین ، شیخ علی :

حزین (۱) شیخ علی اصفهانی ، نسبش به هژده واسطه بشیخ زاهد گیلانی مرشد شیخ صفی اردبیل جد سلاطین صفویه منتهی می شود ، مولد و منشاء او دارالسلطنته

۱- خزانه عامره ، ص ۱۹۳ (ماخذ) ـ

" ولادتش در سنه (۱۱۰۳ھ) ثلث و مائه و الف در اصفهان جلوه ظهور یافته ـ شیخ در (۱۱۴۳ھ) ثلث و اربعین و مائه و الف کمر همت بعزم زیارت حرمین شریفین بر بست ... . خود را به بندر ٹهٹه که از بنادر ملک سند است رسانید .. و از آنجا به منزل مقصود شاهجهان آباد فایز گردید ـ

[جاری]

اصفهان است ـ در فترت نادر شاهی به هند آمد و در دارالخلافه شاهجهان آباد بر مسند اشتهار نشست و آخر حال در بنارس رحل اقامت افگند ـ چون نام والد او ابی طالب بود ، نقش نگین خود علی بن ابی طالب کرده بود ـ شب یاز دهم جمادی الاولی سنه ثمانین و ماته و الف رحلت کرد و در قبری که در بنارس برای خود در حین حیات ساخته بود مدفون گردید ـ " خدایش بیامرزاد " و این فقره دعائیه تاریخ رحلت اوست و سید علی خان حارس قلعه دولت آباد دکن متخلص به امین تاریخ بسیار تحفه یافته می گوید :

شیخ دانش مند استاد سخن سنجان عصر
بر سر این خاک دان کهنه افشاند آستین

سال تاریخش امین دولت آبادی نوشت
"رفت زین عالم علی ابن ابی طالب حزین"
۱۱۸۰ھ

شاه هدایت الله متخلص بوحدت کابلی در سنه ثمان و خمسین و ماته و الف از اورنگ آباد به شاهجهان آباد رفت بعد یک سال به دکن باز آمد ـ نقل کرد

[جاری]

ومدتی در آن دیار خلد آثار بسر برد ـ عمدة الملک امیر خان متخلص به انجام سیور غال سیر حاصل بودے از سرکار محمد شاه پادشاه دهانیده بود درآن فارغ البال بجمعیت خاطر می گذرانید ـ قضا را هجو اهل هند از زبانش سر زد و شعرائے شاهجهان آباد را به شورش و پرخاش آورده طاقت اقامت دهلی در خود نیافته متوجه اکبر آباد گشت و بعد توقف چند روز از آنجا به سیاحت بنگاله شتافت و از بنارس گذشته تا به عظیم آباد رسیده باز به رجعت قهقری خود را به بنارس رسانید و در آنجا رنگ سکونت ریخته عاقبت خانهٔ ترتیب داد و همان جا در (۱۱۰۳ھ) ثلث و ماته و الف (کذا) روبه منزل آخرت نهاد"ـ (نتائج الافکار ، ص ۲۰۰)

" محمد شاه بادشاه را در خدمتش ارادت کلی پیدا شده ، گویند هزار روپیه درماها خرچ خانقاهش تقرر یافته" ـ (مقالات الشعرا ، ص ۱۶۹)

شیخ رفتم و حاجب که در شاه جهان آباد قصد ملاقات شیخ حزین کردم و بر در را گفتم که خبر من برسان - حاجب گفت چه ظاهر کنم - گفتم ، بگو درویشی از دکن تازه وارد این شهر شده قصد ملاقات شما دارد - حاجب رفت و اجازت آورد - بخانه درآمدم - دیدم که شیخ در عمارتی عالی شان برمسند نشسته ، چون نزدیک رسیدم نشسته همین مصافحه کرد و از جا اصلا نجنبید - گوشهٔ مسند او را زیر زانو گرفته نشستم - شیخ پرسید ، از کجا می آئی - گفتم از دکن - بعد ساعتی گفتم ، مولوی محمد باقر شهید تخلص سلام گفته اند ، بحضور مفرد گفت او کجا است - گفتم ، در اورنگ آباد - گفت حالا هم شعر می گوید - گفتم ، بلی میگوید - گفت اگر بیتی ازو یاد باشد بخوان - این بیت شهید را خواندم :

انا الحق گفتن منصور تاویل نمی خواهد
گدا گم می کند خود را چو دولت می کند پیدا

شیخ که درویش و درویش نژاد بود بیت را شنیده لختی تامل کرد و گفت ، من شما را نه شناخته بودم ، پس برخاست و معانقه کرد و برابر خود بر مسند نشاند و ما حضر طلبیده باهم تناول کردیم - بعد فراغ رخصت شدیم - سرو قد برخاست - شیخ دانای علوم عقل و نقل بود و در شعر زبانی که او دارد احدی از متاخرین شعرا ندارد - صاحب دیوان ضخیم است - می طرازد :

جنون را کارها باقی ست با مشت غبار ما
که بازی گاه طفلان می شود خاک مزار ما

به رهگذار تو صید کرشمهاست دلم
که ناز نرگس لیلی است نقش پای ترا

هرگز نمی گرفت کسی را حریف خویش
صبر من از تغافل جانان خبر نداشت

تو آمدی و من از خویش منفعل ماندم
نثار راه تو جان داشتم حیا نگذاشت

فیض سحری ریخت نمکزار بزخمم
این سجدم از چاک گریبان که باشد

کوتاه صفیرم قفسم را بگذارید
جای که رسد ناله به فریاد رس ما

یک دسته شیشه داری و دستی دل حزین
ساقی چنانه مکن که دو مینا بهم خورد

خواه از لب مسیحا خواه از زبان ناقوس
صاحب دلان شناسند آواز آشنا را

این قدر ها نبود بانگ جرس سینه خراش
پی این قافله گویا دل نالانی هست

نهفته ام بخموشی خیال روی ترا
مباد کز نفسم بشنوند بوی ترا
گر به دامن وصل تو دست ما نه رسد
کشیده ایم در آغوش آرزوی ترا

ز سامان سفر با خود دل رنجیدهٔ دارم
بکف چیزے که دارم دامن برچیدهٔ دارم

دستم از تنگی دل وقف گریبان شده است
یاد آن روز که در گردن جانانم بود

می کرد کاش چارهٔ بی تابیٔ مرا
مشاطهٔ که زلف ترا تابدار کرد

ای ناله خوشا بخت رسایٔ که تو داری
ما را نبود راه بجائی که تو داری

که خواهد کرد یاد خستگان بی نوا آنجا
شکایت نیست این جا محرم و مهر و وفا آنجا

از شراب نکهت قسمت پیمانهٔ ما
آن قدر هست که خون در دل ایام کنیم

حاش لله گل کند بوی شکایت از لبم
ما وفاداری بآن نامهربان نسپرده ایم

شاید شبی شمیم گلی ره غلط کند
چشم طمع برخنهٔ دیوار بسته ایم

روز فتادگی شدم از سعی بی نیاز
پایٔ ز کار رفته مرا دستگیر شد

دل بی جهت شکایتی از روزگار کرد
کاری که کرد یار فراموش کار کرد

کرد از درد سرم گوشهٔ عزلت فارغ
خاک کاشانهٔ ما صندل پیشانیٔ ما

حرف الخاء

خنجر بیگ :

خنجر بیگ چغتا تورانی ، از ولایت خود به هند آمد و در بارگاه اکبر پادشاه رتبهٔ بهم رسانید - در اقسام حهیات مثل نجوم و اصطرلاب و اعداد و شعر و معما و سپاه گری یگانه بود - در سنه اربع و سبعین و تسعمائه که خان زمان متخلص به سلطان و برادرش بهادر خان سر طغیان برداشتند - خنجر بیگ با ایشان هم زبان بود ، آخر جانب بنگاله افتاد و در همان ایام فوت شد - صاحب دیوان است و مثنوی سی صد بیت مشتمل بر حسب حال خود و مدح پادشاه در کمال سلاست و نفاست گفت و بعرض رسانید و بانواع نوازش سرفرازی یافت - دران مثنوی پادشاه را که دران وقت کم سن بود نصیحت می کند و می گوید :

شهریارا جهان عجب جائی است — هر زمان اندرو تماشائی است
چرخ نیرنگ ساز شعبده باز — هر زمان بازیٔ کند آغاز
پیش ازین بوده اند در عالم — تاجداران با سپاه و حشم
زان دلیران پر هوا و هوس — ماند تاریخ هائے کهنه و بس
غرضم این بود ز پر سخنی — بتو نوبت رسید تا چه کنی
گر همائی پرید زین گلشن — بر سر ما تو باش سایه فگن
سخن من که بی ریا باشد — گر نصیحت کنم روا باشد
شاه باید که در گه و بی گاه — از خود و خلق و حق بود آگاه
سهو مسکین زیان نان باشد — سهو شاه آفت جهان باشد
چون ترا نوبت جهان داری است — لازمت احتیاط و هشیاری است
تو چو شمعی و ملک تو خانه — خلق گرد تو همچو پروانه
یعنی از تست زندگیٔ همه — تو شبانی و اهل ملک رمه

به تو فرمود حق نگهبانی — منصب انبیا است چوپانی
عدل و انصاف و حلم و جود و سخا — لطف و احسان و خلق و مهر و وفا
همه داری ز لطف یزدانی — چه کنم قدر خود نمی دانی
تو به خنده به فیل مست سوار — خلق در گریه بر سر دیوار
تو به دندان فیل دست زنان — مردم انگشت فکر در دندان
تو به خرطوم فیل پنجه کشا — آستین ما فشانده از دنیا
تو به چنگ پلنگ بازی کن — رو کنان ما به پنجه و ناخن
تو شناور به بحر بی پایان — بر لبش دست شسته مار از جان
تو شب تیره رفته یک مه راه — مردم از پی بنور مشعل آه
تو به سرما برهنه گردیده — خلق در زیر جامه لرزیده
تو به گرما دوان بجامه و رخت — خلق غرق عرق به زیر درخت
این چه لطف است و این چه غم خواری — که به ما و بخویشتن داری
گرچه این ها هنر بود بی ریب — لیک از پادشاه باشد عیب
شاه اگر دور از زیان باشد — مردم و ملک در امان باشد
شاه از خویش گر بود بی غم — همه زیر و زبر شود عالم
با تو ما را جهان و جان باید — بی تو جان و جهان چه کار آید
خنجرا غور در فضول مکن — خاطر شاه را ملول مکن
این حدیث تو دور از سمنی است — شاه ازین گفتگوی مستغنی است

خسروی نائینی :

خسروی نائینی خواهر زاده میرزا قاسم جنابدی است ـ خوش فکر بود و در کتابت و تیراندازی و موسیقی مهارتی داشت ـ در سال هزارم هجری از دیار خود

به هند آمد و بعد چندی داخل ملازمان جهانگیر پادشاه شد و در بعضی معارک جرعهٔ شهادت چشید ـ ازوست :

اگر ز هستی ما در دلت ملالی هست　　برآر تیغ که ما را هم انفعالی هست

غبار جسم من و غیر گر بیامیزند　　ز هم به بوی محبت توان جدا کردم

خلقی شوستری :

خلقی شوستری ، خلقی ستوده داشت ـ مدتی در شیراز گذرانید و به هند آمد و باز بشیراز معاودت نمود ـ معاصر تقی اوحدی است ـ خلقی می سراید :

چند نالم از جگر دزدیده یارم خون دل
نیست دل دریای خون ، من ابر نیسان نیستم

خصالی هروی :

خصالی هروی ، خوش خصال و خوش خیال بود ـ در عهد جهانگیر پادشاه به هند آمد و با مهابت خان پیوست ـ اواخر حال در سلک ملازمان شاه جهان پادشاه داخل شد و به دیوانی صوبهٔ کشمیر سرفراز گردید ـ ازوست :

آتش عشق پس از مرگ نه گردد خاموش
این چراغیست کزین خانه به آن خانه برند

دل تسلی ز خیال تو نه گردد بخیال
عکس گل بوی ز آئینهٔ نه بخشد بمشام

در گنه کز جانب ما بود تقصیری نه رفت
چون در آمرزش که کار اوست کوتاهی رود

خصمی اصفهانی :

خصمی اصفهانی . به هند آمده قلندرانه می گذرانید ، چون حرکات ناشایسته داشت صحبت او با مردم این دیار برابر نشد ، آخر آقا نور جولاه سلوک با او کرده بولایتش رسانید - او می گوید :

ساقی بده آن باده که از هوش خود افتم
خود بار خودم یک نفس از دوش خود افتم

شد بکام عالمی یکدم بکام ما نه شد
مابه مینای فلک، گویا که سنگ انداختیم

ترا بیند چو بیند خویشتن را
ازان خصمی همیشه خود پسند است

خاطری کاشانی :

خاطری کاشانی ، به هند آمد و همین جا به ملک نیستی رفت - ازوست :

با گریه زان خوشیم که آواره می کند   از آشیان دیدهٔ ما مرغ خواب را

ساخته نالهٔ منش مایل بے گنه کسے   آه که باز باعث قتل هزار کس شدم

خلیل بیگ :

خلیل بیگ ایرانی (۱) از ایل بیات است، به هند آمد و درین جا بسر می برد ، مرد آرمیده بود و وضع درستی داشت - ازوست :

بیتابی دل من از جوش گریه افزود
درآب هم نیاسود این ماهی از طپیدن

۱- تذکره نصرآبادی ، ص ۲۰۰-

یک دل برون نیامد از فکر دین و دنیا
این رشته بگسلد زود از هر دو سر کشیدن

خالص ، سید حسین اصفهانی (امتیاز خان) :

خالص سید حسین (۱) اصفهانی مخاطب به امتیاز خان از سادات رضوی است ، بزیارت بیت الله فایز شد و در عهد عالمگیر پادشاه به هند آمد . میر هادی فضایل خان میر سامان و میر منشی پادشاه صبیهٔ خود را به نکاح او آورد و به منصب پادشاهی رسانید و بدستگیری روح الله خان یزدی میر بخشی پادشاه به حکومت بلده سانبر که نمک ساری است مشهور قریب اجمیر نمک مایدهٔ دولت چشید و بعد ازان دیوانیٔ صوبه اجمیر ضمیمه حکومت سانبر باو مفوض گردید ـ سپس بخدمت بخشی گری و وقایع نگاری عظیم آباد پٹنه علم عروج برافراخت و چون نوبت سلطنت به شاه عالم رسید بخطاب امتیاز خان و نیابت صوبهٔ پٹنه امتیاز یافت ـ بعدهٔ سودایٔ در سرش بهم رسید که دست از نوکریٔ سلاطین هند برداشته به ایران باید رفت و استعفا نوشته به شاه عالم فرستاد ، هر چند پادشاه استمالت کرد فائده نه بخشید ، نا چار صوبه داری عظیم آباد به سید حسین علی خان از سادات بارهه تفویض یافت و امتیاز خان بقصد ولایت از راه دهلی و لاهور به ملتان رسید ـ خواجه حسین خان کوکلتاش ناظم ملتان چشم براموال سید دوخته به خدا یارخان عباسی مرزبان سند نوشت که هرگاه سید در سرحد او رسد از هم گذراند و اموال او را گرفته بحضور فرستد ـ چون سید به بلدهٔ بکر رسید میر عبد الجلیل بلگرامی که دران وقت بخشی و وقایع نگار بکر بود هر چند سید را ممانعت کرد که بیشتر نباید رفت ـ چون قضا رسیده بود ، گوش نه کرد و ازانجا بسیوستان رسید ـ خدا یار خان شبی جمعی فرستاد تا کار سید را باتمام رسانیدند و این (۲) واقعه در سال هزار و [یک صد و] بیست و دو بوقوع آمد ـ علامه

۱ـ الف ـ نتائج الافکار ، ص ۲۲۰ـ

ب ـ "محمد حسین خالص"ـ کلمات الشعرا ، ص ۳۲ـ

۲ـ در عهد شاه عالم بهادر بادشاه قصد دیار ایران کرد و در نواحی تته وارد شده بدرجهٔ شهادت رسید فی تسع عشر و مائه و الف (۱۱۱۹ھ) ـ مقالات الشعرا ، ص ۱۸۸ـ

بهر عبد الجلیل مرحوم "آه آه امتیاز خان" تاریخ یافته - سید خیلی خوش بیان و صاحب دیوان است - نواب مخلص خان بخشی دوم عالمگیر پادشاه بر دیوان او دیباچه به تحریر آورد - سید می گوید :

چون دوا از مردم بیدرد بیزاریم ما
هر که دارد در جهان دردی خریداریم ما

بهر طرف که نظر می کنم چراغان است
خدا زیاد کند داغ عاشقان ترا

نقاش چون شمایل آن ماه می کشد
نوبت بزلف او چو رسد آه می کشد

کی شویم آزاد از قید خودی چون عنکبوت
بعد مردن هم بدام خود گرفتاریم ما

بهر حالت کسی را همتم محروم نگذارد
کفم گر بود خالی بوسه دادم دست سایل را

گرچه لالیم چو تصویر ز حیرت همه عمر
بزبانیکه نداریم دعا گوی تو ایم

بکویش قاصدی می رفت بیدردان ز نادانی
همه مکتوب میدادند من دادم دل خود را

قاصد آمد غنچهٔ گل بر سر از کویش دگر
می شود ظاهر که مکتوب مرا نکشوده است

چون ماه نو بحسن خداداد قانع اند
خوبان هند وسمه بر ابرو نمی کشند

می توان غارت ویرانهٔ من کرد هنوز
هیچ گر نیست در و سایهٔ دیواری هست

عوض بوسه نکویان دل و جان می خواهند
داده اند آنچه بما کاشکی از ما گیرند

روز هرگز نمی شود شب هجر
صبح صادق دروغ می گوید

ز خود بیگانه ام با آنکه عمری بوده ام باخود
خدایا این قدر هم آدمی دیر آشنا باشد

خوشگو مترائی در تذکرة الشعرا تالیف خود گوید : خالص دیگر نیز در هند و دکن بوده ، بر اصل و نسب او اطلاعی نیست ـ مگر این که دیوانش به نظر سراج الدین علی خان آرزو افتاده و مثنوی دارد در تعریف میوه هاے هندوستان و اشعارش پخته است ـ این غزل را اکثر مردم بنام امتیاز خان خالص می خوانند ـ

غبار راه گشتم سرمه گشتم توتیا گشتم
به چندین رنگ گشتم تابه چشمش آشنا گشتم
بهر صورت که گردیدم نبردم راه درکویش
نوای بلبل و بوی گل و باد صبا گشتم

انتهی کلامه ـ بنده شفیق عفا الله عنه عرض می کند که مصرع اول مطلع دو شبه دارد ـ یکی این که غبار مضر چشم است ـ غبار گشته به چشم معشوق رسیدن نمی شاید ـ دوم این که سرمه و توتیا یکی است و احد هما زاید ، پس چندین رنگ گفتن درست نیست چرا که اطلاق چندین بر کثیر می آید و اقل کثیر ثلاث است

نه اثنین - میرزا طاهر نصرآبادی این مطلع را بنام نجیبا استرآبادی نوشته و مصرع اول چنین آورده :

غبار راه بودم سرمه گشتم توتیا گشتم

درین صورت اعتراض اول متوجه نمی شود ، اما اعتراض ثانی قایم مع شیٔ زاید چراکه غبار راه خارج از رنگهاست ماند - سرمه و توتیا این هر دو یکے است پس در روایت اول اطلاق چندین بر اثنین است و در روایت ثانی اطلاق آن بر واحد و فرق باین که سرمه سنگ سائیده است و توتیا سنگ ناسائیده ، بی فایده چراکه توتیا بی سائیدن به چشم نمی رسد مع هذا توتیا را بر سنگ سائیده اطلاق کنند - میرزا صائب گوید :

شد استخوان ز دور فلک توتیا مرا
بار دگر نماند درین آسیا مرا

مولف همراه این غزل می رود و می گوید :

گل سرسوی (؟) گشتم شانه گردیدم صبا گشتم
به چندیں شیوه گشتم تابه زلفش آشنا گشتم
بایں نیت که شاید جا دهد درگوش خودجانان
طلائی حلقه گردیدم گهر گشتم صدا گشتم
چه کوشش ها که کردم تاگرفتم کام ازان لبها
شراب ناب گشتم برگ پان گشتم نوا گشتم
نداد آن بے وفا ره بر در دولت سرائے خود
عبث زنجیر گشتم حلقه گردیدم گدا گشتم
رمید از سایۂ من پادشاه کشور خوبی
اگرچه ابر گشتم چتر گردیدم هما گشتم
روم تا در رکاب لیلی خود حیلها کردم
غبار راه گشتم سایه گردیدم درا گشتم

شفیق از اهل دنیا خواستم پهلو تهی سازم
زلال خضر گشتم کیمیا گشتم وفا گفتم

حرف الدال

دوری ، سلطان بایزید :

میر دوری هراتی نامش سلطان بایزید است ، از سادات هرات بود و خط نستعلیق دران عهد بهتر از و کسی نمی نوشت به هند آمد و در درگاه همایونی و اکبری بمزید تقرب و خطاب کاتب الملک امتیاز رسانید ـ در آخر به حرمین محترمین رفت و بعد ادراک این سعادت در حین معاودت کشتی او در کنار بندر سورت شکست و پیمانهٔ عمرش لبریز گردید ـ سلیقه او با شعر مناسب افتاده او می گوید :

گه در درون جانی گه در دل حزینی
از شوخیی که داری یکجا نمی نشینی

گر به وصل تو بد آموز نمی گردیدم
از فراق تو باین روز نمی گردیدم
گه به تیره مژه اش سرخ نمی کردم چشم
هدف ناوک دل دوز نمی گردیدم

دخیلی اصفهانی :

دخیلی اصفهانی، در عهد اکبر بادشاه به هند آمد و داخل احدیان درگاه گردید ـ پیش ازان که باین عهده رسد در حق شریف سرمدی که دران وقت مشرف احدیان بود و بروت کلان داشت ، گفته :

این ساده دل آخر احدی خواهد شد
محتاج کلاه نمدی خواهد شد
از غایت اضطرار روزی صد بار
قربان بروت سرمدی خواهد شد

هر گریه من خون جگر در پی داشت
صد نالهٔ زار بی اثر در پی داشت
گویند که شادی آورد غم غلط است
هر غم دیدم غم دگر در پی داشت

دوائی : حکیم عین الحق گیلانی :

دوائی (۱) حکیم عین الملک گیلانی از جانب مادر نسبش بمولانا جلال الدین دوانی می رسد - صاحب مکارم اخلاق بود و در علم کحالی سرمه دیدهٔ روزگار می زیست - از وطن به مکه معظمه رفت و در آنجا مدتی اقامت کرد ، چون خان اعظم کوکهٔ اکبر بادشاه بمکه رفت و از آنجا معاودت نمود ، حکیم همراه او به هند آمد و در سلک حکما درگاه اکبری انتظام یافت و از لاهور برسالت راجه علی خان والیٔ برهان پور مامور گشت و بعد ادائی رسالت بموضع هندیه کنار دریای نربدا که در جاگیر او مقرر بود باز گشت و در آنجا شب بست و هفتم ذی الحجه سنه ثلاث و الف سفر آخرت گزید - شاعر متوسط است او می گوید :

هیچ ویرانی نه شد پیدا که تعمیری نداشت
درد بی درمان عشق است این‌که تدبیری نداشت

روشن آن دیده که دیدن دانست
خرم آن دل که طپیدن دانست
در کنارم نه نشیند هر گز
طفل اشکم که دویدن دانست

دانهی :

دانهی ، دانه دهی ست از نیشا پور ، آنجا اوقات به زراعت می گذرانید - ناگاه هوای هند در سرش افتاده دریں جا آمد اکثر شعرش بزبان روستائی است و

۱- نتائج الافکار ، ص ۲۲۵-

غزلیات بزبان شهری نیز بسیار دارد - در حق الفتی یزدی که چوگان از دستش خطا شده بر بینی او خورد گفته :

الفتی بسکه شعر بد می گفت　　نیک زد باطن بوندانش
چرخ چوگانی از قضا به شکست　　پشت بینی بجای دندانش

داؤد توی سرگانی ، میرزا :

میرزا داؤد توی سرگانی (۱) برادر زادهٔ قاضی حسن قاضی توی سرگان است - برای تحصیل علمی باصفهان رفت و در مدرسه خواجه محبت سکونت گرفت و شاگردی خلیفه سلطان اختیار کرد - آخر در عهد شاهجهان پادشاه به هند آمد و به خدمت تقرب خان راهی پیدا کرد و با او بی ادبی کرده نتوانست که در هند باشد بدکن رفت و در آنجا در گذشت ، اومی گوید :

ابدال طریقت آن نمد پوش رسول
روزی که قدم نهاد بر دوش رسول
از رفعت قرب سر او ادنیٰ را
خم گشت چو قوس و گفت در گوش رسول

بتقریب این رباعی سه رباعی از میر آزاد نوشته می شود :

آن شاه که با رسول یکتا گردید　　بر دوش شریف جلوه پیرا گردید
در گلشن دین زبسکه جوشید بهار　　نخل قد احمدی دو بالا گردید

اے آنکه جناب تو مکرم باشد　　ذات تو امید گاه عالم باشد
ایزد چه قدر نام ترا کرد بلند　　نقش قدمت نگین خاتم باشد

حیدر که نهاد پا به دوش شه دین　　در خاتم بینظیر جا کرد نگین
آن وقت جهانیان ندا در دادند　　سبحان الله زهی مکان و چه مکین

۱- نتائج الافکار ، ص ۲۲۳-

دانش ، میر رضی :

دانش (۱) میر رضی بن میر ابو تراب رضوی مشهدی ، اشعارش جواهر خزانهٔ دانش است و افکارش کحل الجواهر دیدهٔ بینش - از وطن مالوف احرام بیت الله بست و بعد احراز این سعادت بنا بر آنکه والد او میر ابو تراب پیش ازو به هند آمده بود قصد زیارت کعبه ثانی عزم هند کرد و در عهد صاحب قران ثانی شاه جهان وارد این دیار گشت و در ماه شعبان سنه خمس و ستین و الف قصیده در مدح پادشاه معروض داشت و دو هزار روپیه صله بر گرفت ، بیتی ازان قصیده این است :

خطی که از کف دست مبارکش پیداست
بخوان بلند که تفسیر آیهٔ کرم است

بعد چندی در سلک ملازمان دارا شکوه درآمد و به الطاف خاص کام دل اندوخت ، شاهزاده را این بیت او خوش آمد :

تاک را سر سبز کن ای ابر نیسان در بهار
قطره تا می تواند شد چرا گوهر شود

و لک روپیه بهائی آن مرحمت فرمود - چندی در بنگاله با محمد شجاع خلف دیگر شاهجهان پادشاه نیز تماشائی گلدستهٔ جمعیت می کرد - از آن جا رخت بحیدرآباد دکن کشید و دولت ملاقات والد خود میر ابو تراب دریافت (۲) و نزد عبدالله قطب شاه والیٔ حیدرآباد رشدی بهم رسانید - آخرالامر سلطان میرزا نائب الزیارهٔ خود مقرر نموده در سنه اثنین و سبعین و الف به مشهد مقدس مرخص ساخت که در روضه رضویه از جانب سلطان مراسم زیارت ادا می کرده باشد و دوازده تو امان تبریزی حق الخدمة از سرکار سلطان باو می رسید تا آنکه میر در سنه ست و سبعین و الف (۱۰۷۶ھ) به رحمت الهی پیوست - این چند بیت او زنیت این صحیفه می شود :

۱- تذکرهٔ نصرآبادی ، ص ۲۵۲ - خزانهٔ عامره ، ص ۲۱۷ (ماخذ) - مراة الخیال ، ص ۱۶۸ - آتش کدهٔ آذر ، ص ۹۱ - کلمات الشعرا ، ص ۳۸ - نتائج الافکار ، ص ۲۲۶ : گوئے بلاخت از اقران ربوده - بسیار خوش اندیشه و صاحب تلاش و معنی یاب بوده "-

۲- نتائج الافکار ، ص ۲۲۷ : پدرش همان جا در ستین و الف (۱۰۶۰ھ) در گذشت -

نمک شناس اسیران گر از قفس رستند
به نخل خانهٔ صیاد آشیان بستند

متاب رخ نفسی تا بجائی خود باشم
چو عکس آینه ما زنده از نگاه تو ایم

ابر اگر در وادی لیلیٰ مبارد ، گو ، مباز
دامن صحرا هنوز از گریهٔ مجنون تر است

چنین مست از شب خون گلستانی که می آئی
که بوی خون گل از دامن پاک تو می آید

زندگانی از برای صحبت یاران خوش است
صبح با بلبل نشین و شام با پروانه باش

چسان بینم که می را محتسب برخاک می ریزد
که می لرزد دلم برگی اگر از تاک می ریزد

باغ را از رخنهٔ دیوار می بینم مباد
باغبان تا در کشاید موسم گل بگذرد

فرصتی خواهم که یک شب با تو بزم آرا شوم
می کنم تا شمع روشن صبح روشن می شود

دستور ، میر رفیع :

دستور (۱) میر رفیع نام داشت ، نصر آبادی گوید ، در تحصیل علم حکمت

۱- میرزا رفیع دستور ، در اول عهد جهانگیری در گذشته - در سخنوری و نکته سنجی دستور العمل بوده " - کلمات الشعرا ، ص ۳۹ -

اوقات صرف نموده ، در فن رباعی طبعش غریب خیال است - باتفاق شیخ محمد خالون، به هند رفته بخدمت آصف خان مربوط شده در انجا فوت شد - انتهی - نصرآبادی نه نوشته که کجائی است - میر عظمت متخلص بے خبر بلگرامی در سفینه خود نوشته که فقیر را باری در هوگلی بندر از بنادر بنگاله ملاقات اتفاق افتاد - روزی با یکی از آشنایان خود در نکوهش دنیا وعظ می گفت ، فقیر این بیت خود حسب حال خواند از استماع آن بغایت محظوظ شد :

دلم پر می طپد بر اختلاط صحبت دنیا مبادا بیخبر پیدا کنی زین قحبه سوزاک

ازوست :

در گلشن عشق کز گلش تنگ بود صوت همه مرغان به یک آهنگ بود
در سوختگی تفاوتی نتوان یافت خاکستر هر چیز بیک رنگ بود

حرف الذال

ذهنی ، ملا حیدر کاشی :

ذهنی (۱) ملا حیدر کاشی ، صاحب ذهن وقاد است و خداوند طبع نقاد ، از ولایت خود بدکن افتاد و عمرها در ملازمت عادل شاه والیٔ بیجاپور بسر برد- در باختن قمار سخت توغل داشت ، بارها سرمایهٔ خود را درداد تحسین باخت - ماهر فن نقاشی هم بود - چون مولانا ملک قمی و مولانا ظهوری در برابر مخزن کتابی بنام عادل شاه تصنیف کردند و یک شترزر در وجه صله گرفتند ، ملا ذهنی این رباعی گفت :

در مدح و ثنایت ای شهنشاه دکن معذورم دار گر نگفتم مخزن
مپسند که بهر یک شتر زر گیرم خون دو هزار بیت بد در گردن

اما مولانا ظهوری در انشاء خود ملا ذهنی را بخوبی یاد می کند- از افکار ملا ذهنی است :

غم چو شد سایه فگن سایه نشین من بودم
هر کجا پایٔ ستم رفت زمین من بودم

۱- آتش کده آذر ، ص ۸۵ -

دست در دامان شوقی زن گریبانی بدر
خجلت عشق است بی چاک گریبان زیستن

ذبیح ، شاه اسمعیل :

ذبیح ، شاه اسمیل از ولایت ایران است ـ سیاحت بسیار کرد ، آخر به هند آمد و همین جا ذبیح دشنهٔ اجل شد - قطرات خون اوست ـ

در حقیقت مرد دنیا دار کوری بیش نیست
مال و جاهش مایهٔ عجب و غروری بیش نیست
پا منه آنجا مگر بهر قضای حاجتی
خانهٔ اهل دول جایٔ ضروری بیش نیست

حرف الراء

روحانی سمرقندی:

حکیم روحانی (۱) سمرقندی روح در قالب سخن می دمد و اعجاز روح الله بکار می برد ، اول ملازم بهرام شاه غزنوی بود ، بعد زان دامن دولت آتسز خوارزم شاه گرفت و بعهدهٔ کتابت مامور گردید ـ صاحب تاریخ بداؤنی گوید که سلطان شمس الدین در سنه ثلاث و عشرین وستمائه عزیمت قلعه تنبور نمود و لشکر بآن طرف برده آن قلعه را مفتوح ساخت و در سنه اربع و عشرین وستمائه سپاهی گران بعزیمت تسخیر قلعه مندو نامزد ساخته آن قلعه را با کوه سوالک در حیز ضبط آورده بدهلی مراجعت فرمود و هم درین سال امیر روحانی که از افاضل آن روزگار بود در حادثهٔ چنگیز خان از بخارا بدهلی آمد و در تهنیت این فتوحات قصاید غرا گفت ازان جمله این ابیات است :

خبر باهل سمابرد جبرئیل امین — زفتحنامهٔ سلطان عهد شمس الدین
که از دیار ملاحد شهنشه اسلام — کشاد بار دگر قلعهٔ سپهر آئین

۱- نتائج الافکار ، ص ۲۶۳

شه مجاهد و غازی که دست و تیغش را روان حیدر کرار می کند تحسین

و ازین جا مستفاد می شود که حکیم روحانی عمری دراز یافت - و از عهد بهرام شاه تا عصر سلطان شمس الدین ایلتمش در قید حیات بود - این نصیحت خوب بنظم آورده :

مرد آزاد بگیتی نکند میل دوکار تا وجودش همه ایام سلامت باشد

زن نخواهد اگرش دختر قیصر بدهند وام نستاند اگر وعده قیامت باشد

رفیعی ، میر حیدر معمائی کاشی :

رفیعی (۱) میر حیدر معمائی کاشی در معما و تاریخ و شعر بی نظیر بود و در کاشان با میرزا جعفر قزوینی که درآن ایام وزارت آنجا داشت بسر می برد - چون میرزا جعفر بعتبه اکبر پادشاه شتافته بمرتبه آصف خانی بلند پایه شد - میر حیدر بخدمت آصف خان رسیده در اول وهله از پادشاه و امرا سی هزار روپیه رعایت یافت و در سلک بندگان سلطانی منسلک گشت و تاریخ اتمام تفسیر غیر منقوط شیخ فیضی مطابق سنه اثنین و الف تمام سوره اخلاص برآورد و ده هزار روپیه صله گرفت و بعد مدتی بزیارت حرمین شریفین رفت و دو سال در آنجا گذرانده بکاشان رفت و از شاه عباس ماضی نوازشها یافت - عمرش قریب بصد سال رسیده بود - او می گوید :

عزم سفر کرد یار ما ز میان می رویم

او اگر از شهر رفت ما ز جهان می رویم

دوش بر نعش رفیقی رشکها بردم که تو

همرهش گریان تر از اهل عزا می آمدی

۱- خزانه عامره ، ص ۲۳۲

" در فن تاریخ و معما سرآمد روزگار خود بود " آتش کده آذر ، ص ۲۲۸

نتائج الافکار ، ص ۲۶۳

امشب اے همسایه مهمان عزیزی آمده است
گرکسی احوال من پرسد بگو در خانه نیست

رفیعی آملی :

رفیعی آملی طالب علم مستعد و ماهر فن معما و تاریخ بود اوایل حال بمکهٔ معظمه رفت و از آنجا بولایت دکن آمد و از آنجا به هند شتافت و مدت‌ها در ملازمان دربار اکبری انسلاک داشت ـ ازوست :

بستم برخت پردهٔ چشم نگران را تاچشم بروی تو نیفتد دگران را
زخم شمشیر جفای تو بمرهم بستم تا ازو چاشنی درد تو بیرون نرود

روغن استرآبادی .

روغن استرآبادی ، روغن گر بود ، به هند آمده بصیغه تمسخر در مجالس پادشاه و امرا راه پیدا کرد و بسیاری از شعرای معاصر را هجو نمود و از ایشان هجو خود شنید و دادتحسین داد ـ سالها در ملازمان اکبر پادشاه بود و در سنه ثمانین و تسعمائه وقت توجه اردوی پادشاهی جانب گجرات در پای قلعه آبو کده [گڑه] از توابع سروی سفر آخرت گزید و همان جا مدفون شد ـ دیوانی قریب بسه هزار بیت جمع کرده او روغن قاز بروی سخن می مالد :

حیات جاودان دارد شهید تیغ بیدادش
مگر در آبگیری آب حیوان داده استادش

از جفای او نمی نالم که می ترسم رقیب
یابد از تاثیر فریادم که از بیداد کیست

در بزم ازان پهلوی خود جا دهد مرا
تا راست سوی او نتوانم نگاه کرد

رضی ، قاضی رضی‌الدین محسن اصفهانی :

رضی ، قاضی رضی‌الدین محسن اصفهانی همراه یادگار علی سلطان ایلچی شاه عباس ماضی سبیل مرافقت پیموده به هند آمد و باز باصفهان رفت و در سنه هزار و بست یک در گذشت ، ازوست :

کعبه د.. یافتهٔ کام نخستین لیکن شرط راه است کنم طی بیابانی چند

صبا ز روی نصیحت بگوش گل می گفت بغنچهٔ دهن او گذار خندیدن

رضی اصفهانی ، آقا :

آقا رضی اصفهانی به هند آمد و بعد چندی بعراق معاودت کرد و در سنه اربع و عشرین و الف فوت شد۔ " آه از رضی " تاریخ است ـ او می طرازد :

نخواهم زیست چندانی‌که باز آرد پیامش را
وصیت نامهٔ بر بال مرغ نامه بر بستم

در فراق تو خیالی بیجانم (کذا)
که چو فانوس بتحریک نفس می گردد

رفعتی تبریزی :

رفعتی تبریزی از معاصران تقی اوحدی است به هند آمد و در سال هزار و بست و هفت بمنزل خاموشان شتافت ـ در تعریف کشمیر گوید :

چنان لطیف زمینی که همچو دانهٔ در درو چو قطرهٔ افتد نیفتد از تدویر

ازان بناوک مژگان او نه بستم دل که دل نشین نبود شاهدیکه هرجائی است

رشید کاشی ، شاه :

شاه رشید کاشی ، رشدی در سخن دارد ، عمر دراز یافته و با طالب آملی

هم طرح بوده از ولایت خود به هند آمده می گذرانید - ازوست :

کی فضل و هنر ساخته محبوب کسی را   باید که خدا خلق کند خوب کسی را

رهائی ، قاضی عبدالله :

رهائی قاضی عبدالله نام داشت از نبایر قاضی محمد رازی است که از مشاهیر آنجا بوده در عهد جهانگیر و شاهجهان سلطانین در هند بسر می برد و مثنوی اکثر موزون می ساخت ، او می گوید :

دیدیم اثر های ترا وقت اجابت   ای ناله ازین بیش مده درد سر ما

رهائی ، سعدالدین هروی :

رهائی سعدالدین هروی از نسل شیخ زین الدین خوافی است به هند آمد و درینجا می گذرانید ، صاحب دیوان است ، او میگوید :

ز تاب قهر نشانی مرا میانهٔ آتش   بناز گرم کنی دست از کرانهٔ آتش

روح الامین ، میر محمد امین :

روح الامین (۱) تخلص میر محمد امین میر جمله شهرستانی است ، میرزا از اعاظم سادات شهرستان من عمال اصفهان است - در سال هزار و سیزده از ولایت رو بدیار دکن آورد و در سرکار محمد قل قطب شاه والی حیدرآباد بوسیلهٔ محمد مومن استرآبادی که ترجمه اش در حرف المیم خواهد آمد نوکر شد و مدارالمهام سرکار او گردید - و بخطاب میر جمله ناموری اندوخت و بعد فوت محمد قل ریاست به برادر زاده اش سلطان محمد قطب شاه رسید و نقش میر با او خوب نه نشست میر ازو رخصت گرفته پیش عادل شاه والی بیجا پور آمد و با او هم صحبت در نگرفت - ناگزیر از راه

۱- " در اوان شباب روانه هندوستان شده در خدمت جهانگیر بادشاه نهایت اعتبار بهم رسانیده به منصب میر جملگی سرفراز شده - بعد از مدتی دل گیر شده به ولایت دکن رفت ... کلیات ایشان به نظر رسید قریب به بست هزار بیت است "-

تذکره نصر آبادی ، ص ٥٦

دریا بوطن مالوف شتافت و بملازمت شاه عباس ماضی صفوی ناصیهٔ سعادت برافروخت و مدت چار سال در آنجا گذرانید - آخر از اصفهان فرار نموده در سال هزار و بست و هفت خود را بعتبهٔ جهانگیر پادشاه رسانید و اول بخدمت عرض مکرر و ثانیاً به مهر سامانی سرکار والا سرفراز گردید و چون صاحبقران ثانی شاهجهان بر تخت نشست میر سامانی بحال ماند و آخر بپایهٔ والای میر بخشی گیری صعود نمود و دهم ربیع الآخر سال هزار و چهل و هفت رخت هستی بر بست - ممدوح ابو طالب علم کلیم است و خود هم شعر می گفت - دیوانش قریب بیست هزار بیت است ، او نقش سخن می نشاند :

هر چه گویم عشق ازان برتر بود　　عشق امیر المومنین حیدر بود

جهان ز روح فزای نمی شود خالی　　بجاست شیشه و ساغر اگر مسیحا رفت

نشان موی میانش کنون توانم یافت　　که خضر ره شده دستی که بر کمر دارد

رفیع ، میرزا حسن :

رفیع ، میرزا حسن (۱) اصلش از قزوین است - در مشهد مقدس بسیار بوده لهذا بمشهدی شهرت کرده ، بعد تحصیل علوم رسمی به نذر محمد خان والی بلخ پیوست و به تفویض منصب کتاب داری و دارالانشا امتیاز یافت - نصر آبادی نوشته که او هم داماد نذر محمد خان بود عربی هم داماد سلف است یکسر سین مهمله ، رفیع پیش ازانکه عساکر شاهجهانی متوجه تسخیر بلخ شوند به هند آمد و چار دهم رجب سال هزار و پنجاه و چار دولت ملازمت سلطانی اندوخت و بعطائی خلعت و سه هزار روپیه و منصب پان صدی کامیاب گشت و در جشن وزن شمسی بیست و چهارم ربیع الاول سنه ست و ستین و الف در جائزه مثنوی تهنیت هزار روپیه بر گرفت و او مثنوی در تعریف شاهجهان آباد گفته - این بیت ازان است :

انار دلکش این تازه بستان　　بود بی دانه همچو نار پستان

۱- نتائج الافکار ، ص ۲۷۰
کلمات الشعراء ، ص ۲۰

جهان آرا بیگم بنت شاهجهان بیت مذکور شنیده خوش‌کرد و پانصد روپیه صله فرستاد و در عهد سلطان اورنگ زیب بخدمت دیوانی و بیوتاتی کشمیر سرفرازی یافت و در آخر عمر بعذر کبر سن از نوکری استعفا کرد و در شاهجهان آباد گوشه انزوا بر گرفت و از سرکار بادشاهی وظیفه معین شد تا آنکه وظیفهٔ حیاتش منقطع گردید۔ صاحب طبع رسا است و ققنس هزار نوا یعنی اقسام سخن خوب می گوید و در هر قسم داد فصاحت می دهد ۔ او شاهد سخن را بر کرسی رفیع می نشاند :

خوشم که غیر نه گنجد میانهٔ من و تو
چو خاتم دو نگین است خانهٔ من و تو

قفای آئنه را به ز روی آئنه دان
که روبرو نه شود با کسی که خود بین است

چو غنچهٔ که نشیند میان خرمن گل
نشسته ام بدل جمع در پریشانی

تا شوم شرمنده از روی غمش آن بے وفا
مدتی خوش دل مرا از وعدهٔ دیدار داشت

عمر خود گفتمت ملول شدی
بعد ازین جان من نخواهم گفت

بگذر از عشق مجازی زانکه پیش اهل دل
هست دل برداشتن بهتر ز دلبر داشتن

راقم ، میرزا سعدالدین مشهدی :

راقم (۱) میرزا سعد الدین (۲) مشهدی ، راقم اشعار آبدار است و ناظم جواهر

۱۔ تذکره نصرآبادی ، ص ۴۳۹ : از بے تعلقی در لباس درویشان درآمده چند سال قبل ازین باصفهان آمده چند نوبت صحبت داشته شد از اصفهان به هند رفته ۔

۲۔ خزانه عامره ، ص ۲۳۸ (ماخذ)

شاهوار ، پدرش از تجار معتبر بود و در هندوستان بامر تجارت می پرداخت ـ راقم باقتدا‌ٔ پدر خود رخت به هند کشید و در خدمت اسلام خان مشهدی شاهجهانی مربوط گشت و از خوان احسان او زلهٔ برداشت و باز عود بولایت خود کرد (۱)، اول وزیر هرات گردید بعد زان وزیر مجموع ممالک خراسان شد ـ شوکت بخاری از مادحان اوست و مدتی با او بسر برد ـ این چند بیت از راقم است :

گره ز ناخن تدبیر کی کشاده شود
که از کلید غلط بستگی زیاده شود

همیشه بست وکشاد من از هنر باشد
کلید و قفل صدف هر دو از گهر باشد

برگ عیشی می پرستان را چو برگ تاک نیست
نامهٔ معشوق است هجران دیده را

رونقی همدانی :

رونقی(۲) همدانی ، رونق انجمن شعرا است و عندلیب چمن فصحا، از وطن خود در سال هزار و بیست و سه به هند آمد و با کلیم همدانی و اختری یزدی مشاعره داشت و در سال هزار و بیست و شش بعراق مراجعت کرد و دوباره به هند آمد و همین‌جا بعد چندی فوت شد ـ او سخن را رونق می دهد :

۱- بوسیله جمیله محمد بیگ اعتماد الدوله از پیش گاه شاه سلیمان صفوی به وزارت هرات امتیاز اندوخت .. اکثری از بلغا و فصحا .... احسان مشهدی و عظیمائی نیشابوری و شوکت بخاری در کنف حمایت و ظل عاطفت وے جا داشتند - آخر کار مائه حادی عشر (۱۱۰۰هـ) رقم حیاتش بکزلک ممات محوگشت ـ

(نتائج الافکار، ص ۲۶۸)

۲- آتش کده آذر، ص ۲۷۰

زان سان که غنی فیض به همسایه رساند
از داغ نوم شعله بداغ کهن افتاد

از بس که جنگ جوی بود بیشتر ز صلح
خواهد وسیله از پی رنجیدن دگر

خون خود را همه در گریه دلا صرف مکن
قطرهٔ هم پی آرائش مژگان بگذار

دل پیش روی یار تماشا گه من است
آئینه در برابر گلزار گلشن است

راضی ، محمد رضا :

راضی (۱) محمد رضا از تبارزه عباس آباد اصفهان است ، زر گر بود ، به هند آمد و برگشت و بامر زر گری می پرداخت ، بعد چندی دوباره به هند آمد. از وست :

چند انکه صحن باغ زبرگ خزان پر است   از ناخن شکسته دلم بیش ازان پر است

باميدی که بسرو قد او دل بندد   قمری از بیضهٔ فولاد برون می آید

رابط ، شاه کاظم اردبیلی :

رابط شاه (۲) کاظم اردبیلی از تشریف فرمایان هندوستان است. اومی گوید :

آنم که در سرم هوس تخت و تاج نیست
محتاجم و بهیچ کسم احتیاج نیست

۱- تذکره نصر آبادی ، ص۳۹۳ - نتائج الافکار ، ص ۲۶۹
۲- تذکره نصر آبادی ، ۳۸۲

رشیدا :

رشیدا (۱) زرگر از تبارزه عباس آباد است، به هند آمد و برگشت - در فن زرگری و مینه گری بی‌مثل بود، باین وسیله نزد سلاطین ایران کمال اعتبار داشت و در فن شعر هم کامل عیار بود - ازوست :

قدم چو مهر بآهستگی بخاک فشار که مور بادیهٔ عشق آهو حرم است

ز بیضه طائر این باغ گر کند پرواز چو بوی غنچه دگر یاد آشیان نکند

پیدا و نهان چو شمع در فانوسم مشهور و خفی چو گنج دقیانوسم
القصه درین جهان چو بید مجنون می بالم و در ترقی معکوسم

روزبه شیرازی ، ملا :

ملا روزبه شیرازی خوش نویس بی نظیر بود به هند آمد و روزگاری بسر برد و همین جا به ملک عدم شتافت - ازوست :

بملک حسن بخوبی سر آمد است آن زلف
که در نسب ز دو جانب بآفتاب رسد

رمزی ، ابوالقاسم شوستری :

رمزی ابوالقاسم شو ستری از واردان هند است او می گوید :

در زلف تو ز تاب رخت بسکه دل بسوخت
آید مدام از سر زلف تو بوی دل

۱- تذکره نصر آبادی ، ص ۳۸۸ به هند رفته بعد از مدتی مراجعت نموده... قبل از حال تحریر فوت شد -

راهب اصفهانی :

راهب اصفهانی(۱) از امت عیسیٔ سخن است . در وطن خود پریشان شده به هند آمد و درین جا می گذرانید ، او نا قوس سخن می نوازد :

چنان مکن که ز خاکم غبار برخیزد   مباد پرده ام از روی کار بر خیزد

راقم ، خواجه عابد بخاری :

راقم خواجه عابد بخاری (۲) در لباس فقر باصفهان رفت و ازانجا به هند آمد ، ازوست :

سواد کشور خوبی بتان زیر نگین دارند
کمر ز انگشتری می باید این نازک میانان را

رضا بخاری ، ملا :

ملا رضا بخاری (۳) از مقربان عبد العزیز خان بادشاه بخارا بود ، به هند آمد و برگشت . پادشاه مذکور به تقصیری گوش او را برید ، درین باب گوید :

رضا صاحب ز غیر خاموشم گفت   در صحبت ما بجان و دل گوشم گفت
از راه کری حکایتش نشنیدم   آخر بزبان تیغ در گوشم گفت

رضا مشهدی :

رضا مشهدی ، خان آرزو گوید " احوال او مفصل معلوم نیست واسوختی

۱- تذکره نصرآبادی ، ص ۲۱۲

" راهب میرزا جعفر اصفهانی فیض مسیحا داشت لهذا راهب تخلص می نمود. .... میرزا جعفر نواده فاضل مشهور میرزا رفیعا نائینی است " . خزانهٔ عامره ، ص ۲۲۶ .

۲- تذکره نصر آبادی ، ص ۴۳۹ .

۳- تذکره نصر آبادی ، ص ۴۳۳ .

دارد مثل ملا وحشی که بسیار گرم گفته ، غالباً به هند آمده و بعضی از غزلهای ناصر علی را جواب گفته " ـ انتهی کلامه ـ رضا می گوید :

مشو سنگ محک بر دل مخمور کامل عیاران را
که مجنون ابر رحمت می شمارد سنگ باران را

اگر خاموشم از توصیف لعل یار معذورم
به تعریف احتیاجی نیست آب زندگانی را

از خود مگو چو همدم دریا دلان شوی
خصمی بحال خویش برد دم زدن در آب

رضوان ، محمد حسین :

رضوان ، محمد حسین اصفهانی به هند آمد و در لاهور رحل اقامت افگند ، ازوست :

آنچه بی روی تو منظور نظر داشته ایم
آستینی ست که بر دیدهٔ تر داشته ایم

مگر ساقی کمر در خدمت می شانه می بندد
که چون نرگس بمهر انگشت خود پیمانه می بندد

رافع ، محمد صالح لاهیجانی :

رافع ، محمد صالح لاهیجانی رافع اعلام سخن است ـ به هند آمد ، ملازم شاه عالم بهادر شاه شد و در ظل عنایت سلطانی بسر می برد ـ از درد پهلوی خود شکایت می کند و می گوید :

اگر دشمن ز من پرسد و گر دوست — چو موسیقار فریادم ز پهلو است
ندارم شکوه از یاران و اغیار — مدام از پهلوی خویشم در آزار

ز درد آخر درین هند جگر خوار | به پهلو خشک شد دستم سبو دار
مگو دردی ز درد من زیاد است | که درد من به یک پهلو فتاد است
کنم چون عزم رفتن یک قدم وار | بدست دیگری کردم چو پیکار

حرف الزاء

زمانی یزدی :

زمانی یزدی (۱) خوش مقال غریب خیال است ، اما قایل تناسخ بود و خود را شیخ نظامی گنجوی می پنداشت ، چنانکه می گوید :

در گنجه فرو شدم پی دید | از یزد برآمدم چو خورشید
هر کس که چو مهر بر سر آید | هر چند فرو رود برآید

نصر آبادی گوید ، دیوان خواجه حافظ را جواب گفته بخدمت شاه عباس ماضی برده گفت دیوان خواجه حافظ را جواب گفته ام ۔ شاه فرمود خدا را چه جواب خواهی گفت ۔ خان آرزو در مجمع النفایس آورده که میان او و شانی تکلو و عرشی یزدی نزاع بسیار بود ۔ مثنوی در بحر مخزن اسرار بنام شاه عباس گفته بعد ازان نامش دور کرده دو نوبت به هند آمد ۔ وفاتش در سنه هزار و یک در لاهور واقع شد ۔ اشعارش از پنج هزار بیت متجاوز ۔ انتهی کلامه ۔ و تذکره نویسان دیگر کلیات او ده هزار بیت نوشته اند و مولف صبح صادق وفات او در سنه احدی و عشرین و الف می نویسد و ازین جا دریافت می شود که لفظ بیست از قلم خان آرزو وامانده و ناظم تبریزی گفته که وفاتش در هند سنه هزار و هفده واقع شد ۔ او می سراید :

حکایت از قد آن یار دل نواز کنید | باین فسانه مگر عمر ما دراز کنید

تلافی شب عمر گذشته ما را بس | گرفتن سر زلف بلند و بالائی

از در کلبهٔ ما دوش ندانسته گذشت | لیک دانسته نپرسید که ویرانهٔ کیست

۱ـ تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۲۲۲

زمان اصفهانی ، آقا :

آقا زمان زرکش اصفهانی ، مردی درد مند خوش طبیعت بود ـ از غایت افلاس به هند آمد و همین جا فوت شد ـ طلای دست افشار اوست :

راه دارد بدل روشن ما دشمن و دوست نتوان بر چمن آئینه دیوار کشید

خوش آرمیده قافلهٔ عمر ما گذشت گردی نشد ز رفتن این کاروان بلند

آنچه از جامهٔ رسوای ما مانده بجا آستینی ست که بر چشم تر خود داریم

زین الدین محمود :

حکیم زین الدین محمود از قمپایه است و در تلاش معنی بلند پایه دو سه مرتبه سفر هند کرده باصفهان مراجعت نمود ، ازوست :

شد فصل بهار و موسم صاف خم است مخموران را چشم بر اطراف خم است
جز در کف ساقیان گلچهره مجوی عنقای فراغتی که در قاف خم است

زایر همدانی :

زایر همدانی(۱) پدرش حاجی امید ، از اربابان آن ولایت بود ، بعد فوت پدر ترکهٔ او را پریشان کرده در کمال پریشانی به هند آمد و درین جا به شیوه عشقبازی خاکستر نشین شد و بعد مدتی بایران معاودت نمود ، ازوست :

از بسکه رخت را عرق شرم حجاب است
عکس تو در آئینهٔ چو گل در ته آب است

بخاک کربلا زایر بیفشان دانهٔ اشکی
که هر کس بهر خود روز قیامت کشتهٔ دارد

۱ـ تذکره نصر آبادی، ص۳۲۴ ـ

حرف السین

سعدی شیرازی :

شیخ سعدی شیرازی (۱) از اولیای عظام و شعرای کرام است ، شیخ آمدن خود بسومنات از توابع گجرات خود در بوستان بیان می کند و می گوید :

بتی دیدم از عاج در سومنات مرصع چو در جاهلیت منات

و جالیکه بت را شکسته و بر همن را کشته گوید :

به هند آمدم من ازان رستخیز و زانجا براه یمن تا حجیز

یعنی از ملک گجرات بملک دهلی آمدم - شیخ در هدایت حال بمدرسه نظامیه بغداد از ابن جوزی تحصیل کرد ، بعده بعلم سلوک مشغول گشت و به صحبت خضر علیه السلام رسید و چهار ده حج گذارد که اکثرش پیاده بود ، صد و ده سال عمر یافت و آن را به سه قسم منقسم ساخت ، قسم اول که ایام شباب است صرف تحصیل کرد و قسم دوم صرف سیاحت اقالیم ساخت و قسم سیوم که ایام پیری است ، صرف خدا پرستی نمود و در سنه احدی و تسعین و ستمائه بجوار رحمت آسود - شیخ اول کسی است

۱- '' سلطان محمد قآن مشهور بخان شهید ناظم ملتان دو مرتبه التماس قدوم شیخ سعدی از شیراز نمود و اشعار امیر خسرو برای ملاحظه او فرستاد - شیخ از استیلاء ضعف پیری نتوانست رسید'' - خزانه عامره ، ص ۲۲۹ -

'' صد و دو سال عمر یافت - شیخ در ایام سیاحت مدتی در بلاد بیت المقدس و بلاد شام سقائی می کرد '' -

مراة الخیال ، ص ۴۲

نتائج الافکار ، ص ۳۱۸ -

''سی سال به تحصیل علوم و سی سال به سیاحت مشغول بود و تمام ربع مسکون را مسافر است ...... در ابتداء حال در مدرسه نظامیه بغداد در حلقه درس شیخ الشیوخ العارف ابوالفرج ابن الجوزی به تحصیل مشغول بود و بعد ازان به علم باطن و سلوک مشغول گشته و مرید شیخ الشیوخ عبد القادر گیلانی است و در صحبت شیخ عبدالقادر عزیمت حج نمود...به طرف روم و هند رفته ''- تذکرة الشعرا ، دولت شاه ، ص ۸۹ -

که شور غزل در جهان انداخت ، اگرچه پیش از شیخ هم قدما راه غزل کم کم رفته اند اما کم لطف ، شیخ غزل را نمک دیگر بخشید ، لهذا دیوان او را نمکدان گویند و من انقامه :

دوست می دارم من این نالیدن جان سوز را
تا بهر نوعی که باشد بگذرانم روز را
دیگری را در کمند آور که ما خود بنده ایم
ریسمان در پای حاجت نیست دست آموز را

غیرت نگذارد که بگویم که مرا کشت
تا خلق ندانند که معشوق کدام است

گر بمیرد عاشقی در بند دوست
سهل باشد زندگانی مشکل است

خواهی که دگر حیات یابم
یکبار بگو که کشتهٔ ماست

ای ساربان آهسته ران کارام جانم می رود
آن دل که با خود داشتم با دلستانم می رود

در رفتن جان از بدن گویند هر نوعی سخن
من خود بچشم خویشتن دیدم که جانم می رود

شب عاشقان بیدل چه شب دراز باشد
تو بیا کز اول شب در صبح باز باشد

پدر که چون تو جگر گوشه از خدای خواست
خبر نداشت که دیگر چه فتنه می زاید

در طالع من نیست که نزدیک تو باشم
می گویمت از دور دعا گر برسانند

کافران از بت بیجان چه تمتع دارند
باری آن بت نپرستند که جانی دارد

رها نمی کند ایام در کنار منش
که داد خویش ستانم ببوسه از دهنش

من آن نیم که حلال از حرام نشناسم
شراب با تو حلال است آب بی تو حرام

شاخی که سر بخانهٔ همسایه می برد
تلخی برآورد مگر از بیخ برکنی

چه خطا ز بنده دیدی که خلاف عهد کردی
مگر این که من ضعیفم و تو دستگاه داری

سلطان ، علی قلی خان شیبانی :

سلطان تخلص علی قلی خان شیبانی است - چون همایون پادشاه بایران رفت و برگشت و برادرش بهادر خان در رکاب همایونی به هند آمد ند و در عهد اکبر پادشاه بدوجه امارت رسیدند - هر دو برادر بصفت سخاوت و شجاعت اتصاف داشتند و دران دولت مصدر امور عظیمه گردیدند - علی قلی خان مخاطب به خان زمان شد و بایالت جونپور سرفرازی یافت ، آخر طریق بغی پیمود و با پادشاه صف قتال آراسته خود با برادر در سنه اربع و سبعین و تسعمائه بقتل رسید - طبع موزون داشت، او می گوید :

صبا بحضرت جانان بآن زبان که تو دانی   نیاز مندی من عرض کن چنان که تودانی

بروز مرگ جز چشم تر من   سیه پوشی نباشد بر سر من

بهادر خان نیز شعر می گفت - ازوست :

ترک سر کردن بمیدان شیوهٔ مردان بود
مشکل است این کار اما پیش مرد آسان بود
ای بهادر در جهان هر باغ دارد میوهٔ
میوهٔ باغ شجاعت خنجر و پیکان بود

سلطان سپلکی :

سلطان سپلکی (۱) ، سپلک موضعی ست از قندهار - قلندر ، آزادوشی بود ، از وطن به هند آمد و با علی قل خان خان زمان بر خورد و قصیدهٔ در مدح او گذرانید - خان هزار روپیه و خلعت به او فرستاد و خواهش نمود که سلطان تخلص را بمن باید گذاشت - او قبول ننمود و جایزه را رد کرد - خان به تهدید پیش آمد - او گفت زهی سعادت من که شهادت یابم - چون تهدید از حد گذشت مولانا علاء الدین لاری استاد خان گفت غزلی از دیوان مولانا جامی که در مجلس حاضر بود درمیان باید آورد اگر بدیهه جواب گوید از سر او باید گذشت و الا هرچه اراده است به عمل باید آورد ، چون دیوان را کشادند این غزل برآمد :

دل حطت را رقم صنع الهی دانست   بر سر ساده رخان حجت شاهی دانست

سلطان در بدیهه غزل گفت که مطلعش این است :

هر که دل را صدف سر الهی دانست   قیمت گوهر خود را بکماهی دانست

خان بسیار خوش حال گردید و صله اضعاف و مضاعف داد و باعزاز باز گردانید لکن او دیگر پیش خان نتوانست بود ، بی رخصت از آنجا برآمده بدکن رفت -

سیری سجاوندی :

سیری سجاوندی در اکثر فنون ماهر بود ، بمکه رفت و از آنجا به هند آمد و فیضی از سر چشمهٔ احسان خان اعظم اکبری برداشت و همین جا سال نهصد و هفتاد و نه سپهر عالم بالا کرد - ازوست :

۱- خزانه عامره ، ص ۲۵۹

نه بهر درد چشم آن نرگس بیمار می بندد در رحمت بروی عاشقان زار می بندد

ناصح مگو برای بتی نا سزا مرا دیگر مکن عذاب برائی خدا مرا

سپاهی اندجانی :

سپاهی، نبیرهٔ خواجه کلان بیگ اندجانی است که مذکور خواهد شد - باقتضای تخلص خود سپاهی بی نظیر بود و در عین جوانی در شهر آگره سال نهصد و هفتاد و هشت گرفتار اجل گشت ، از اوست :

چو بهر کشتن من آمدی ملاحظه چیست به بند چشم مرا گر ترا حجابی هست

سپهری ، میرزا بیگ :

سپهری (۱) ، میرزا بیگ برادر زادهٔ خواجه جهان امین الدین هروی وزیر اکبر پادشاه است ، بعد فوت عم خود که در سال نهصد و هشتاد و دو بوقوع آمد ، چون سرمایه توکل بهم رسانیده بود ، پهلو از ملازمت تهی کرده منزوی گشت و در سال نهصد و هشتاد و نه وا گذشت - طبع نظمی داشت ، ازوست :

از تبسم دفع زهر چشم خشم آلود کن کز نمک سازند شیرین چون بود بادام تلخ

سهمی بخاری :

سهمی بخاری ، وجهه تخلص این که پدرش تیرگر بود ، در عمر ده سالگی شعر گفت و مشق را به پختگی رساند و رسالهٔ بطرز ابواسحق اطعمه نوشت ، آخر حال به هند آمد و از خوان احسان اعظم میرزا عزیز کوکه حصه مستوفی بر گرفت - او کمان سخن می کشد :

پیش من از بهر آزار دل ریش آمدی
من چه بد کردم که با من این چنین پیش آمدی

۱- آتش کده آذر ، ص ۱۸۲

ساقی جزایری :

ساقی جزایری ، اصلش از عرب است و تولدش در مشهد مقدس ، پدرش شیخ ابراهیم فقیه مذهب شیعه بود و در مشهد مقدس توطن داشت. ساقی بقدر تحصیل علم‌کرده خوش طبع شیرین کلام بود - از وطن خود بدکن افتاد و از دکن در عهد اکبری به هند آمد و از هند به بنگاله رفت ، او می گوید :

زجانم گاه گریه گاه درد آلود بر خیزد
بلی چون آب بر آتش فشانی دود بر خیزد

آزرده دلم از ستم یار نه گردد
تا باعث خوش حالی اغیار نه گردد

طپد دلم که مبادا بخوابش آمده باشی
به پیش من چوکسی مضطرب ز خواب در آید

سقا ، بهرام :

سقا (۱) بهرام نام از ولایت ماوراء النهر است و از مریدان سلسلهٔ شیخ حاجی محمد جنوشانی مرد فانی درویش مشرب خالی از جذبه نه بود پیوسته در کوچه های آگره با شاگردی چند آب فی سبیل الله بخلق می رساند و دران حالت زبان او از اشعار آبدار تر بودی - یکی از پیرزاده های او از ولایت به هند آمد - هر چه داشت و نداشت نیاز پیرزاده کرده بقدم تجرید راه سرندیپ پیش گرفت و در اثنای راه مشت خاک خود را به سیلاب فنا داد. شعر بزبان فارسی و ترکی می‌گفت - چند دیوان جمع کرده بود ، هر مرتبه که جذبه برو غلبه می آورد می شست - آنچه باقی مانده هم دیوانی ضخیم است. او می‌گوید :

اساس پارسای را شکستم تا چه پیش آید   سر بازار رسوائی نشستم تا چه پیش آید

بخال عارضش در هر نظر حیرانیی دارم   بدور نقطه چون پرکار سرگردانیی دارم

۱- نتائج الافکار ، ص ۳۳۸

سرمدی ، محمد شریف :

سرمدی ، محمد شریف اصفهانی ، طالب علم منتهی بود ، به هند آمد و مدتی در درگاه اکبر پادشاه کام دل اندوخت و رفته رفته ترقی نمود و چندی با راجه مان سنگھ به عهدهٔ بخشی‌گیری بنگاله قیام داشت و در خمس عشر و الف بعالم سرمدی شتافت طبع موزون داشت ، او می گوید :

دل نیست که مابه سینه داریم   بتخانهٔ کافر فرنگی ست

تا تیغ ناز آن بت مغرور شد بلند   صد گردن نظارگی از دور شد بلند

سنجر ، میر :

میر سنجر (۱) خلف میر رفیعی کاشی ، سنجر ایران معانی است و سلطان ممالک سخندانی - در عهد اکبر پادشاه به هند آمد و از نوازش خسروانی سرفرازی حاصل کرد و بعد چندی به دکن رفت و در ظل عنایت ابراهیم عادل شاه والی بیجاپور قرار گرفت - در همین ایام فرمان شاه عباس ماضی با خلعت فاخره بنام او صادرگردید ، اما پیش از وصول آن یرلیغ اجل نامزد او شد فی سنه احدی و عشرین و الف ، او رایت سخن می افرازد :

نه تاب دیدن و نے طاقت شکیبائی ست   تو چون نقاب‌کشی رحم بر تماشائی ست

هرکه دل های پریشان به سر زلف تودید   گفت در بند غریبان وطنی ساخته اند

از آب زر بخنجر شیرویه نقش بود   کاین را نسب به تیشهٔ فرهاد می رسد

به سنگ مرقد فرهاد نقش بود همین   که آرزوی جهان بردم و جوان رفتم

۱- خزانهٔ عامره ، ص ۲۵۹
کلمات الشعرا ، ص ۴۷

سیرتی ، محمد حسین :

محمد حسین غفاری قزوینی از اعیان قزوین و خوش نویسان بی قرین است - به هند آمد و در ملازمت شاهزاده پرویز بن جهانگیر پادشاه بمنصبی سرفراز گشت و بعد فوتش چندی به بنگاله و ایامی در پتنه اقامت نمود، آخر بمکه معظمه شتافت. او می گوید:

زبس ز اهل جهان خاطرم گریزان است   بخانه که سری می کشم گریبان است

از بس بر آستان تو شب ها فتاده ام   چون نقش پای خویشتن از پا فتاده ام

سامری :

سامری ولد حیدری تبریزی که گذشت ، بصیغهٔ تجارت به هند آمد و ایامی بخدمت عبدالرحیم خان خانان بسر برد - از اوست :

مشهور تر ز رشکم و معروف تر ز عار   در حیرتم که بهر چه مستور مانده ام

سعدا اردستانی :

سعدا اردستانی به هند آمد و مدتی در گلزمین دکن گزرانده و بایران مراجعت کرده فوت شد - نصرآبادی گوید شعرے بغیر ازین قصیده که در مدح شاه عباس ماضی گفته ازو مسموع نشده - انتهی - نصرآبادی تمام قصیده آورده ، مطلعش این ست :

ای بصد معنی ز شاهان جهانت برتری   برتو شاهی ختم و برخورالبشر پیغمبری

سایر اردوبادی :

سایر (۱) اردوبادی ، از دیار خود به هند آمد و همین جا سبیل آخر پیمود - از وست :

۱- تذکره نصرآبادی، ص ۲۸۱ : " از حضرت میرزا صائبا مسموع شد که مشهدیست " -

کلمات الشعرا ، ص ۴٦ : شاعر خوش خیال بوده ، در هند نیامده -

کس در ره عشق محرم راز نه گشت ساير تو چو هيچ کس نه پيمود اين دشت
عاقل بکنار آب تا پل می جست ديوانه پا برهنه از آب گذشت

سامعا مازندرانی :

ساما (۱) مازندرانی ، مرد دردمندی بود ، به هند آمد و مدتی درين جا مانده با صفهان مراجعت کرد - ازوست :

بی تعلق شو که در هر کام آسايش کنی خواب در هر جا که گيرد بی نوارا منزل است

ستار ، محمد صالح :

ستار (۲) محمد صالح تبريزی ، خوش فکر بود - در عهد شاهجهان پادشاه به هند آمد و با مقيم خان ابهری ديوان بنگاله بسر می برد و بعد به اعتقاد خان پسر آصف خان پيوست و همين جا فوت شد - از وی می آيد :

اگر اسير سيه جردهٔ شديم بجاست دل شکستهٔ ما موميائی می خواست

چه شد گر غير از من زود تر تسخير کرد او را سگ از صياد دايم پيشتر می گيرد آهو را

کبابم می کند در می پرستی همت مينا که گر يک ساغرش کمتر دهی زنار می بندد

سالک يزدی :

سالک (۳) يزدی ، سالک مسالک خوش مقالی است و ناهج مناهج نازک خيالی - بدايت حال در شيراز شانه رنگ می کرد ، آخر در کسوت فقر جانب اصفهان

۱- تذکره نصر آبادی ، ص ۳۸۱

۲- کلمات الشعرا ، ص ۴۷

۳- تذکره نصر آبادی ، ص ۴۲۹ - آتش کده آذر ، ص ۲۷۵

رفت و چندی در آنجا گذرانیده بولایت دکن آمد و ملازم عبدالله قطب شاه والی حیدرآباد شد. چون طایفهٔ مغلان را ازانجا برآوردند به شاهجان آباد رفت و بذریعه ملا شفیعا دانشمند خان یزدی که هم وطن او بود در سنه سته و ستین و الف بملازمت صاحب قران ثانی شاهجهان رسیده نوازش یافت و در زمرهٔ مدحت طرازان شاهی منسلک گشت و سرمایه رفاه بهم رسانید ، اتفاقاً اسباب او را دزدی برد و بعده عنقریب وفات یافت ـ شاگرد حکیم رکنا کاشی ست ، چنانچه می گوید :

تخلص از مسیح وقت دارم سالک مجذوب
خوشم روز قیامت جان باین القاب بر گردد

نازک تر است از گل روی تو خوی تو
نتوان دلیر کرد تماشای روی تو
پیشم نشستهٔ و من از ذوق انتظار
چشمی براه دارم و چشمی بروی تو

شب تاریک وروز روشن از گردون نمی خواهم
شب مهتاب و روز ابر باید می پرستان را

چرا طلب کنم از منعمان بخشنده
کدام حاتم طائی به از خدای من است

هزار بوسه ز لعل تو می توان دزدید
شبی که دست تو چون غنچه در حنا خفته است

ز پریدن کبوتر همه تن در اضطرابم
که کجا نشسته باشد بکجا رسیده باشد

جهان بسیار بی باک است و من بسیار بی پروا
بکار او نمی آیم بکار من نمی آید

بلوح خشت سر خم نوشته اند این حرف
که خاک کوی خرابات عالمی دارد

سالک قزوینی :

سالک (۱) محمد ابراهیم قزوینی ، ره نورد جادهٔ معانی و تیز رو طریق خوش بیانی است ، از مجلسیان میرزا جلال اسیر بود - چندی در اصفهان اقامت داشت ، از آنجا به هند آمد و سیر کنان بکشمیر رسید و مثنوی مشتمل بر سرگذشت خود بنظم آورد و او را با سالک یزدی بنا بر اشتراک تخلص نقاری بود ، چنانچه می گوید :

مرا گر سالک یزدی نویسد خصم بی معنی نویسد کو کجا طوطی هم آواز زغن باشد

سالک در هند بتوسل قدسی و کلیم سرمایه جمعیتی بهم رسانده بوطن مانوس مراجعت نمود - اقارب او اندوخته او را همه را کشیدند، ناچار دوباره به هند آمد و مدتی اقامت گزیده باز به قزوین رفت و همانجا فوت شد - او رنگ سخن می ریزد :

هزار شکر که ایام تنگ دستی ها چنان گذشت که نشناخت هیچ‌کس مارا

ای بسا محنت که راحت می کند آزار را می تواند خار هم از پا بر آرد خار را

هم سایهٔ بد مباد کس را دل حال مرا خراب دارد

استخوان من و مجنون بتفاوت بردار ای هما چاشنی درد فراموش مکن

خوش آن نشاط که شب ها بروشنای ماه تو مست باشی و من بر رخت نظاره کنم

این قدر ها نبود خوبی گل هر چه کرد اشتیاق بلبل کرد

۱- " هر دو کامل و استاد فن ، اما غیرت این قدر نداشتند که یک تخلص را دو کس چرا اختیار کرده اند " - کلمات الشعرا ، ص ۴۵ -
تذکره نصرآبادی ، ص ۲۲۸ -
آتش کدهٔ آذر ، ص ۲۲۹ -

سلیم، محمد قلی :

سلیم ، (۱) محمد قلی طرشتی ، از طبقهٔ اتراک و صاحب طبع چالاک ، ابتدای حال با میرزا عبدالله وزیر لاهیجان بسر می برد ـ در آن ایام مثنوی رنگینی در تعریف لاهیجان انشا کرد ، چون به هند آمد مثنوی مذکور را تغیر داده بنام کشمیر ساخت ، در صعوبت راه کشمیر گوید :

بسامان رفتن این راه زشت است مجرد شو که این راه بهشت است

بعد ورود هند دامن دولت میر عبدالسلام مشهدی بدست آورد و بیمن عنایات او بر سلم اعتبار و اقتدار برآمد ـ میر عبدالسلام مشهدی از عمده امراء شاهجهانی بود ـ در عهد شاهزادگی بمنصب مناسب و خطاب اختصاص خان اختصاص داشت و بعد جلوس نخست بخشی دوم گشت ـ بعد زان ناظم گجرات سپس ناظم بنگاله و عقب آن بوالا پایهٔ وزارت و خطاب اسلام خان مباهی شد و چون نوبت وزارت به سعدالله خان رسید پادشاه او را ناظم دکن فرمود و در زمان حکومت اینجا سنه سبع و خمسین و الف جهان گزران را وداع کرد ـ مقبره او در سواد اورنگ آباد مکان دل کشائی است ـ محمد قلی سلیم شرط رفاقت بجا آورد و در سالی که اسلام خان فوت شد ، او هم در کشمیر چشم از زندگانی پوشید و در دامن کوهی که مشهور به تخت سلیمان است مشرف بر تالاب دل به فتح دال مهمله مدفون گردید ـ دیوان سلیم بین الجمهور متداول است ـ او می گوید :

آنکه در پیری می عشرت به ساغر می کند
در کنار بام مستی چون کبوتر می کند

اشاره ایست که از باده سیر نتوان شد
وگرنه مست کجا رغبت کباب کجا

۱ـ تذکره نصرآبادی ، ص ۲۲۷ ـ کلمات الشعرا ، ص ۴۵ ـ
نتائج الافکار ، ص ۳۳۲ ـ

نتوان کام بزور از لب معشوق گرفت
گر میسر شدی این کار زلیخا می کرد

هر کجا زمزمهٔ مرغ سحر خیزی خاست
نیک چون گوش نهادیم دعا گوی تو بود

خوش آن مستی که چون گل در گلستان چهره بکشاید
درآیم غافل از دنبال و چشم باغبان بندم

سعیدا گیلانی :

سعیدا گیلانی (۱) شاعر بے بدل و تائید یافتهٔ استاد ازل است ـ در عهد جهانگیر پادشاه به هند آمد و در سلک ملازمان سلطانی انتظام یافت ـ و در عهد صاحب قران ثانی شاه جهان بخطاب بی بدل خان و داروغگی زرگر خانه امتیاز گرفت و تخت مرصع شاهجهانی موسوم به تخت طاؤسی به اهتمام او در مدت هفت سال بصرف مبلغ یک کرور روپیه که سی صد و سی و سه هزار توامان رائج عراق عجم و چهار کرور خانی رائج ماوراءالنهر است صورت اتمام گرفت و سعیدا بجلدوی آن بزر سنجیده شد و چون نادر شاه قهرمان ایران در سال هزار و صد و پنجاه و یک بر شاه جهان آباد استیلا یافت آن تخت را بایران برد و بعد ازان باو و رئیس مرهته دکن نوزدهم ذی الحجه سال هزار و صد و هفتاد و سه بر شاهجهان آباد مسلط شد و جمیع کارخانجات پادشاهی را متصرف گشت ، درین وقت اگر آن تخت درین جا می بود آن هم بتصرف باو میرفت خوب شد که تخت چنینی از پادشاهی به پادشاهی رسید آخرآن تخت نماند ـ بعد قتل نادر شاه مردم آن را شکستند و جواهر آن را متفرق ساختند :

آن قدح بشکست و آن ساقی نماند

آورده اند که بیست و نهم ذی القعده سال هزار و چهل و دو صاحبقران ثانی دو فیل دمان را بجنگ انداخت و خود با شاهزادها متوجه تماشا شد ، فیل بد مست

۱ـ خزانهٔ عامره ، ص ۲۶۲ (ماخذ)

جانب شاهزاده اورنگ زیب که در سن چارده سالگی بود ، دوید ، شاهزاده عنان اسپ را استوار داشته از جا نجنبید و چون فیل نزدیک رسید بزخم نیزه آن دیو نژاد را مجروح گردانید ، آن خشم گین بعد خوردن جراحت بر اسپ شاهزاده دندان اسپ را در غلطانید ، شاهزاده از پشت زین بروی زمین آمد و به چستی و چالاکی دست بر قبضهٔ شمشیر کرده برخاست - صاحبقران ثانی خود و مردم رکاب بر سر شاهزاده رسیدند و فیل از هیبت موکب سلطانی بدر رفت و شاهزاده از چنین بلائے سیاه محفوظ ماند - سعیدا گیلانی این ماجرا را در سلک نظم کشید و بزر سنجیده شد - و مبلغ هم سنگش که پنج هزار روپیه بود باو عنایت گردید - این ابیات ازان مثنوی ست :

بمردی ز جا یک سر مو نه شد | ز پیش چنان سیل یکسو نه شد
به تمکین سرشته ز بس جوهرش | نجنبید جز نبض از پیکرش
به تکلیف فطرت دلیری نمود | بسنی که تکلیف بروی نه بود
درین سن اگر بودی افراسیاب | همی گشتی از دیدن فیل آب

آنی که سریرت آسمان پایه بود | بر ملک جهان عدل تو پیرایه بود
تا هست خدا تو نیز خواهی بودن | زیرا که همیشه ذات با سایه بود

سروری ، محمد قاسم کاشانی :

سروری ، محمد قاسم کاشانی ، تتبع زبان فرس بسیار کرده و "مجمع الفرس" نام فرهنگی تالیف نموده - میر آزاد در "یدبیضا" می نویسد که نسخهٔ از فرهنگش پیش فقیر هست که بر حواشی آن الحاقات بسیار بخط مصنف مرقوم است - و در آخر نسخه قریب یک صفحه ابیات خود نوشته - ازان جمله است این رباعی :

بی دست طلب بدامن پیر زدن | کس را نشود مقام عرفان مسکن
چون رشته که نکشود رهش تا ننهاد | سر بر قدم راست روی چون سوزن

و تاریخ کتابت آن ابیات هندسه مطابق سنه بست و ثلاثین و الف نوشته - مخفی نماند که سروری شارح گلستان شیخ سعدی بزبان عربی غیر سروری کاشانی است - شارح گلستان سروری رومی ست نامش مولانا مصطفیٰ بن شعبان صاحب کشف الظنون در ذکر شراح گلستان و بوستان سال وفاتش سنه تسع و تسعین و تسعمائه و در ذکر شراح مثنوی روم سنه الف نوشته -

سکوتی اصفهانی :

سکوتی اصفهانی از اقربا ٔ میرزا صادق مولف ''صبح صادق'' است ـ در عهد شاهجهانی به هند آمد و دریں جا بسر می برد و همیں جا فوت شد ـ ازوست :

آلوده بخونم چه کنی تیغ نگاهت مارا غم سر نیست ولیکن غم تیغ است

سرمدکاشی ، محمد سعید :

(۱) سرمد کاشی ، نامش محمد سعید است ، یهودی بود بدولت اسلام مشرف شد و در خدمت شیخ بهاؤالدین آملی و میر محمد باقر داماد فی الجمله کسب فضایل کرد ـ و در سنه اربع و اربعین و الف قصد هند نمود و وارد بندر تته شد و در آنجا عشق ابی چند نام هندو پسری او را به شورش آورد ـ چون جذب کامل داشت معشوق را جانب خود کشید ـ پسر هم مثل عاشق مسلمان شد و نور جمال را با نور اسلام جمع ساخت و از همه گذشته با عاشق موافقت کرد و همراه او بجهان آباد آمد ـ دارا شکوه که با فقراء مجانین سری داشت با او اعتقاد بهم رسانید و پیش پدر یعنی شاهجهان پادشاه تعریف او کرد ـ پادشاه عنایت خان آشنا را فرستاد تا حالت او را در یافته بعرض رساند ـ چون سرمد برهنه مکشوف العورة می گشت از پیش او بر گشته حالت او را باین بیت معروض داشت :

بر سرمد برهنه کرامات تهمت است
کشفی که ظاهر است ازو کشف عورت است

پادشاه حرف خوبی گفت که بیک گز کرپاس دهان خلق را می توان بست و چوں سلطان اورنگ زیب بر تخت نشست علما بقتل او فتوی دادند ـ مشهور است که ملا عبدالقوی باو گفت ـ چرا برهنه می باشی ، او جواب داد که شیطان قوی است ـ آخر او را به قتل رسانیدند (۲) و ایں ماجرا در جهان آباد سنه سبعین و الف بوقوع رسید ـ ایں مصراع تاریخ یافته اند :

۱ـ آتش کده آذر ، ص ۲۲۹ ـ نتائج الافکار ، ص ۳۲۲ ـ کلمات الشعرا ، ص ۵۰ ـ مقالات الشعرا ، ص ۳۰۰ ـ

۲ـ ایں واقعه درسال چهارم جلوس عالمگیری سنه ۱۰۷۲ ه اثنین و سبعین و الف رو داده ـ (نتائج الافکار ، ص ۲۳٦)

''بود مقبول سرمد مقتول'' ۱۰۷۰ھ

قبر او قریب مسجد جامع است ـ سرمد خوش فکر می کرد ـ ازوست :

سرمد غم عشق بوالهوس را نه دهند　　سوز دل پروانه مگس را نه دهند
عمری باید که یار آید به کنار　　این دولت سرمد همه کس را نه دهند

پیغمبری و پیام را فهمیدیم　　فرمود: هر امام را فهمیدیم
از هر چه طلب کنند حق مطلوب است　　ما حاصل کلام را فهمیدیم

اما ملا عبدالقوی مخاطب به اعتماد خان از امراء سلطان اورنگ زیب بود و نهایت تقرب داشت ، آخر در سنه سبع و سبعین و الف بر دست مجهولی کشته شد و انتقام خون سرمد از شمشیر غیب به ظهور رسید ـ

سکندر ، محمد رضا :

سکندر ، محمد رضای مازندرانی برهنمونی خضر طالع وارد ظلمات هند شد و به آبحیات کامیابی سیراب گردید ، او آئینهٔ سخن می سازد :

خاکستر پروانه عزیزست سکندر　　با دامن پیراهن فانوس نه بندیم

نسیم زلف اگر بگذرد به مردم دهر　　بآهوان ختن پس دهند کالا را

سلیما طهرانی :

سلیما (۱) طهرانی طالب علم منتهی بود ، مدتی در اصفهان در شاگردان خلیفه سلطان انتظام داشت و دران عهد شیخ الاسلام طهران شد و چون نوبت وزارت میرزا مهدی رسید معزول گشت و از صدمات پریشانی به هند آمد و همین جا در گذشت ـ در وقت قصد هند گفته :

شب را برای راحت تن آفریده اند　　در هند می توان دو سه روزی نفس کشید

۱ـ تذکره نصر آبادی ، ص ۱۸۴

سابق ، ملا علی نقی :

سابق ملا علی نقی پسر ملا محمد صالح مازندرانی و برادر ملا محمد سعید اشرف ، بعد فوت برادر به هند آمد و اعتباری بهم رسانید و عنقریب در گذشت ـ از وست :

ما ز بیداد تو هر دست که بر سر زده ایم
حلقهٔ بهر تماشای تو بر سر زده ایم
آسمان در جهان نقش رخ ما دارد
بسکه از شرم گنه بوسه به هر در زده ایم

سابق ، حاجی فریدون اصفهانی :

سابق ، حاجی فریدون اصفهانی از قوم اتراک است به سعادت حج فائز شده بدیار خود برگشت و در عهد سلطان اورنگ زیب به هند آمد و با ناصر علی ملاقات کرد ، رقعهٔ ناصر علی بنامش در سفاین مردم یافته می شود .. او از تلامذه میرزا صائب است ـ دیوان مختصری ازو بنظر رسیده ـ خوش خیال است ، او می گوید :

چون صنوبر بار دل بر ما گرانی می‌کند آه گر می بود زیر بار منت دوش ما

بیه‌ماغم خانه آرائی نمی آید ز من سیل گاهی‌می‌کند جاروب این کاشانه را

هر که دیدم من ازین دشمن جانی دیدم غیر دل با دگری روز جزا کارم نیست

جاده نظار قدمت کردم و خجلت دارم چه کنم گرد سرت عالم درویشی است

ساکت ، میرزا محمد امین :

ساکت میرزا محمد امین ولد میرزا مومن که از کدخدایان معتبر تبریز بود ـ اما مدتی در مشهد مقدس توطن داشت : از آنجا در عهد شاهجهان پادشاه به هند آمده داخل بخشیان سرکار والا شد و هزاری منصب یافت و همین جا فوت کرد ـ میرزا محمد امین بعد فوت پدر به هند آمد و در سلک منصب داران عالمگیری داخل گشت و

متعینه شایسته خان ناظم بنگاله گردید - ساکت تخلص عنایت کردهٔ میرزا صائب است ، او می گوید :

چه نویسم ای جفا جو ز دل خراب بی تو
که نه بوده است کارش بجز اضطراب بی تو
تو و جلوه ها که هرگز نرسد بیادت از من
من و چشم خون فشانی که نکرده خواب بی تو

سخا ، میرزا زاهد علی خان :

سخا ، میرزا زاهد علی خان خلف‌الصدق میرزا اسعدالدین لاری است که در عهد سلطان حسین میرزای صفوی سالها ضابط مالیات بنادر فارس بود و ایالت لار نموده خود را به هند کشید و ملازمت فردوس آرام گاه محمد شاه نمود و به منصبی شایسته و خطاب خانی سرفراز گشت و برهان الملک سعادت خان نیشاپوری ناظم صوبهٔ اوده بسیار اعزاز و اکرام او بعمل آورد، آخر در دهلی بر زنی کشمیری عاشق شد- کشامره با خدمتگارانش ساخته مسمومش کردند ، بسیار خوش خلق کوچک دل بود و شعر نمکین انشاء می کرد - ازوست :

هجر دل سوز تو شرمندهٔ احسانم کرد
دیده از بس گهر اشک بدامانم کرد
سرگذشت شب هجران توگفتم با شمع
آن قدر سوخت که از گفته پشیمانم کرد
زلف او بود سخا حاصل سرمایهٔ عمر
شانه آخر زکفم برد و پریشانم کرد

نشه درباده ، گهر در صدف و بو در گل
آن قدر لطف ندارد که تو در خانهٔ ما

شدم موئی و باز این آرزوگرد دلم گردد
که‌کردم گرد سر چون رشتهٔ گلدسته خوبان را

سروکار ما فتاده به بتی که بعد مردن
نه رود ز رهگذاری که غبار ما نشسته

حرف الشین

شهیدی قمی :

شهیدی (۱) قمی ملک الشعرای سلطان یعقوب و سخن آفرین بدیع‌الاسلوب است، اما خود پسند بود و شعر دیگری را در میزان اعتبار نمی سنجید - لهذا بعد فوت سلطان مجال اقامت دران دیار نیافته بگجرات آمد و ازانجا جانب دکن شتافت و در خدمت اسمٰعیل عادل شاه منزلتی حاصل کرد و بعد چندی باز به گجرات رفته فروکش کرد و در سنه خمس و ثلاثین و تسعمائه همان جا در گذشت - عمرش قریب صد سال بود - تذکره نویسان وفات او در سال مذکور نوشته اند ، اما صاحب تاریخ فرشته در وقایع اسمٰعیل عادل شاه مطابق سنه ست و ثلاثین و تسعمائه در آنجا که قلعه بیدر را مفتوح ساخته و خزائن سلاطین بهمنیه را بدست آورده می نویسد که آنگاه مولانا شهیدی شاعر قمی که از کمال شهرت از تعریف مستغنی است و دران مدت از خطه گجرات آمده بود و بواسطه سمت شاعری کمال تقرب نزد سلطان پیدا کرده حکم فرمود که بخزانه رفته آن قدر زر احمر که حملش مقدور باشد بردار و مولانا از رنج سفر فی‌الجمله ضعف و ناتوانی داشت بعرض رسانید که روزی که از گجرات متوجه این درگاه می شدم دو چندان این قوت داشتم چه باشد که بعد از چند روز که آن توانائی عود نماید ، برین خدمت روح پرور سرفرازگردم - سلطان سخن پرور نکته گذار لب به تبسم شیرین‌کرده گفت نشنیده : که آفت هاست در تاخیر طالب را زیان دارد.

باید که دو دفعه بخزانه رفته آنچه از دست براید تقصیر نه کنی و وقت فرصت غنیمت شماری چون این حکم عین مدعای مولانا بود شگفته و خندان از مجلس برخاسته دو کرت بخزانه شتافت و همیانهائی بیست و پنج هزار هون طلا بیرون آورد ، چون خازن این خبر به سمع پادشاه رسانید فرمود مولانا راست می گفت که من قوت ندارم و نزاکت این کلام بر ارباب ادراک واضح و روشن است چه گویم جانب خوش طبعی منظور است و هم جانب همت - انتهی کلامه - این چند قطره خون شهیدی است :

۱- مرد درویشی بود ، چند سال قبل ازین به اصفهان آمده به هند رفته دران جا فوت شد - تذکره نصر آبادی ، ص ۳٦۷

خزانه عامره ، ص ۲٦۴ (ماخذ) - نتائج‌الافکار ، ص ۳٦٦

چه شد یارب که امشب درد من تسکین نمی یابد
ز بیتابی سرم می گردد و بالین نمی یابد

تیرت گذشت از تن همچون هلال من
این هم گذشت فکر دگر کن بحال من

رقیب از آتش هجرش من مهجور می سوزم
نمی سوزی تو از نزدیک و من از دور می سوزم

بستم به زلف یار دل داغ داغ را
آویختم بجای بلندی چراغ را

چو ابر من به هوای تو از جهان رفتم
گلی نچیدم و گریان ز گلستان رفتم

بر سرخ جامهٔ نظر از دور دوختم
پنداشتم توئی تو نبودی بسوختم

شاپور طهرانی :

شاپور طهرانی(۱) ولد خواجگی است و خواجگی برادر اصفهانی محمد شریف هجری پدر اعتماد الدوله جهانگیری بود ـ شاپور اول فریبی تخلص می کرد ، آخر شاپور قرار داد، مگر بطریق تجارت به هند آمده و بواسطه قرابتی که با اعتماد الدوله داشت مقضی المرام بدیار خود برگشت ـ خان آرزو گوید مثنوی شیرین و فرهاد شروع نموده توفیق تمام

۱ـ "همشیره زاده ملا امیدی و جعفر خان که در هند کمال اعتبار داشت ، همشیره زادهٔ آقا شاپور است ـ در فن قصیده کمال دست دارد" ـ تذکره نصر آبادی ، ص ۲۳۷ـ

"به هند رفته و در آنجا از دولت سلطان سلیم و امرای عظام او خصوص میرزا جعفر آصف خان قزوینی رتبه مصاحبت یافته به انعامات سرافراز و بعد از مراجعت به وطن به دارالبقا شتافته"ـ

"شاه پور بن محمد"ـ نتائج الافکار ، ص ۳۶۲ـ
آتش کده آذر ، ص ۲۱۸ـ

نیافت اما هر قدر که گفته بسیار بامزه گفته - دیوان او قریب پنج هزار بیت است - شاپور تصویر سخن می کشد :

هم نفس از هستیم جز شعله در بستر نه دید
آنکه شب دید آتشم ، امروز خاکستر نه دید

دماغم نکهتی پیراهنی بشنید و بد خو شد
بآن غایت که می گوید دهان غنچه بو دارد

شاپور خسته گفت ز احوال خویشتن
درد دل آنقدر که مرا درد سر گرفت

گر مهر تو بیرون رود از سینهٔ مردم
در شهر کسی را بکسی کینه نماند

همدم یار گر فرشته بود
شرط عشق است بدگمان بودن

شجاعی ، حکیم سیف‌الملک دماوندی :

شجاعی حکیم سیف الملک دماوندی در عهد اکبر پادشاه به هند آمد و در چند سال در زمان وکالت بیرم خان و بعد ازان هم با اعتبار بود - آخر بولایت مراجعت نمود - خوش طبع ، شیرین سخن ، هجو گو بود و در فن طبابت دستی داشت ، اما بمعالجهٔ مریضیکه تشریف می برد جان آن بیچاره باستقبالش بیرون می آمد - لهذا بین‌الظرفا بسیف الحکما مشهور بود ، این جوهر ازان شمشیر است :

تار زلف افتاده بر رخسار جانان من است
یا مگر بر روی آتش رشتهٔ جان من است

دانی که چه باشد الف اول اقلام
باشد ذکر خواجه که در دست غلام

شعوری هروی :

شعوری هروی اصلش از هرات است، اما اکثر در کابل بسر می برد ـ طالب علم بود ، فن سیاق خوب می دانست ، آخر از کابل به مکه رفت و از آنجا به هند آمد و از درگاه اکبر پادشاه موازی دو هزار بیگه زمین بطریق مدد معاش در راه چپرکهته که قریب قنوج واقع شده انعام یافته بمحاصلات آن اوقات می گذرانید ـ در آنجا کاروان سرائی بنا کرده که به سرای مغل مشهور است ـ درین ایام استماع افتاده که آصف الدوله ناظم صوبه اوده بن شجاع الدوله بن ابوالمنصور خان صفدر جنگ نیشاپوری کاروان سرای شعوری را شکسته سنگ های او را به بلدهٔ لکهنؤ نقل کرده در عمارت نو ساختهٔ خود صرف نمود ـ این دو بیت مثنوی از شعوری است :

غبغب آن دلبر ابرو هلال عکس هلالی است در آب زلال
نی که چو خورشید گرفت ارتفاع ماه عیان گشت ز تحت الشعاع

هزار گونه جفا می کند رقیب معلم ولی شعوری مسکین چه سان بروی تو آرد

شریف شیرازی ، خواجگی :

خواجگی شریف شیرازی به هند آمد و درگاه اکبر پادشاه تقرب بهم رسانید و در نظم و نثر قدرت بسیار داشت ـ اومی گوید :

تاریک باد کلبهٔ شخصی که هر نفس بر آفتاب خنده ندارد چراغ او

فنا نهایت کردار حق پرستان است ولی بعشق تو این شیوه اولین قدم است

شریف کاشی :

شریف کاشی از شعرای خوش فکر و معاصران محتشم کاشی است ـ خان آرزو نوشته به هند دکن آمده ـ ازوست :

من آن پروانه می خواهم که سوزد
ازان آتش که پنهان است در سنگ

خزان مباش که بر برگ و بر چمن روزی
بهار باش که شاخ گلی ببار آئی

راز این سینه به هر یار چسان گویم فاش
من که آهسته بخود گفتم و نقصان کردم

شراری ، عبدی بیگ همدانی :

شراری، عبدی بیگ همدانی، خواهر زادۂ هلاکی همدانی به هند آمد و چندی از درگاه اکبری فیضہا برداشت - آخر در زمرۂ فقر در آمده سر بمستی کشید ـ خان آرزو گوید ، با یران مراجعت نمود ـ این شرارها از آتش خانۂ اوست :

غمگین نشود طبع گل از نالۂ بلبل
فریاد گدا رونق بازار کریم است

عاشق آن نبود که از ده روزه هجر آید بجان
عاشق آن باشد که هجران را به هجران آورد

بر سر خوان محبت لقمۂ دیگر نه شد
غیر پشت دست حسرت روزی دلدادگان

شکیبی، محمد رضا :

شکیبی (۱) محمد رضا بن خواجه عبدالله اصفهانی از نژاد خواجه عبدالله امامی (۲) است که مولانا جامی احوالش در ''نفحات الانس'' می نویسد و او

۱- خزانه عامره ، ص ۲۶۷ (ماخذ)

۲- ''امامی خلف ارجمند خواجه امین الدین حسن باشد،، نتائج الافکار، ص ۳۷۱-

فرزند خواجه امین الدین حسن است که حافظ لسان‌الغیب او را یاد می فرماید و می گوید :

برندی شهره شد حافظ پس از چندین ورع لیکن
چه غم دارم که در عالم امین الدین حسن دارم

شکیبی در سنه نهصد و شصت و چار متولد شد، برخی علوم در شیراز و نبذی در اصفهان تحصیل نمود و به ارادهٔ هند در کشتی بساحل بندر چیول رسید و ازانجا بقصد ملازمت خانخانان که دران اوقات در گجرات بود متوجه گجرات شد - اتفاقاً خانخانان باگره آمده بود از گجرات باگره آمد و خانخانان را ملازمت کرد؟ و با او سیر ملک سند و دکن نمود و در سال هزار و شش از خانخانان مفارقت گزید و در سرونج از توابع مالوا وسهده بیماری صعب کشید و نذر کرد که اگر صحت یابد خود را بزیارت حرمین محترمین رساند - بیمن این نذر صحت دست داد و به جهت ایفای نذر سال هزار و دوازده عازم مکه شد و بعد نیل این سعادت در عرصهٔ سه سال از راه بندر سورت به هند مراجعت کرد و در برهان پور خان خانان را دریافت و در سال هزار و هجده التماس گوشه نشینی نمود - خانخانان برای او سیورغال جهد و صدارت صوبه دهلی از درگاه جهانگیری بر گرفت و باین تقریب در دارالخلافه دهلی به دلجمعی می گذرانید، تا (۱) در سال هزار و بیست و سه جهان گذران را وداع کرد - میر الهی همدانی گوید :

روز یکه کشید کلک تقدیر اله　　بر خاک شکیبی رقم طاب ثراه
گفت از پی تاریخ الهی ناگاه　　واویلا وا مصیبتا وا شوقاه

۱۰۲۳ھ

صاحب مآثر رحیمی می نویسد که چون ملا شکیبی عزم زیارت بیت الله نمود خانخانان هشتاد هزار روپیه برای سامان او بخشید - اتفاقاً بعد معاودت از حج

۱- ''در سنه ثلث و عشر و الف (۱۰۱۳ھ) در گذشت''- مقالات الشعرا، ص ۳۲۳- تاریخ شفیق مبنی بر صحت است از حواله مآثر رحیمی مرتب مقالات‌الشعرا صحت کرده -

کشتی ملا شکیبی تباهی شد و همه اموال بتاراج رفت ـ چون این خبر نواب کریم ابن الکریم مسمول بعبدالرحیم مخاطب بخانخانان رسید دوازده هزار روپیه دیگر فرستاده پیش خود طلبید. انتهی کلامه ـ شکیبی ساقی نامه بنام خانخانان در سلک نظم آورد و ده هزار روپیه صله بر گرفت ـ این دو بیت ازان است :

بیا ساقی آن آب حیوان بده
ز سر چشمهٔ خانخانان بده
سکندر طلب کرد لیکن نیافت
که در هند بود او به ظلمت شتافت

ای خدا جنس مرا از غیب بازاری بده
می فروشم دل به دلداری خریداری بده

شبهای هجر را گذراندیم و زنده ایم
مارا به سخت جانی خود این گمان نه بود

گر پرد مرغی ازان کو میرم از غیرت که باز
نامهٔ درد که آورده است و مرغ روح کیست

نمی آید شکیبی ظاهرا آن سنگدل بیرون
که بوی نا امیدی از در و دیوار می آید

دوشینه ره نیافت شکیبی به بزم یار
بیچاره پیش مدعیان شرم سار شد

امشب ز سرگذشت شکیبی دلم بسوخت
می گفت و می گریست بخود داستان خویش

لایق مجلس نیم لیک از برای چشم زخم
شاخ خشک نیز درکار است بستان ترا

شوقی ، میر محمد حسین :

شوقی (۱) ، میر محمد حسین از سادات ساوه و صاحب سخن با حلاوه است - به هند آمد و مشمول عنایت اعتماد الدوله طهرانی گردید و بعد چندی خدمت جهانگیر پادشاه لازم گرفت و بعلتی محبوس شد و بتوجه قاسم خان جوینی که ذکرش می آید رهائی یافته ، مدتی به او بسر برد، آخر بایران برگشت و هما نجا در گذشت - او می گوید :

با یار هم کلامم لب بسته از بیانم
مانند بوی غنچه گویای بی زبانم

در عشق هر کجا که بلندی است پست ماست
فیروزهٔ حبابی گردون بدست ماست

نتوان عربده با چشم تو کردن آری
بتواضع گذرانند ز خود مستان را

شوکتی ، محمد ابراهیم اصفهانی :

شوکتی (۲) ، محمد ابراهیم اصفهانی، دو مرتبه به هند آمد - کرت اول با ظفر خان برخورده و تمتعی برداشته معاودت باصفهان نمود- کرت ثانی درینجا

۱- بعد از مراجعت (از هند) ببلاء تزویج مبتلا واز فقر و پریشانی گرفتار بلا قصیده در پریشانی خود گفته آتش کده آذر ص ۴۲۶
تذکره نصرآبادی، ص ۲۴۱ : ولد میرعزیزالله ... میر محمد حسین نام داشت ... در اوائل جوانی بخدمت خواجه شعیب وزیر بود -
۲- تذکره نصر آبادی، ص ۲۲۶ - آتش کده آذر ، ص ۱۸۴ -

رسیده با راجپوت پسری عشق باخت و ارادهٔ دیگر کرد ، پسر او را به قتل رسانید - ازوست :

برخاست پی رقص و ز صد دل شده جان برد
تابی بکمر داد و دلم راز میان برد

بی سوز عشق گریه شکست آورد به دل
آب است سنگ کوزهٔ آتش ندیده را

دیدی از دورم و دانسته تغافل کردی
خوب کردی که ترا خوب تماشا کردم

ای فلک با این همه لطف این قدر بیداد چیست
شمع روشن کردن و دادن بدست باد چیست

شیخ ، شاه نظر :

شیخ ، شاه نظر (۱) از خانه زاد های خلیفه سلطان است - سفر بسیار کرده و مدتی در هند بوده - گاهی فکر شعر می کرد - ازوست :

چرا بآتش سوزان نه سوختند مرا
بدست همچو تو کافر فروختند مرا

۱- از مشائخ قومشه اصفهانست ، تولیت مزار فایض الانوار شاه رضا واقع در محل مذکور بامشارالیه بود ... به هند رفت، مدتی درانجا به عیش مشغول بوده ، با طالب کلیم و یاران دیگر هم صحبت بوده - بعد از مراجعت بخوش نفس نام فاحشه عاشق شده ، بعد از صرف اسباب او را بعقد دایمی در آورده- در اواخر پریشان شده از موقوفات امام زاده مداری می کرد، تا فوت شد،،- تذکره نصرآبادی، ص ۲۷۷- آتش کده آذر،ص ، ص ۱۸۳- نتائج الافکار ، ص ۳۸۴ -

وقت مردن دامن قاتل بدست آمد مرا
آه بی وقت آرزوی دل بدست آمد مرا

ز قتلم بنوعی سخن می کند
که گوی مرا دیگری کشته است

یک جور را هزار دلیل آورد به عذر
یارب که دل ربای کسی نکته دان مباد

بآن بے رحم خواهی گفت از بهر خدا قاصد
که گاهی ای وفا بیگانه من هم آشنا بودم

دست من گیر که این دست همان است که من
سالها در غم هجران تو بر سر زده ام

شهیدا قمی :

شهیدا قمی (۱) مرد درویشی بود از قم، باصفهان رسید و ازآنجا به هند آمد و درین جا فوت شد ـ شعرش خالی از درد نیست ـ او می گوید :

بر رویم از قفس در فیضی توان کشود   من هم ز آشیان بامیدی پریده ام

درین فصل گل هر چه داری به می ده   مبادا که دیگر بهاری نیاید

بسمل عشقم و در آرزوی زخم دگر   تا در خانهٔ قاتل بطپیدن رفتم

شریف طالقانی ، ملا :

ملا شریف طالقانی به هند آمد و با اسلام خان مشهدی وزیر اعظم شاهجهان بادشاه بسری برد ـ ازوست :

زاهد نخوری باده که مستی دارد   مستی دارد هر آنچه هستی دارد

---

۱ ـ تذکرهٔ نصرآبادی ، ص ۲۹۷ ـ

پستی بگزین گر آبرو می خواهی   هر جا آبی است میل پستی دارد

شاه محمد ، ملا :

ملا شاه محمد ولد شیخ حسن آملی ، قرابتی با طالب آملی داشت، از پریشانی لا علاج شده به هند آمد و با ابراهیم خان ولد علی مردان خان از امرا' عالمگیری پیوست و در سایهٔ عنایت او بسر می برد - خوش خیال است- او می گوید:

گ مشوش شوم از بی سرو سامانی ها   زلف را جمع شود نیز پریشانی ها

چون سرانگشت حنا دیده بجا می ماند   شمع را شعله به بزم تو ز حیرانی ها

شاه محمد ، ملا :

ملا شاه محمد دارا بجردی فاضلی مستعد بود و از هر علم آگاهی داشت- در عهد عالمگیر پادشاه به هند آمد و مدتی درین جا بود - آخر بولایت برگشت و بعد چندی در گذشت - تذکرهٔ موزونان عصر خود نوشته اما به نظر مولف نه رسیده - ازوست :

عمر ماچون باد بگذشت و نشان معلوم نیست

از سبک سیری پی این کاروان معلوم نیست

عاشق کجا و این همه طاقت در انتظار

یک شمع تا به صبح قیامت نمی رسد

شهرت ، شیخ حسین شیرازی :

شهرت (۱) شیخ حسین شیرازی ، آبا و اجداد او از مردم اعراب بوده اند ، تولد او در بلدهٔ شیراز بوقوع آمده و دران شهر نشو و نما یافته تحصیل علوم متعارفه کرد و بعلم طبابت توجه تام نمود و دران فن علم تفوق افراشت و از ولایت ایران به هند آمد و نخست در سرکار محمد اعظم شاه بن عالمگیر پادشاه بصیغه طبابت ملازم

۱- نتائج الافکار ، ص ۳۹۲ -

گردید و در عصر شاه عالم بهادر شاه معزز و مکرم می زیست و در عهد محمد فرخ سیر بخطاب حکیم الملک سرافرازی یافت و در زمان فردوس آرامگاه محمد شاه بزیارت بیت الله رفت و بعد احراز این سعادت بدرگاه خلافت مراجعت نمود و به منصب چار هزاری بلند پایه گشت و در جهان آباد ماه ذی الحجه سنه تسع و اربعین و مائه و الف (۱۱۴۹ھ) بعالم بقا خرامید - میر آزاد بلگرامی می فرماید :

بی نظیر زمانه شیخ حسین — گوی معنی ز نکته سنجان برد
هاتفی از برای رحلت او — سال تاریخ گفت "شهرت مرد"
۱۱۴۹ھ

صاحب دیوان است ، او می گوید :

اگر نه درد کسی می شود دوای کسی — چرا شکست کسی فتح شد برای کسی

خاک آدم شد و مسجود ملایک گردید — کس ندیده است چنین پستی و بالادستی

سفله ز آلودگی دولت دنیا ست عزیز — این ملمع چو از زر دور شود مس گردد

حرف الصاد

صادق حلوائی سمرقندی:

مولانا صادق حلوائی سمرقندی از اولاد شمس الائمه حلوائی است لهذا بحلوائی شهرت یافت. علم از مولانا احمد جندی آموخت و زمانی در وطن خود بتدریس پرداخت و به ارادهٔ بیت الله از راه دریای هند به هند آمد و در سایهٔ عنایت بیرم خان وکیل مطلق اکبر پادشاه جا گرفت - و مدتی در لاهور هنگامه درس گرم داشت - بعدهٔ بحرمین مکرمین شتافت و پس از ادراک این سعادت دوباره به هند آمد و به منصب معلمی خان اعظم میرزا عزیز کوکه اکبر پادشاه قیام نمود، سپس ارادهٔ مراجعت به سمرقند کرد و در کابل که بر سر راه است میرزا حکیم برادر علاتی اکبر پادشاه و ناظم کابل بقصد تعلیم او را نگاه داشت و رفته رفته راتق وفاتق مهمات سرکار میرزا شد۔ انجام کار به سمرقند مراجعت نمود و در انجا بافاده و افاضه مشغول داشت ، تا در گذشت - او حلوائی سخن می فروشد :

دلم گم شد و نمی دهدم کس نشان یاو
در خنده است لعل تو دارم گمان باو

سهی سروی که پروردم درون چشم خون بارش
بچشم خویش می بینم کنون با هر خس و خارش

صبوحی :

صبوحی (۱) از طائفه چغتا است - بسیار بے قید لاابالی بود - در بخارا و عربستان به تحصیل علم پرداخت و سر و پا برهنه سیاحت ممالک بسیار کرد و در آگره سنه اثنین و سبعین و تسعمائه پیمانهٔ حیاتش لبریز گردید- ازوست :

بی حجابانه درآ از در کاشانهٔ ما
که کسے نیست بجز درد تو در خانهٔ ما

ضعف غالب شد و از ناله فروماند دلم
دگر از حال من او را که خبر خواهد کرد

عاشق نه شدی محنت هجران نه شیدی
کس پیش تو غم نامهٔ هجران چه کشاید

صفی شیرازی، شیخ محمد :

صفی شیرازی شیخ محمد نام داشت، در فن سیاق طاق بود - از وطن خود به دکن آمد و همین جا در سنه اربع و سبعین و تسعمائه در گذشت - ازوست :

رخسار تو مصحفی است بی سهو و غلط
کش کلک قضا نوشته از مشک نقط

۱- آتش کدهٔ آذر، ص ۱۵۴ - کلمات الشعرا، ص ٦٨ -

چشم و دهنت آمد و وقف ابرو مد
مژگان اعراب و خال و خط حرف و نقط

صالحی هروی :

صالحی هروی ، خوشنویس و منشی و از اولاد خواجه نظام الملک وزیر بود و در درگاه اکبری به منصب انشا قیام داشت - بعد چندی به هرات معاودت نمود - طبع نظمی داشت - او می گوید -

عاشقی مایه در دست چه هجران چه وصال
خسرو از عشق جدا ناله و فرهاد جدا

چو سگان بر آستان تو ازان گرفته ام جا
که رقیب در نیاید به بهانهٔ گدائی

صادقی :

صادقی ، اصلش از هرات است و مولدش قندهار - به هند آمد و در سلک بادشاه اکبر پادشاه انتظام یافت - ازوست :

دل مجروح را پروای تن نیست شهید عشق محتاج کفن نیست

صبوری ، کمال‌الدین حسین همدانی :

صبوری، کمال الدین حسین همدانی، در عهد اکبری به هند آمد و با خان زمان سلطان تخلص که گذشت بسر می برد - روز قتل خان زمان نیم جانی یافته به کنار کشید - ازوست :

سپردم جان من بی صبر دل از داغ هجرانش
چه درد است این که غیر از جان سپردن نیست درمانش

در برقبای آل و یکصد جام لاله گون
خون در درون غنچه به این ولنگ می کند

صانعی کاشانی :

صانعی کاشانی ، در وطن خود گرفتار افلاس بود - حب جاه او را در عهد اکبری به هند کشید و هنوز در لاهور بار اقامت نکشاده بود که مقراض اجل رشتهٔ طول امل او را منقطع ساخت - او می گوید :

سوی آن غمزه مبین دیده که مالیم و دل
زا نگه می کنی آن هم نه تو داری و نه من

صادق ، میرزا :

میرزا صادق اردوبادی ، بولایت دکن آمد و از مرتضی‌ل شاه منصب و جاگیر یافت و در قضیه غریب کشی مقتول گردید - او می گوید :

شوخی که بسادگی او کردم صبر   اکنون خطش از غبار دارد سر جبر
از خطش اگر فزون بسوزم چه عجب   سوزنده تراست آفتاب از ته ابر

صرفی ساوجی :

صرفی (۱) ساوجی از شاگردان ملا محتشم کاشی بود و در شعر و تاریخ سلیقهٔ خوشی داشت - اول دکن آمد و با میرزا نظام الدین احمد از ملازمان اکبری بسر می برد ، بعد ازان به لاهور شتافت و درویشانه روزگار می گذرانید و چون ملک الشعرا شیخ فیضی از درگاه اکبری به سفارت دکن مامور گردید همراه او به دکن آمد و ازین جا عازم حرمین شریفین شد و بعد تحصیل این دولت بدیار خود مراجعت نمود - ازوست :

۱- " اسمش صلاح الدین گویند نسبتی بخواجه سلمان داشته ...... و از تلامذهٔ مولانا محتشم کاشی بود"- آتش کدهٔ آذر ، ص ۲۲۹-

گل فروش ما که خواهد گل ببازار آورد
باید اول تاب غوغای خریدار آورد

زدی صد زخم حالا میل بسمل کردنم داری
اگر باشد حیات از عهدهٔ این هم برون آیم

غمے کز مرگ دشمن دارم این است
که ترسم در غم او مرده باشد

چه نیکو در نظر آن زلف مشک آلود می آید
شوم قربان آن آتش کزو این دود می آید

ای دعا دستی بر آور ، اے اثر کاری بکن
حاجتی دارم بدرگاه کسی رو کرده ام

صالحا اردستانی :

صالحا اردستانی از دیار خود بولایت دکن آمد ـ درین جا بسر می برد ـ او می گوید :

خوش آن ره رو که ره تنها سپارد   که تنهائی پس افتادن ندارد

صبحی بروجردی :

صبحی بروجردی، جوانی بود فهیم و ذکی در سال هزار و بیست به هند آمد و دامن دولت ظفر خان پسر زین خان بدست آورد ـ از انفاس صبحی است :

اگر ایمان من ای هم نفس آن زلف مشکین است
محبت پیشه ام غمگین مشو آئین من این است

محبت کام بخشد ورنه کی گردون بے فرمان
بمصر آرد ز یکسو یوسف و یکسو زلیخا را

سحاب از گریه فارغ گشت صبحی خیز تا با تو
بآب دیده گرد از رخ بشوییم کوه و صحرا را

صبری ، غضنفر :

صبری غضنفر ، مردی در آغاز جوانی شوق سخن پیدا کرد - مزاجی ناساز داشت و بسیار بر خود می پیچید - سیاحت هندوستان قرار واقعی نمود، آخر ملازم جهانگیر پادشاه شد و روزگار خوش می گذرانید - او می سراید :

خوش بمن بنمود آن پیراهن نیل ز دور همچو آب صافی" از دور چشم تشنه را

صالح ، میرزا :

میرزا صالح (۱) ، نسبش به سه واسطه به صدرالدین طبیب اصفهانی می رسد که از مشاهیر حکما و علما" عصر بود و نزد سلاطین عهد تقرب داشت - میرزا صالح به هند آمد و در سلک نوکران جهانگیر و شاهجهان پادشاه منتظم گشت و هژدهم شوال سنه ثلاث و اربعین و الف رحلت کرد - میرزا صادق مولف تاریخ صبح صادق پسر اوست - میرزا صالح گوید :

موج اشکم چون بغل بکشاد جیحون گفت بس
چون بخود پیچیدم از اندیشه گردون گفت بس

جاندهندش بصدر بزم حریفان
تا نه بری سر به تیغ تیز کدو را

صلحی :

صلحی ، ولات زا و معاصر تقی اوحدی است - بهند آمد و در مالوه وفات یافت - او می گوید :

۱- تذکره نصر آبادی ، ص ۲۵۲ -

گفتم که صلحی ز غلامان قدیم است   زد خنده که خوب است ولی قابل ما نیست

صیدی طهرانی ، میر :

میر صیدی طهرانی (۱) صیاد وحشیان خیال است و بدام آور فراوان غزال از اصفهان به هند آمد و پنجم ربیع‌الاول سال هزار و شصت و پنج بملازمت شاه جهان پادشاه فایز گردید و قصیدهٔ که در مدح سلطان به نظم آورده بود معروض داشت و هزار روپیه صله بر گرفت ، مطلعش این است :

زهی جهان‌عدا را سپهر فضل وکرم   بزیر سایهٔ قدر تو نیر اعظم

سرخوش گوید روزی میر صیدی بر لب جوی طرح ضیافت الداهعه بود و یاران صاحب سخن نشسته تماشا می‌کردند ، این مطلع از طبعش سرزد :

ازین خود کام یاران رنگ الفت می پرد مارا
که بهر صید ماهی خشک می خواهند دریا را

حاضران محظوظ شدند و غلغلهٔ تحسین بلند شد. قضا را ماهی‌کلان از جو برجست و پیش میر افتاد - میر آن را صلهٔ شعر شمرد - انتهیٰ کلامه - میر مثنوی دارد در تعریف کشمیر ، ازان است در صعوبت راه کشمیر :

ز بیم جان درو صد جا زیاده
شود از باد بوی گل پیاده

هر که خواهد نظر بد به جمال تو کند
آن قدر عمر نیابد که خیال تو کند

۱- خزانهٔ عامره ، ص ۲۹۳ (ماخذ) - آتش کدهٔ آذر ، ص ۲۱۹ . "آخرالامر آخر مائه حادی عشر (۱۱۰۰ ه) بدار خموشان گرائید" - نتائج‌الافکار ، ص ۴۱۸ -

کلمات الشعرا ، ص ۶۵ -

چو غنچه که به گلشن شگفته باشد فرد
ز گل رخان به تو دارد نظر بهار امروز

هر چه می گویم ازان نام تو باشد مطلب
که مرا تندی خوی تو معمائی کرد

صورت دیوار هم در عالم خود زنده است
هر کسی را جامهٔ هستی برنگی داده اند

صدی ابی وری، عبدالرحیم :

صدی ابی وردی ، عبدالرحیم نام داشت - در عهد جهانگیری بهند آمد و با اسلام خان مشهدی ناظم بنگاله در بنگاله بسر می برد و در شعر و خط دستی درست داشت - او می گوید :

پیچش زلف تو در دام کشد عنقا را | مژه تیر تو بر سیخ زند دل ها را
وحشیانش همه از چشمهٔ دل آب خورند | جگر شیر بود آهو این صحرا را

صالح ، میرزا :

میرزا صالح ، از سادات یزدجرد است - وزارت آنجا داشت - بعد از عزل به مکه معظمه رفت و پس از مراجعت به سبب قابلیتی که داشت حسین پادشاه رومی او را در بصره نگاه داشت و باتفاق او به هند آمد و در نوکران شاهجهان پادشاه ، انتظام یافت - ازوست :

با تعلق کی تواند زاهد از دنیا گذشت
آب چون کشتی خورد نتواند از دریا گذشت

صلائی ، حسن بیگ اسفراینی :

صلائی ، حسن بیگ اسفراینی ، تقی اوحدی گوید ، از جمله شاعران عرصه وجود است ، در سنه هزار وپنجاه او را در هند دیدم- انتهی- او صلا بر مائده سخن می دهد :

آن شعله که موسیٰ ز دل طور نظر کرد   دریوزه کنان از پر پروانه گرفتم
از تو آزرده درون است دل محزونم   دست بر من نه نهی آبلهٔ پرخونم

صفیا اصفهانی ، آقا :

آقا صفیا اصفهانی ، طبع صافی و از تصوف بهره وافی داشت ، به هند آمد و چندی پشت بر زخارف دنیوی زده آزادانه زندگانی کرده ـ ابنای زمان تکلیف داده او را ازان حالت بر آوردند ـ ایامی با آصف خان جعفر محشور ماند ـ سپس دامن دولت مهابت خان گرفت از وست :

نصیب کس نه شود این دل که من دارم   ز دل مپرس که در دیده هم سخن دارم

خار در پشت مرا انگشت من   خم شود از بار منت پشت من

همتی کو تا نخارم پشت خود   وارهم ازمنت انگشت خود

صبحی همدانی :

صبحی همدانی به هند آمده با مهابت خان بسر می برد ، آخر ازو متوهم شده گریخت و بدرگاه شاه‌جهان پادشاه پناه جست ، تاآنکه در فتنه خان جهان لودی در سال هزار و چهل بر دست افواج شاه جهانی بقتل رسید کشته شد ـ خواجه عنایت الله منشی در حق او گوید :

خورد چرب و مالد دست بر سر   چو شمع آویخته هر موی صبحی

ملا صبحی گوید :

هر طرف می نگرم شعلهٔ عالم سوزی   آنکه دل را نه کند داغ کدام است اینجا

صبحی بیگ اصفهانی :

صبحی بیگ اصفهانی ، بهند آمد و مدتی سیر اینجا کرده مراجعت نمود ـ او می سراید :

گر کشد قاتل من چشم مبندید مرا   زانکه یک دیدن او قیمت صد جان باشد

صابر ، میر :

میر صابر از سادات زواره است ، درعهد جهانگیری به هند آمد ، در سلک بنده های

علاقت منسلک گردید و مدت ها بواقعه نویسی و دیوانی صوبه گجرات و بعد ازان بواقعه نویسی کل صوبه جات دکن قیام داشت - تاهل اختیار نه کرد و مجردانه بخوبی و نیک نامی عمر بسر آورد و در سنه اربع و ستین و الف رخت هستی بر بست - و اوست که استخوان عرفی شیرازی را در سنه سبع و عشرین و الف از لاهور نجف اشرف رسانیده - ذکرش در ترجمه عرفی مفصل خواهد آمد - رباعی اکثر می گفت و رباعیات بسیار ازو بنظر رسیده ازان جمله است :

چشمی بجهان و باغ و راغش کردیم گوشی به نوای کبک و زاغش کردیم
دهیم که با ما سر ناسازی داشت ما نیز نساختیم و داغش کردیم

صابر شیرازی :

صابر شیرازی (۱) مشهور بدنبه از اوساط‌الناس بود و در ترتیب صوت و عمل نظیر نداشت - به هند آمده فوت شد ، از وست :

دست و پا افشا ندنم در زیر تیغ از بیم نیست وقت آزادی ازین دام است بالی میزنم
ز شهر سرمه تا بازار چشمش بسی پیموده ام یک میل راه است

صامت ، حاجی صادق اصفهانی :

صامت حاجی صادق اصفهانی (۲) شاعر نازک خیال عدیم المثال است - در عهد عالمگیر پادشاه برسم تجارت به هند آمد و بایران برگشت و تاب صدمهٔ آن ولایت نیاورده باز به هند رسید و پانزده سال گذرانید و نظر بحب الوطن باز مراجعت نمود تا در گذشت - او مهر صمت از دهن می کشاید :

ز اشک و آه من این چرخ بی بنیاد می گردد گهی این آسیا از آب و گاهی باد می گردد
شگفتن غنچهٔ بی‌رنگ و بو را می کند رسوا همان بهتر که دست بی‌کرم در آستین باشد
ک دلش طاقت بیتابی بلبل دارد زانکه از خواب کند خنده گل بیدارش
از چاکهای سینهٔ من در تعجبی معلوم شد که آن مژه ها را ندیدهٔ

اگر جان مطلب است این جان و گردل مطلب است این دل
بمژگان می زنی حرفی نمی فهمم چه می گوئی

۱- تذکرهٔ نصرآبادی ، ص ۲۲۵ -
۲- " در اواخر مائه حادی عشر درگذشت " - نتائج‌الافکار ، ص ۲۲۱ - کلمات‌الشعرا ، ص ٦۸ -

صالح بیگ :

صالح بیگ(۱) ولد میرزا مومن بیگ برادر ساکت است که گذشت ، به هند آمد با برادر خود بر خورد بعد مدتی از راه دریا قصد ولایت کرد و کشتی او مدتی تباهی ماند و بعد هفت هشت ماه قرین سلامت داخل بندر عباسی شد و از آنجا به اصفهان رفت - این رباعی در تباهی شدن کشتی گفته :

یارب برهان ز شر این همانم و ز کشتی ناخدا و ملاحانم
نوحی زدبوسه خاطرم رنجیده گر حور دهد دو بوسه من نستانم

دبوسه بفتح دال مهمله و ضم بای موحده بزبان هندی نام جائی در کشتی ناظم قصد نوحی از تجنیس کرده -

---

صائب ، میرزا محمد علی تبریزی :

میرزا صائب (۲) محمد علی تبریزی از فحول شعرا یست و صنادید فصحا ، پدرش از کدخدایان تبارزهٔ عباس آباد اصفهان بود - میرزا همان جا متولد شد و نشو و نما کرد و در ایام شباب توفیق زیارت حرمین محترمین یافت و بایاران دیار برگشت ، درین باب گوید :

فالحمد که بعد از سفر حج صائب عهد خود تازه بسلطان خراسان کردم

و در عهد جهانگیری قصد هند کرد ، چون به کابل که بر سرراه است رسید ظفر خان ناظم کابل بدلجوئی او را نزد خود نگاه داشت و لوازم قدر شناسی بتقدیم رساند - بعد عزل ظفر خان از حکومت کابل همراه او به هند آمد و چون .. صاحبقران ثانی

۱- تذکرهٔ نصرآبادی ، ص ۱۲۳ -
۲- تذکرهٔ نصرآبادی ، ص ۲۱۷ -
خزانهٔ عامره ، ص ۲۸۷ -
مراةالخیال ، ص ۸۸ -
آتش کده آذر ، ص ۳۴ -
نتائج الافکار ، ص ۴۰۸ -
کلمات الشعرا ، ص ۶۲ -

شاهجهان در سنه تسع و ثلاثین و الف جانب دکن التهاضی نموده ، میرزا با ظفر خان در موکب سلطانی بدکن رسید و در ایام اقامت برهانپور پدر میرزا خود را از اصفهان باگره رسانیده تا او را بوطن اصلی برد - میرزا خبر قدوم پدر شنیده قصیده در مدح نوابه ابوالحسن پدر ظفر خان و ظفر خان مشعل بر درخواست رخصت گفته از نظر گذرانید - اتفاقاً موکب سلطانی عنقریب از دکن لوای معاودت به هند افراخت و بعد وصول هند ظفر خان را حبجدهم محرم سنه اثنین و اربعین و الف بحکومت کشمیر رخصت گرفته به اصفهان رفت و تا آخر ایام حیات نزد سلاطین صفویه قرین اکرام و احترام می زیست و در سنه ثمانین و الف بعالم بقا خرامید - مخفی نماند که از آغاز ظهورسخن تا زمان حال در هر عصر موزونان بیش از حصر در عرصه وجود خرامیدند و داد فصاحت و بلاغت باقصی‌الغایت دادند ، .. احاطه اقسام مطالب و استیفا انواع مقاصد آن قدر که میرزا صائب بظهور رسانید هیچ سخنور را دست نداده و این معنی بر ماهران فن معرا از نقاب و روشن تر از آفتاب است و لهذا میر آزاد ، خزانه عامره می فرمایند که اگر او را رابع رسل ثلاثه شعرا گویند بجا است - کلیات (۱) میرزا صائب قریب بصد هزار بیت بخط ولایت و جدول طلائی بنده شفیق مولف این صحیفه باشتیاق تمام بمعرض ابتیاع آورد - انتخاب اشعار میرزا از کلیات عمری میخواهد ، این چند بیت بنا بر التزام سمت تحریر می یابد :

رنگین تر از حناست بهار و خزان ما
بر دست خویش بوسه زند باغبان ما

به ما حرارت دوزخ چه می تواند کرد
اگر ز ما نستانند چشم گریان را

کاش یک بار بسر منزل ما می آید
آن که بر تربت ما ریخت گل و ریحان را

آخر که ترا گفت که از خانه خرابان
تنها کنی آباد همین خانه زین را

میان اگر نه کنی باز اختیار از تست
بحق خنده گل کز جبین گره بکشا

بال من در گرد سر گردیدن گل ریخته است
از مروت نیست زین گلشن بدر کردن مرا

دلم هر لحظه از داغی بداغ دیگر آویزد
چو بیماری که گرداند ز تاب درد بالین را

اهل همت را مکرر درد سر دادن خطاست
آرزوی هر دو عالم را از او یکجا طلب

مرا ز بی پر و بالی غمی که هست این است
که گرد بام و در او نمی توانم گشت

ساخت هر زخم تو لب تشنه زخم دگرم
آب تیغ تو هم ای کان ملاحت شور است

تغافل که بهمان کسی بود مخصوص
هزار بار به از التفات مشترک است

۱- کلیات وی بصد و بیست هزار بیت است - تذکره نصرآبادی ، ص ۲۱۸ -

بار قتل خود بدوش دیگران نتوان گذاشت
شکسته دل نتوان کرد خورد سالان را
در فکر اگر باش که جز آینه امروز
زنهار زما یار بخونید که چون سرو
سبل کاری است پشتراک سرما بستن
فغان که کوهکن ساده دل نمی داند
زبان شکوهٔ من چشم خون فشان من است
در انجمن وصل شکایت مزه دارد
درین دو هفته که مهمان این چمن شده
من دیوانه راسر گفته‌دارد این طبع صائب
دیوان عاشقان بقیامت نمی کشد
بسیار ره مده دل عشاق را مباد
کیم من تا زنم در دامن گل دست گستاخی
مرا ز روز قیامت غمی که هست اینست
ناز گردان ورق حسن بانصاف آمد
گل گونهٔ خجالت روح است روز حشر
ناله و خندهٔ این باغ بهم پیچیده است
نسبت بیدان در چه شمارند نکویان
تا گلستان را نهال قامتش آباد کرد
یکبار سر بر آر ز جیب قبای ناز
بی طالعی نگر که پریزاد تیر او
نیم خارج ازین بستان‌سرا هرچند هم‌نا کم
گفتگوی توبه می ریزد نمک در ساغرم
گرمی نمی ستانی ای زاهد ریائی
بخل بهتر ز سخای که بآوازه برد
بعزت مردن از بی اعتباری زیستن خوش‌تر
خجالت می کشم از نامهای بی جواب خود
جای نمی روی که دل بد گمان من
تا چند بموی دلم آویخته باشد
ترا چه غم که شب من دراز می گذرد

درمیان عشق بازان کوهکن مردانه رفت
وگرنه شهر به دیوانهٔ تو زندان است
شمعی بسر خاک سکند ر نتوان یافت
از باغ جهان حاصل ما دست دعای است
صید را زنده گرفتن هنر صیاد است
که راه در دل خوبان بزور نتوان یافت
چو طفل بسته زبان گریه ترجمان من‌است
در دامن گل گریهٔ شبنم نمکین است
بخنده لب بگشا روزگار گل چمن است
که گهرم چون فلاخن در بغل یکبار سنگش را
ایام خط تلافی بیداد می کند
زلف ترا گرانی دل بی شکن کند
مرا این‌بس که‌خاری‌زین‌چمن در پای من‌باشد
که روی مردم عالم دو بار باید دید
یارب آن خط دلاویز چه مضمون دارد
خونی که زیب دامن قاتل نمی شود
غنچه در وقت شگفتن بصدا می آید
دریا چه قدر آب گهر داشته باشد
باغبان چندین گلستان سرو را آزاد کرد
دست مرا ببین به گریبان چه می کند
از دل چنان گذشت که دل را خبر نه شد
اگر هم خندهٔ گل نیستم هم گریهٔ تا کم
پنبه بردار از سر مینا و در گوشم گذار
بستان ز چشم ساقی پیمانهٔ خدائی
تیرگی به ز چراغیست که فریاد کند
چراغ روز را پروای از کشتن نمی باشد
که بار خاطر آن رخنه دیوار می گردد
تا باز گشتن تو به صد جا نمی رود
واپس ده اگر زلف تو در کار ندارد
که روزگار تو در خواب ناز می گذرد

یک بچشم تو از شیوهٔ وفا شده ام — سزای من که به بیگانه آشنا شده ام
چون شراب جایم رای گل در هفته است — از پالی غم ترا به گلستان که می برد
خوابی که به از دولت بیدار توان گفت — خوابی است که در سایهٔ دیوار تو باشد
ای که چون سنگ فلاخن دورم ازخود می کنی — از مروت نیست گرد سر نگرداندن مرا
شکست شیشهٔ دل را مگر صدائی نیست — که این صدا به قیامت بلند خواهد شد
دل پیش تو مشکل سر ما داشته باشد — مارا چه کند آنکه ترا داشته باشد
خانهٔ اهل کرم نیست ز مهمان خالی — دل عشاق محال است که بی غم باشد
مدت آمدن و رفتن ایام بهار — آن قدر نیست که گل بر سر دستار زنیم
آن قدر رنگ زوال نیست درین قسط‌آباد — که اسیران تو از داغ جدائی گیرند
انصاف نیست آیهٔ رحمت شود عذاب — چینی که حق زلف برد بر جبین مزن
ای زلف یار این قدر از ما کناره چیست — ما دل شکسته ایم و تو هم دل شکستهٔ
یک دل بجان رساند من دردمند را — پاصد دل شکسته صنوبر چه می کند
تا حشر جای سبزه بر آید زبان شکر — بر هر زمین که سرو تو یک بار بگذرد
گیرد خجالت از رخ سائل که می برد — شرم کرم اگر نگذارد کریم را
منه زنهار دل بر سلطنت صد سالهٔ دنیا — که آخر می شود چندان که یک تسبیح گردانی
به گل یک بار نتوان زد در امید واری را — اگر مارا نخوانی نامهٔ ما خواندنی دارد

صادق تری سرکانی ، میرزا :

میرزا صادق تری سرکانی مدتی در اصفهان به تحصیل علم مشغول بود. روزگار باوناساخت ناچار در عهد عالمگیر پادشاه به هند آمد و بوظیفه موظف گشت. از وست :

از بس که بدل تیر تو لذت اثر آمد — تیری که خطا گشت مرا در جگر آمد
چرخ مینا عشرتی بنیاد نتوانست کرد — این همه گردید و یکدل شاد نتوانست کرد
رحم می آید مرا بر بلبل این بوستان — کز نزاکت های گل فریاد نتوانست کرد

صافی کازرونی :

صافی کازرونی الاصل است ـ در شیراز بسیار بوده. لهذا به شیرازی شهرت یافت. ازولایت به هند آمد و با جعفر خان وزیر عالمگیر پادشاه می گذرانید.

در شعر سلیقه درست دارد از اوست :

عشق می خواهی ز اهل دود می باید شدن　　　روکش خود همچو رنگ زرد می باید شدن

حرف الضاد

ضمیر تقی حلوائی :

ضمیر تقی حلوائی (۱) از ولایت زایان است - شعر بی کلام بود (۲) میرصیدی در حق او گوید :

شعر تو آن روز که دیوان شود　　　کاغذ حلوا چه فراوان شود

از ولایت به هند آمد و سرمایه بهم رسانده بایران مراجعت کرد اما هنوز دم راست نه کرده بود که پیک اجلش در رسید - این حلوا از دوکان اوست :

پرواز ما به بال و پر اضطراب شد　　　چون دل طپید بال کبوتر بهم رسید

بی ستون را چون در خیبر بزور تیشه کند　　　عشق رنگ حیدری بربازوی فرهاد بست

ضیا قزوینی :

ضیا قزوینی (۳) از کمالات فی‌الجمله بهره داشت اماطالعش بسیار ضعیف افتاده بود - در عهد شاه سلیمان به ضابطه نویسی نامور شد و بعده مستوفی موقوفات ممالک محروسه گردید و در هیچ منصب روی افاده ندید آخر از استعفا معزول شد ناچار خود با فرزندان رخت سفر به هند کشید و درین جا می گذرانید تا در گذشت - از اشعار اوست :

من کیستم ز هجر تو از کار رفته　　　خورشید عمر بر سر دیوار رفته

۱- خزانهٔ عامره، ص ۲۹۷ -

۲- تذکرهٔ نصرآبادی، ص ۴۱۹ -

میر صیدی در باب او گفته بود :

شعر تو آن روز که دیوان شود
کاغذ حلوا چه فراوان شود

۳- تذکرهٔ نصرآبادی، ص ۸۸ -

با غیر در بهشت برین دل شکسته' چون طفل با ادیب به گلزار رفته'
در زندگی صدارت من هیچ کس نه کرد این مرحمت حوالهٔ سنگ مزار شد

ضیاء الدین یوسف :

ضیاءالدین یوسف وله ملا جامی تبریزی طبع لطیف داشت - در عهد شاهجهان پادشاه به هند آمد و با مقیم خان ابهری دیوان بنگاله در بنگاله بسر می برد - چون اعظم خان ناظم بنگاله شد ، در عهد او ببلده' پٹنه رفت - او می گوید :

باز ام شب طرفه شوری با من دیوانه بود دل یکی آتش پرست و سینه آتش خانه بود

حرف الطا

طاهر ، شاه :

شاه طاهر (۱) از سادات خواندیه سلطانیه است - تحصیل علم از شمس الدین حصری نمود و در فضائل ممتاز اقران برآمد و بدرگاه شاه اسماعیل ماضی تقرب مطلق بهم رساند - میر جمال‌الدین استرآبادی از راه رشک او را متهم بمذهب اسماعیلیه نمود - لاعلاج مجال اقامت دران دیار ندیده جانب دکن خرامید و بدرگاه برهان نظام شاه عروج عظیم پیدا کرد - اتفاقاً عبدالقادر پسر نظام شاه را مرضی صعب عارض شد و نوبت از دوا گزشت - شاه طاهر بپادشاه گفت اگر نیت کنید که بعد شفا فرزند مذهب اثناعشریه اختیار کنم هر آئینه شفا دست می دهد - نظام شاه قبول کرد - چون حال عبدالقادر نهایت تنگ بود شاه طاهر بخانه آمده از جراءتی که کرد نادم گشته مترصد فرار نشست - اتفاقاً پسر شفا یافت و نظام شاه در اتباع او مذهب

۱- تاریخ فوت شاه اسماعیل (عادل شاه اول) شاه طاهر دکنی گفته :
شاه‌جهان کرد جهان را وداع (۹۳۰ھ)
ملا حیرتی هم دران معنی گوید :
شاه و شاه و شاه می گفتند بهر ماتمش من همان الفاظ را تاریخ فوتش یافتم
(خزانه عامره - آتش‌کده - نصرآبادی)
"آخرکار در سنه ۹۵۴ اربع و خمسین و تسع مائه به سفر دار آخرت پرداخت"
(نتائج‌الافکار ، ص ۲۳۲)

اثنا عشریه اظهار کردند. شاه طاهر باوجود کثرت مشاغل و ضیق وقت بمباحثه علم و تصنیف کتب همت مصروف می داشت. از تصانیف اوست: حاشیه تفسیر بیضاوی و شرح جعفریه، شرح تهذیب اصول و حاشیه بر التبیهات شفا و رساله معما و غیر ذلک. در نظم سخن هم قدرت عالی داشت. انتقال او در سال نهصد و پنجاه و دو بوقوع آمد. اولاد او در اورنگ آباد دکن هستند و معتقدان شاه طاهر که در حلب و نواحی آن می باشند زر نذر بنام او جمع می کنند و بعد هر دو سه سالی باولاد او در دکن می فرستند. شاه طاهر می گوید:

بیرون میا که شهره ایام می شوی — ما کشته می شویم و تو بدنام می شوی
جلوه زلف شاهدی برد دل رمیده را — پی بکجا برد کسی مرغ به شب پریده را
وه چه شود اگر شبی بر لب من نهی لبی — تا بلب تو بسپرم جان بلب رسیده را

طارمی، ملا علی:

طارمی، ملا علی محدث از طارم است لهذا طارمی تخلص کرد. عمر ها در هند و کابل بسر برد و به عربستان رفته نه سال در اماکن شریفه کسب علوم نمود و اسناد عالیه حاصل کرد باز به هند برگشت و در خدمت همایون پادشاه معزز و مکرم می زیست و در سنه احدی و ثمانین و تسعماة در بلده آگره دامن از گرد هستی افشاند. طبع موزون داشت. او می فرماید:

تن خاکی زبس افسرده شد از داغ هجرانم — رود بیرون چو گرد از جامه گر دامن برافشانم
درمیان مردمان چون نیست مارا اعتبار — همچو اشک خویشتن می خواهم از مردم کنار

طارمی، میر دوست:

طارمی، میر دوست او هم طارمی تخلص می کرد چنانچه صاحب هفت اقلیم گفته، اختیار این تخلص ظاهرا از جهت غلبه حب الوطن است والا تخلصلت در عالم کم نیست که دو شخص از شهر واحد یک تخلص اختیار کنند. از ولایت به هند آمد و مصاحب همایون پادشاه شد. پادشاه او را بسیار دوست می داشت و این بیت در حق او انشا کرد:

آنکه مغزش زیاده است از پوست — یار دیرین ماست بابا دوست

میر دوست گوید:

چاک ها کز دست عشقش درگریبان من است — هر طرف راهیست کز جانان سوی جان من است

طریقی ساوجی :

طریقی ساوجی به هند آمد و مدت پانزده سال در ملازمت اکبر پادشاه بکامرانی گزرانید. مرد خوش طبع هزال بود و بزور هزل اکثری از شاعران درگاه را پیش می کشید. آخر از همه درگزشت و بزیارت بیت‌الله رفت و دران زمین مقدس تا صبح قیامت خوابید. ازوست :

نمی توان نفسی بی تو در جهان بودن — چرا که جانی و بی جان نمی توان بودن
من سگ آنم که پا در دامن همت کشد — نی بکس منت نهد نی از کسی منت کشد
گفتی که زار می کشمت گرد من مگرد — گرد تو گردم از سخن خویشتن مگرد
آه ولو یلا که همدردی درین عالم نماند — درد مندی بود مجنون در جهان آنهم نماند

طیب ، شاه :

شاه طیب (۱) از سادات نجف اشرف بود و با مذاق صوفیه آشنائی داشت. در عهد طهماسپ صفوی از ولایت برآمده به هند رسید و در آگره از جهان فانی درگزشت. ازوست :

زان پیشتر کز آدم و عالم نشان نبود — خاکم به پیش تیر محبت نشانه بود
نگویمت که خدا کرد و آدمی لیکن — ز خود کسی که برون رفت هرچه دانی شد

طالب اصفهانی ، بابا :

بابا طالب اصفهانی بدایت حال در لباس درویشی از دیار خود به کشمیر آمد و قریب بیست سال درآنجا رنگ اقامت ریخت. چون اکبر پادشاه کشمیر را گرفت در ملازمت سلطانی رسیده نوکری اختیار کرد و بسفارت حاکم تبت مامور شد و ازان سفر باز آمده رساله در عجائب و غرایب آن دیار نوشته به شیخ ابوالفضل داد و او داخل

۱- میرزا عبدالباقی ... از سادات موسوی است ... مدتی به تقریب طبابت در سرکار نادر شاه مامور و سرفراز بود. آخرالامر ازان اعراض نموده و در ۱۱۷۲هـ اثنین و سبعین و مائه و الف جاده آخرت پیمود". نتائج الافکار ، ص ۲۲۳

اکبر نامه ساخت و عهد جهانگیری نیز از جمله ملازمان بود تا آنکه در سنه ثلاثین و الف در گزشت - ازوست :

شادم از اهل جهان کز اثر صحبت شان ... بجهانی ندهم گوشه تنهائی را

ز ضعفم درگریبان‌مانده‌دست و میکنم‌افغان ... که این چاک گریبان تابدامن دیر می آید

طالب آملی :

طالب آملی (۱) رسائی فکرش نظم سخن را به ثریا می رساند و مشاطگی الدیقه اش عروس معنی را بکرسی آسمان می نشاند - برادر خاله زاده حکیم رکنا کاشی ست - در عین جوانی از ولایت به هند آمد ، چون میرزا غازی وقاری از پیشگاه جهانگیر پادشاه بصوبه داری قندهار مامور گردید بعد فوت میرزا کرت ثانی به هند آمد و چندی با عبدالله خان فیروز جنگ ناظم گجرات روزگار بسر آورد - آخر دست به دامن جهانگیر پادشاه زد و درسنه ثمان و عشرین و الف شعله حیاتش فرو نشست - دیوانش متداول است - او می سراید :

من کیم کز شرم قتل من سر اندازد به پیش ... هیکل خونم گرانی می کند بر گردنش

بی نیازانه ز ارباب کرم می گزرم ... چون سیه چشم که بر سرمه فروشان گزرد

ملایمت کن و فارغ شو از ملامت خلق ... که نخل موم ز آسیب تیشه آزاد است

دشنام خلق را ندهم جز دعا جواب ... ابرم که تلخ گیرم و شیرین عوض دهم

ز غارت چمنت بر بهار منت هاست ... که گل بدست تو از شاخ تازه تر مانده

۱- تذکره نصر آبادی ، ص ۲۲۳ : دیوانش به نظر رسیده چهار ده هزار بیت بود - درآوان شباب ازین منزل پر خطر بار سفر بست - حکیم رکنا در مرثیه او گفته :

فرزند عزیز و طالب خویشم رفت ... زین واقعه ها چه با دل ریشم رفت

من بودم و آن عزیز در عالم خاک ... خاکم بر سر که آن هم از پیشم رفت

خزانه عامره ، ص ۳۰۰ :

آخرالامر در عالم شباب ۱۰۳۶ھ ست و ثلثین و الف این دار ناپائدار را گزاشت "-

کلمات‌الشعرا ، ص ۶۹ - مقالات الشعرا ، ص ۳۷۴ - نتائج‌الافکار ، ص ۴۳۹-

نصر آبادی در ترجمه ملا حیران می نویسد که آخوند ملا حیران را مصراع اول خویش نیامده در عوض از دریای خاطر این گوهر را به ساحل آورد :

تو آن نهال برومند گلشن حسنی

میر آزاد فرمودند مصراع ملا حیران بمصراع طالبا نمی رسد چرا که قصد طالبا سه چیز است - یکی تازه تر ماندن گل در دست معشوق ، دوم منت او بر بهار بنا بر افزایش تازگی گل ، سیوم اینکه غارت چمن مضر گل است و اینجا مفید مصراع اول طالبا بر غارت چمن دلالت مطابقی دارد و مصراع ثانی دلالت التزامی ، چراکه بودن گل در دست معشوق مستلزم غارت چمن است مصراع ملا حیران هیچ حسن بیت را نیفزود بلکه فایدهٔ منت بر بهار و دلالت مطابقی را کم کرد و آنچه افزود لفظ برومند است که دخل در معنی بیت ندارد -

---

طاهر اصفهانی :

طاهر اصفهانی (۱) شعر باف بود ، به هند آمده فوت شد - حق آمدن هند ادا می کند و می گوید :

در هند کسانی که گرفتند وطن ... مانند خلیواج نه مردند و نه زن
این رسم عجب نگر که در کشور هند ... زن شوهر شوهر است و شوهر زن زن

مولف گوید زنان در هر ملک غالب اند - قصهٔ اتفاق ازواج مطهرات و گوشه گرفتن و قسم خوردن حضرت صلی‌الله علیه وسلم از قرآن مجید و حدیث شریف ثابت ، بلی قول صاحب رباعی درباره نصاریٰ متحقق که غلبه که زنان این ها بر مردان دارند در هیچ قوم نیست -

---

طغرا مشهدی :

طغرا مشهدی منشور فصاحت است و بسملهٔ صحیفهٔ بلاغت - در نثر نویسی طرزی خاص دارد و طبایع را در اهتزاز می آرد - منشات او جزو درس دبستانهای هندستان است - از ولایت به هند آمد و چندی از چمن عنایت شاهزاده مراد بخش بن

۱- تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۲۲۳

سلطان شاهجهان گل مراد چید و در رکاب شاهزاده تماشا گر ممالک دکن گردید ـ
بواخر حال گوشه انزوا در کشمیر گرفت و همان جا (۱) درگزشت و نزدیک قبر ابوطالب
کلیم مدفون گشت ـ در اوزانی که طغرا تخلص نمی گنجد شیفته می آرد ـ صاحب دیوان
است ـ او می گوید :

ما خانه‌زاد عشقیم باید که بعد مردن
تا بوت ما اسیران غیر از قفس نه باشد

چرخ دون همت به هفتاد و دو تن آبی نداد
ما تن تنها ازو امید فانی داشتیم

پان پری بخورانید یک دو جام شراب
چون بی خبر شود او را بمن حواله کنید

سیر رو حانی ست عکس سرو گل دیدن در آب
نیست جای در چمن غیر از کنار جو مرا

هست می بایدز ایران شست پیش از سیر هند
گر به هند آئی ز ایران از ره دریا بیا

امرد پرستی آرد روز جزا خجالت
نتوان حساب دادن از روی فرد ساده

حرف الظا

ظهوری ، میر محمد طاهر :

ظهوری میر محمد طاهر ترشیزی (۱) استاد بی نظیر است و عطارد روشن ضمیر ،
از ولایت به بیجاپور دکن آمد و از موائد ابراهیم عادل شاه چاشنی ها بر گرفت و
ملا ملک قمی که پیش ازو وارد دکن بود صبیهٔ خود را در حبالهٔ نکاح او درآورد.
هر دو سخنور بعض تصانیف را بمشارکت ترتیب دادند ، چنانچه ظهوری در دیباچه
خوان خلیل می گوید که ظهوری قبل ازین در پیرائش گلزار ابراهیم واکنون درگستردن
خوان خلیل سهیم و عدیل ملک‌الکلام است ، این هر دو نسخه بنام ابراهیم عادل شاه
است و ظهوری ساقی نامه بنام برهان‌الملک نظام شاه والی احمد نگر گفته و صلهٔ
جزیل یافته ـ وفات او در سنه خمس و عشرین و الف (۱۰۲۵ھ) وقوع یافت ـ دیوان
ظهوری مشتمل بر اقسام سخن بسیار ضخیم است ـ این چند گوهر از دریای اوست :

هنوز زخم هوس خوردهٔ تو رسوا نیست
برآر تیغ که فردا گناه از ما نیست

نیست جان بازیٔ داری خدا فرصت دهاد
زخم شمشیر نگاهی خوردهٔ ناسور باد

۱ـ " همان جا مائه حادی عشر (۱۱۰۰ھ) رخت سفر آخرت بربست و متصل
قبر ابو طالب کلیم مدفون گردید "ـ کلمات الشعرا ، ص ۷۰ ـ

لتائج‌الافکار ، ص ۴۴۱ ـ

ز رشک غیر ظهوری به مرگ نز دیکی
بمیرزوید که قربان غیرت تو شدم

بیابان گرد او غم نامه پروازی نمی داند
کف خونین مگر بر بال مرغ نامه بر ریزد

مرنج از من اگر در بزم وصلت کلفتی دارم
سرت گردم چه پنهان از تو اندک عزتی دارم

عشق آن خانمان خرابی هست
که ترا آورد بخانهٔ مـــا

سازند کا شکے قفس از چوب سرو و گل
آهن دلان که قمری و بلبل گرفته اند

حرف العین

عراقی، شیخ فخرالدین همدانی:

عراقی، شیخ فخرالدین همدانی (۱) در حداثت سن علوم ظاهر بکمال رساند و به ملتان آمده در ظل عنایت شیخ بهاؤالدین زکریا تربیت یافته و به شرف دامادی شیخ مخصوص گشت و بعد فوت اوسیاحت بسیار کرد و هشتم ذی‌القعده سنه ثمان و

---

(۱) مراة‌الخیال، ص ۲۶—

آتش کدهٔ آذر، ص۱۷۲:— ،،از مریدان شیخ شهاب‌الدین سهروردی و بعد از مراجعت از هند در عهد سلطان محمد خدا بنده در دمشق روح پا کش بحق پیوست،،—

نتائج‌الافکار ، ۴۵۵: ،،سری به ملک روم کشید و چندی در آنجا اقامت گزیده به دمشق شام توجه نمود و به محبت قدوة‌العارفین شیخ صدرالدین قونوی خلیفه شیخ اکبر محی‌الدین ابن عربی به تحقیق مقامات فصوص الحکم پرداخت و در حین مطالعه آن رساله لمعات، نگاشت،،—

[redacted]

ثمانین و ستمائه (۶۸۸هـ) در دمشق رحلت فرمود و قفانی، مرقد شیخ محی‌الدین ابن عربی مدفون گردید. لمعات او دست طائفه صوفیه است - دیوان شعر هم دارد و من القاسه‌القدسیة -

امید بلبل بیـے دل زگل وفـا داری است
ولی وفـا نکند شاهدی که بـازاری است

پیوسـته ام چـو قطرهٔ شـبنم به آفتـاب
شاید که این زمان باناالشمس دم زنم

اگر نـه مردمک چشـم آن نگار منم
چراست نام من از حجلهٔ جـهان انسان

بنور طلعـت تو یافـتم وجـود ترا
بافتـاب توان دید آفتـاب کجـاست

عهدی: باکوتی:

عهدی باکوی (۱) شاعرو خوشنویس، خط نستعلیق بود، شطرنج خوب می باخت از دیار خود به سیرکابل آمد و بعد چندی مراجعت کرد وازخان احمد گیلانی رعایت یافت و درسنه خمس وستین وتسعمأیة درگذشت، ازوست:

زبان ازسوز دل شد همچو آتش دردهان من
مکن ای مدعی کاری که افتی بو زبان من

مخفی نماند که کابل برزخی ست در هندوستان و خراسان و ازمدتی در عمل پادشاه دهلی است و شیخ ابوالفضل در اکبرنامه‌آن را داخل ممالک محروسه اکبرپادشاه کرده و ازان عهد تازمان فردوس آرام گاه محمدشاه همیشه نائبان سلطان هند بحکومت آنجامی پرداخت و در آخر عهد آن پادشاه کابل و خراسان در تصرف احمد ابدالی رفت.

---

(۱) نتائج الافکار، ص۴۶۶-

علی‌لاری، شمس‌الدین محمد :

علی‌لاری، شمس‌الدین محمد برادر صدرالدین محمد کلامی، مخاطب به افضل خان‌است که ذکرش می‌آید ـ اوایل حال قاضی طرشت بود، بعد ازان بزیارت حرمین محترمین شتافت و ازانجا بدکن آمد و عنقریب در سنه خمس وسبعین و تسعمأته فوت شده ازوست :

قبائی سبز در بر سرو نازش می توان گفتن
سخن کوته کنم عمر درازش می توان گفتن

عبدالغنی همدانی :

عبدالغنی همدانی خوش فکر بود، درعهد اکبر پادشاه به هند آمد وگاهی به‌رسم تجارت وگاهی بنوکرپیشگی بسرمی برد، ازوست :

بگذشته و آینده دریغ و هوس است
عمر یکه شنیده همین یک نفس است
میدان از تست سر کبی جولان ده
زان پیش که گویند فرود آی بس است

عتابی، سید محمد نجفی :

عتابی، سید محمد نجفی از یاران میر حضوری قمی‌است در شعر عربی و فارسی و انشاوخط صاحب دستگاه بود ـ نخست بدکن آمد و مصاحب علی‌عادل شاه والئی بیجاپور شد بعد فوت او بدرگاه اکبری شتافت و در بلده اله آباد ملازمت‌نمود و بسیار نامقید و بیے باک ظاهر شدو بعرض رسید که او در دکن شاه فتح‌الله شیرازی را هجوکرده، چون ازو پرسیدند منکر شد و گفت من دران دیارکی امثال اورا در نظراعتبار می آورم ـ این جواب بیشتر باعث بدگمانی باوشد و در قلعه گوالیار اورا محبوس ساختند ، بعد هفت سال به شفاعت شهزاده سلیم و دیگر مقربان رهائی یافت و در لاهور حضور طلب شد و هزار روپیه خرج راه داده حواله٭ قلیج خان الفتی کردند تا از بندر سورت

به کعبهٔ الله روانه سازد - او از اثنای راه گریخته پیش برهان الملک والیٔ احمد نگر رفت. صاحب دیوان است - او می گوید :

از بزمِ دلکش تو دل آزرده می روم
با آنکه گرم آمدم افسرده می روم

کو چنان بختی که بقاصد یک ره از بهر فریب
مژدهٔ وصل دروغی از لب جانان دهد

بعـزت تو که ما بلبلان آن چـمنیـم
که گل شگفت و ندانسته ایم باغ کجا است

ز بی تابی عتابی دورئی او جستم و اکنون
چو در دل بگذرد بی اختیارم گریه می آید

عزیزی، میر عزیزالله سیفی قزوینی :

میر عزیز الله سیفی قزوینی - در فن حساب سر دفتر اهل حساب بود - به هند آمد و در درگاه اکبر پادشاه ضبط پنج کرور درهم از پرگنات سنبل بعهدهٔ خود گرفت و در پائی حساب آمده بعقوبت شکنجه گرفتار گشت و هرچه داشت و نداشت داخل خزانهٔ عامره کرد وهم در آن عقوبت جان سپرد - دیوان غزل و رسایل منظومه بسیار دارد - ازوست :

سبزهٔ خط رستهٔ لعل لبت با آب و تاب
زانکه دایم می خورد از چشمهٔ خورشید آب

عنایت‌الله شیرازی :

عنایت‌الله شیرازی، مردی صاحب جوهر بود و خط نستعلیق بسیار خوب می نوشت - به هند آمد و ملازمت اکبر پادشاه حاصل کرد و در کتاب خانهٔ سرکار به امر کتابت مامور شد و بتدریج ترقی کرده به منصب کتاب داری امتیاز یافت، ازوست -

در شیشه اگر خون دلی هست به باده
در ساغر ما بادهٔ انگور نه گنجد

خود گرفتم که نیم دوست و لیکن بغلط
حرفی از دشمن خود نیز شنیدن دارد

عشقی خان :

عشقی خان از اولاد اسمعیل اتا پیراتراک است - ولایت زابود - در عهد اکبری به هند آمد - مردی باوقار بود و در علم سباق و قوف درستی داشت لهذا چندگاه میر بخشی پادشاه شد - شعر کی می گفت - ازوست -

بوقت خط نوشتن می کنم از گریه ترکاغذ
ز رشک این که ننویسد قلم نام تو برکاغذ

عیشی حصاری :

عیشی حصاری طالب العلمی بقدر داشت به هند آمد و در بعضی مدارس دهلی اقامت کرد و بملازمت اکبر پادشاه رسید - اول محنتی تخلص داشت - پادشاه او را از محنت برآورده عیشی تخلص بخشید و بفقای سرهند منصوب ساخت و هم دران بلده ازین محنت سرا در گذشت، او می گوید :

یافتم در گذری نقش کف پایش را
چون نمالم رخ خود یافته ام جایش را

عرفی استرآبادی، مولاناعلی‌کل :

عرفی مولانا علی کل استرآبادی صاحب هفت اقلیم گوید در سلک فضلاے زمان انتظام داشت و عمرها نقطه وار سر بر خط ملازمت سلاطین دکن نهاده عافیتی گوارا داشت تا لوای عالم جاودان بر افراشت ؛ این رباعی مر او راست :

ای شوخ دلم بر دل افکار بداست
آزار دل سوختهٔ زار بداست
آه دل عشاق گرفتار بداست
بسیار ستم مکن بسیار بداست

عرفی شیرازی :

عرفی شیرازی (۱) سرآمد سخن سرایان است و سر حلقهٔ خوش نوایان - پدرش ، زارت داروغگان عرف داشت ' لهذا عرفی تخلص کرد ، از ولایت به هند آمد و با حکیم ابو الفتح و خانخانان ربط پیدا کرد و بدولت این هر دو امیر کبیر رفاه حال بدرجه کمال بهم رسانید وسی شش سال عمر یافت و در لاهور سنه تسع و تسعین و تسعمائه (۹۹۹) چراغ حیاتش خاموش شد - عرفی در قصیده ترجمة الشوق گوید:

بکاوش مژه از گور تا نجف بروم
اگر به هند هلاکم کنی وگر به تتار

میر صابر اصفهانی که ترجمه او گذشت آرزوی اورا از حیز قوه بفعل آورد در سنه سبع عشرین و الف (۱۰۲۷) استخوان او را از لاهور به نجف اشرف رسانید - ملا رونقی همدانی تاریخ نقل استخوان میگوید -

یگانه گوهر دریای معرفت عرفی
که آسمان پیٔ پرورد نش صدف آمد
چو عمر او بسر آمد ز گردش گردون
شکست بر صف دلهائی بر شغف آمد
بگوش چرخ رسانید حرف جان سوزی
که عمرم از تو چو در معرض تلف آمد
بکاوش مژه از گور تا نجف بروم
فگند تیر دعائی و بر هدف آمد
رقم ز داز پیٔ تاریخ رونقی کلکم !
بکاوش مژه از هند تا نجف آمد

---

(۱) خزانهٔ عامره ، ص ۳۱۸ (مآخذ) مرآة الخیال، ص ۸۱
آتش کدهٔ آذر، ص ۳۰۱: ''مثنوی در برابر مخزن‌الاسرار گفته که شاید بر بے وقوف مشتبه شود اما استاد ماهر می داند که بسیار بد گفته ''
نتائج الافکار، ص ۴۶۸ :
کلمات الشعرا ، ص ۷۲ : '' استاد البشر ، (۹۹۹) و هادی کلام عرفی شیرازی (۹۹۹) ، تاوبخش یافتند '' :

[redacted]

سخن او از غایت شهرت محتاج اثبات نیست - این چند بیت بنا بر التزام ایراد می باید -

تاتیز کردهٔ به سیاست نگاه را
صد منت است بر سر عاشق گناه را

سا کن کعبه کجا دولت دیدار کجا
این قدر هست که در سایهٔ دیواری هست

طغیان ناز بین که جگر گوشته خلیل
آمد بزیر تیغ و شهیدش نمی کنند

دل را چه می دهی که به دار الشفا بریم
ان کشته را ز سایهٔ تیغت کجا بریم

عهدی، ملا عهدی شیرازی:

ملا عهدی شیرازی به هند آمد و مدتی درگجرات احمد آباد بامیر نظام الدین احمد بود - ازان جا بدهلی رفت، چون حکیم عین الملک دوائی که ذکرش گذشت، به سفارت راجه علی خان والی برهانپور مامور گشت، همراه او به دکن رسید - طبع نظمی داشت - اومی گوید :

از خون لب شکوه ام ا گر ترمی شد
از روزن دیده دود دل برمی شد
اشکم همه شعله ریز اخگرمی ریخت
آهم همه آب داده نشتر می شد

علی سمنانی، امیر سید علی:

امیر سید علی سمنانی صاحب هفت اقلیم گوید، در سلک مستعدان انتظام دارد و الحال در نوشتن تاریخ دکن مامور است، انتهی کلامه ظاهر این که آمرا کبر پادشاه بود، از اوست :

داریم دلی چو اخگر سوزانی
داریم دم گرم شرر افشـانی
در عشق تو حاصلی که داریم غم است
اما آن غم که نیسـتنش پایانی

عالم یزدی:

عالم یزدی، مرد سنجیده خوش طبیعت بود ـ در عهد اکبری به هند آمد و در درگاه سلطانی ترقی کرد، ازوست:

به کوی او برید آراسـته تابوت عالم را
به تعظیـم ره کعبه بیارائید محـمل را

علی بیگ، میرزا:

میرزا علی بیگ اکبر شاهی، مولد و منشاء او بدخشان است به هند آمد و مورد عنایت اکبر پادشاه شد و به منصب ارجمند و خطاب اکبر شاهی امتیاز یافت و در عهد جهانگیری به منصب چهار هزاری و حکومت کشمیر و بعده به تیولداری صوبهٔ اوده سرفراز گردید و هنگامیکه اجمیر مورد الویهٔ جهانگیری گردید بحضور خلافت رسید ـ روزی بزیارت روضهٔ خواجه معین‌الدین چشتی قدس‌الله سره رفت و قبر شاه باز خان کنبورا که درون محوطهٔ آن روضه است دیده در بغل گرفت و گفت دوست قدیمی ما بود و جان بحق سپردو همان جامدفون گشت ـ میر آزاد خوب گفته اند:

خواهم که داد عشق برآن آستان دهم
سر را نهاده بر قدم یار جان دهم

فضلا و صلحا دوست بود و طبع نظم داشت، ازوست:

شهزاده سلیم تا بکف تیغ گرفت
از خون عدو روی هوا میغ گرفت
از بیشه گریخت شیر در دامن کوه
و ز کوه پلنگ هم سر تیغ گرفت

عهدی ، قاضی عبدالرزاق خراسانی :

عهدی ، قاضی عبد الرزاق خراسانی اواخر اکبری به هند آمد و با قاضی نورالله شوستری که از مشاهیر فضلا است ، همدوش شد و مدتی بقضای کنبایت من اعمال گجرات احمد آباد پرداخت - آخر بگل گشت کشمیر شتافت و ازانجابه عراق رفت ، ازوست :

به کم مهری کشد در کوی بسیار بودن ها
سر آوارگیها دارم و بی یار بودن ها

بیش ازین تاب غم عشق ندارم عهدی
سینه بشگافت و دل غمزده را دور انداز

عبد القادر بستانی :

عبد القادر بستانی - بستان قریه ایست از قرای اصفهان - خوش فکر بود ، حوادث روزگار او را در سال هزار و دو به هند افگند و همین جا در سال هزار و بیست و بیستان آخرت شتافت ، ازوست :

افتاده به پهلو خم می قالب مستی است
خالی شده از هستیٔ خود باده پرستی است

نکردم جان نثار قاصد و شرمنده ام ازوی
که در اول سخن بیهوش کرد از ذوق پیغامم

عتابی ، حسن بیگ :

عتابی ، حسن بیگ تکلو ایلور شور پشت بود و اوباشانه میزیست و باوجود عدم صلاح خود را قطب وقت می دانست به هند آمد و به ایران باز گشت و دوباره به هند آمد و در اجمیر سال هزار و بیست و پنج مقتول گشت و بروایت ناظم تبریزی قتل او در سال هزار و بیست و سه بوقوع آمد ازوست :

مگر زمانهٔ ناساز خود بگر داند
که ترک مست من از ناز خود بگرداند

شهید جلوهٔ یارم بس این سعادت من
که چشم حسرت صد زنده در قفای منست

علی رضا :

علی رضا از معماران اصفهان است ، جوانی تیز هوش خانه بدوش بوده ، اکثر به سیاحت می گذراند و دو ماه یک جا قیام نه داشت - ظرفاے اصفهان او را نسیم گل می گفتند و باین لقب مشتهر بود ، در سال هزار و چهارده به هند آمد و در آگره که از عهد اکبر پادشاه موسوم به اکبر آباد است فروکش کرد - از منظومات اوست مثنوی در بحر تحفة‌العراقین او می گوید ـ

پیمودن جام فتنه لبریز چرا
امساک توجه دلاویز چرا
تو آتش سوزندهٔ و ما آب نئیم
زا میرش ما این همه پرهیز چرا

عارف ایجی :

عارف ایجی ، صاحب صبح صادق می گوید او از مشاهیر شعراے عصر است در سخنوری طریق خاص داشت ، در عهد اکبر پادشاه به هند افتاد و چندی در خدمت جهانگیر پادشاه بسر برد و بالآخر به پتنه اقامت گزید و در احدی و ثلاثین و الف او را انجام دیدم ـ شاعری ماهر بود و عقیدتی باطل داشت و در خمس ثلاثین و الف به بنگاله افتاد و در همان سال در گذشت ، انتهی کلامه ـ عارف گوید :

این عمر که از نیمهٔ هشتاد گذشت
یادش چه کنی که شاد و ناشادگذشت
در آب دو ساله کشتی انداز مگر
در آب بیابی آنچه برباد گذشت

عبد الباقی، تبریزی :

میر عبد الباقی تبریزی از تلامذه ملاّ میرزا جان شیرازی ست از اکثر علوم با خبر بود ، خصوص عربیت که مشق آن بسیار کرده طبع نظمی داشت ، ازوست :

عشق تو خمیر مایهٔ هستیٔ ماست
نو بادهٔ در دست گزک مستیٔ ماست
این شعله همه میل به بالا دارد
وین خاک نشینی همه از پستیٔ ماست

عیسیٰ، یزدی :

میر عیسیٰ یزدی از تلامذه مولانا وحشی و از ملازمان میر میران شاه نعمت اللهی و از معاصران تقی اوحدی بود ، به هند آمده و چندی زندگانی به عیش و عشرت گذرانیده و بایران مراجعت کرد و همانجا در گذشت - از انفاس عیسوی است :

ما چون جرس به ناله و فریاد زنده ایم
هرگز سر بریدهٔ ما بی فغان نه بود

دل جدا دیده جدا سوی تو پرواز کند
گرچه من در قفسم بال و پرم بسیار است

علی ، شاه علی :

شاه علی ماو رالنهری به هند آمد و درین ملک قلندرانه سیر می کرد ، ازوست :

من مست و بدحال این چنین یارب چه خواهد گفتنم
گر پاک دامانی باین آلوده دامان بگذر

عالمی :

عالمی از عامیان اصفهان است و از آیندگان هند وستان او را با قسمتی استر آبادی مهاجات رو داده ، چنانچه می گوید :

شنیدم که اے شاعر باد پیما
ز اولاد بطن‌الرنـامـی گریـزی

ز خود هیچ کس می گریزد که اپله
ز خود می گریزی کجا می گریزی

عباسی اصفهانی :

عباسی اصفهانی باشارهٔ شاه عباس ماضی این تخلص برگزیده و در لنا طرازان او منتظم بود آخر به هند آمد و در عهد شاهجهان پادشاه با قاسم خان ناظم بنگاله بسر می برد ـ گل عباسی باین رنگ می شگفد :

جز حکم قتل آن بت بد خو نمی کند
با من سخن بجز خم ابرو نمی کند

چه شد شکست پیاله چه شد نماند صراحی
سرکدو چو بریدی صراحی است و پیاله

عارف ، میرزا ابراهیم :

عارف ، میرزا ابراهیم عباس آبادی(۱) فی‌الجمله تحصیل کرده بود ، گاهی شعر هم می گفت ، به هند آمد و ازین جا بمکهٔ معظمه رفت و اسباب خود را فی سبیل‌الله بصیدی داده ، پریشان برگشت و بعد از اندک زمان در گذشت ، ازوست :

از حوادث گرد غم نه نشست بر رخسار ما
پاسبا ن خا نه شد کو تا هیٔ دیوار ما

ا ز طپیدن های دل در کلبهٔ ویرانه‌ام
سقف هم چون رنگ برخیزد ز روی خانه ام

---

(۱) تذکرهٔ نصرآبادی ، ص ۲۲۱ ـ

حامی نهاوندی :

حامی نهاوندی (۱) از شعرای معاصر جهانگیر از تخلصش پیداست اما در ترتیب نظم خصوصی قصیده قدرت تمام داشت ، به هند آمد و همین جا رحلت کرد و از اوست :

خون حرام آید ولی خون عدوی مرتضی
گر همه خون پدر باشد که شیر مادر است

مشبکی چو دل من دگر نه خواهد دهد
اگر خدنگ تو آفاق را کند غربال

از ستون آه بر پا کرده ام افلاک را
گر نفس و زدم بخود این خانه ویران می شود

عریان ، میرزا اسد :

عریان ، میرزا اسد ، مردی مهذب الاخلاق بود و از جانب او قادرخان و صفارت هزار جریب داشت ، آخر الامر بدکن آمد و با شیخ محمد خاتون که ذکرش خواهد آمد ربط بهم رساند - شیخ وقت وفات او را وصی ساخت لهذا بایران برگشت و متروکهٔ اورا موافق وصیت به ورثهٔ او رساند - تتبع بسیار کرده خود هم گاهی فکر می نمود ، ازوست :

نه هر حرفی که بر گوش آید از لب دل نشین افتد
که از صد قطرهٔ نیسان یکی در ثمین افتد
نظر بر پایهٔ عرش خموشی می توان گفتن
سخن هر جا که بد کرسی نشیند بر زمین افتد

---

(۱) تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۲۸٦ -

[redacted]

عرب ، ملا حاجی :

عرب ملا حاجی عرب شیرازی پارهٔ تحصیل علوم درشیراز کرده و باصفهان رفته با اعزه آنجا صحبت داشت ، آخر به هند آمد و درین جا فوت شد ـ گاهی شعر می گفت ، ازوست ـ

ز شست صاف که جست این خدنگ کز لب زخم
صدای جستن خون بانگ آفرین دارد

عشرتی گیلانی :

ملا عشرتی گیلانی (۱) مدتی در اصفهان تحصیل علم کرد در فن حکمت سعی بسیار نمود و در شعر فهمی قدرت خوبی داشت به هند آمد و با محمد امین خان میر جمله بسر می برد و همین جا فوت شد ـ ازوست :

شوقم افزون می شود تا حسنت افزون می شود
موج بر پهنای دریا می کشد آغوش را

عشرتی فروشانی :

علامه عشرتی فروشانی ، فروشان یکی از محلات ور نو سفا دران من اعمال اصفهان است ـ

آقا علی نام داشت پارهٔ تحصیل از ملا حسن علی ولد ملا عبد الله شوشتری کرد و بعضی کتب طب پیش حکیم شفائی اصفهانی گذرانید آخر به هند آمد و بخدمت نواب میرزا رستم صفوی فدائی تخلص که ذکرش خواهد آمد راه یافت و بعد مدتی به ایران مراجعت نمود ـ نصرآبادی گوید در شهر مشهد مقدس فوت شد و میر آزاد در ید بیضا می‌نویسد که بعض چندی از هند بارادهٔ مشهد مقدس روان شد و در اثنای راه بر دست قطاع‌الطریق جرعهٔ شهادت چشید ، او می گوید :

---

(۱) تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۲۰۴ ـ " در مدرسهٔ لطف الله به تحصیل مشغول بود ـ "

گو حریفی که کند سیر قمارم در عشق
پاک بازم بخدا پاک بری می خواهم

عشرتی داد کلان می زن و اندیشه مکن
بردتی می برد باختنی می بازد

تو با رقیب به گل گشت باغ و من از رشک
دل پر آبله از دست باغبان دارم

عشرتی یزدی :

عشرتی از سادات یزداست (۱) شعر خوب می گفت و خط نستعلیق خوب می نوشت۔ بولایت دکن آمد و همانجا در عمرسی‌سالگی جهان فانی راوداع نمود۔ ازوست:

دوستان در بوستان چون عزم می خوردن کنید
اول از یاران دور افتاده یاد من کنید

دوش دستار گرو از پی صهبا کردم
داشتم درد سری از سر خود وا کردم

عبدالله، میرزا عبدالله:

میرزا عبد الله خلف ملا عرشی یزدی (۲) بحکم ارث شعر می گفت به هند آمده می‌گذرانید ۔ ازوست :

هر قطره هوای بحر در سر دارد
هر ذره ز آفتاب افسر دارد

---

(۱) آتش کدهٔ آذر، ص ۲۷۶

(۲) تذکرهٔ نصرآبادی، ص ۱۹۰ : "ولد اجری یزدی"

[redacted]

از خویش تهی شو که بمقصود رسی
اینجا صدف حباب گوهر دارد

عامل بلخی :

عامل بلخی (۱) در صناعت سخن خوش عمل و بی بدل است - مردی درویش بود از اصفهان به هند آمد و زود به هرات برگشت و ایامی در آنجا اقامت کرد و باز باصفهان رفت و ازانجا به شیراز شتافت ، و محمد زمان خان تکیه براے او ساخت - در انجا ساکن شد و بعد اندک مدت در گذشت و من اشعاره :

چون آسیا بگردی اگر گرد خود دمی
از گــرد دامن تو بر و فیض عــالمــی

خموش می دهد ز جلوهٔ مستانه کام خویش - (کذا)
آن سر و دارد آب روان از خرام خویش

چوب دربان سپهر صاحب خانه را کین می‌کند
قطع پیوند از دو سر با تیغ چوبین می کند

علاء الملک

امیر علاء الملک میر هشی شوشتری صاحب صبح صادق گوید از اکابر علمائے روزگار است و باوصاف انبیا و اولیا اتصاف دارد - علم از والد ماجد خود میر نوراللہ در هندوستان آموخت و بشیراز رفت و کامل گشت و به هند و بازگشت و چون بتدریس پرداخت اکنون به شرف تعلیم شاهزاده سلطان شجاع بن شاهجهان پادشاه سرفراز است و دران درگاه منزلتی دارد - از تصانیف اوست - مهذب در منطق و انوارالهدیٰ در علم الهی و صراط الوسیط در اثبات واجب وغیرها ، انتهیٰ کلامه امیر می فرماید ،

---

(۱) تذکرهٔ نصرآبادی ، ص ۲۱۰ -

شب چشم تو بر بستر گل خواب کند
زلف تو بروز سیر مهتاب کند
رو را همه کس به سوی محراب آرد
جز چشم تو کو پشت به محراب کند

علاء الدوله :

امیر علاءالدوله برادر امیر علاء الملک (۱) مذکور است ـ او می گوید ـ

میان سر و قدان قامت ترا خوش کرد
زمانه مصرع موزونی انتخاب زده

علی قلی :

میرزا علی قلی ، صاحب صبح صادق در ترجمه خود می نویسد که در سنه ست و ثلاثین و الف به برهان پور آمدم ـ دران شهر بود ، میرزا علی قلی پدر او سلیمان خلیفه از امرائے شاه طهماسپ صفوی بود ، در معرکهٔ ازبکان بقتل رسید ـ میرزا علی قلی طبع لطیف و چنین ابیات می گفت ـ

بسیار ملولیم ازین عمر و ندانیم
کاسائش ما در دم تیغ کـه نهفته است

---

(۱) نتائج الافکار ، ص ۲۵۸ ـ
" شیخ علاءالدوله سمنانی ، کنیتش ابوالمکارم و اسم مبارکش رکن الدین احمد بن محمد بیا بانی است ـ نیا گانش ملاطین سمنان بوده اند ...... وے را جذبه در گوقت و ترک خدمت سلطانی کرده در بغداد سبع و ثمانین و ستمایة (سنه ۶۸۷) به صحبت شیخ نور الدین عبد الرحمن کسرتی فایز گشت و بعد دو سال اذن ارشاد یافته بمجاهدات شاقه پرداخت و به خانقاه مکا کیه مدت شانزده سال مانده ، یک صد و چهل اربعین کشید و بعمر هفتاد هفت سالگی درست ثلثین و سبعمأته (سنه ۷۳۲) در برج احرار صوفی آباد بفردوس برین آرامید "

[redacted]

عارفا :

عارفا ، از تبارزۀ عباس آباد اصفهان(۱) و از هم صحبتان میرزا صائب همیشه در دیوان خانۀ میرزا سکونت داشت و دیوان او را می نوشت ، خطش به خط میرزا بسیار ماناست - ارادۀ هند نمود و در حدود کابل افاغنه اسباب او را بغارت بردند ناگزیر به اصفهان بر گشت ، او می گوید :

از بسکه شد ضعیف ز درد گران تنم
آن قوتم نمـــاند کـه پرهـیـز بشکنم

ز آب و آئینه بیگانه وار می گذرم
ز بس که وحشتم از آشنائی خویش است

عـــلی رضـــا :

علی رضا شوپستانی پارۀ طالب علمی داشت به هند آمد و باابراهیم خان بن علی مردان خان بسر می برد - ازوست :

خون شد فسرده در دل اندوه پیشه ام
شد نه نشان ز ریزۀ یاقوت شیشه ام

عـــلی رضـــا ، میر :

میر علی رضا توی سرکانی ، از سادات آنجاست - پارۀ تحصیل علم کرد و در عهد عالم گیر پادشاه به هند آمده مقتضی المرام بوطن اصلی مراجعت نمود ، ازوست :

یا رخ منما کز تو فراموش کنند
یا لب بکشا که جمله خاموش کنند
یا رخصت آن که هرچه گوشم بشنید
فریـــاد کنم که عالمی گوش کنند

---

(۱) خزانۀ عامره ، ص ۳۲۲ (ماخذ) کلمات الشعرا ، ص ۹۸ : مرد غریبی بود - آن قدر عزت نه داشت -
نتائج الافکار ، ص ۲۹۱ -

[redacted]

عزت ، خواجه باقر شیرازی

عزت ، خواجه باقر شیرازی(۱) تاجر پیشه بود و از ولایت به هند تردد می‌کرد ـ خوش فکر است و دیوانی قریب پنج هزار بیت دارد ـ از افکار اوست :

ز نسبتی که بگل کرده اند روی ترا
توان ز نالهٔ بلبل شنید بوی ترا

من که پیوسته سر از بال هما می پیچم
دولتی خوشترم از سایهٔ دیوار تو نیست

چون شمع سودائی تو پروائی سرم نیست
می سوزم و از سوختن خود خبرم نیست
به ملاحت کدهٔ لعل لب او نرسد
دیده ام شور قیامت به نمکدانی چند

علی، میر سید علی

میر سید علی ولد میرزا مقیم از سادات نجیب تبریز است جد ش میر شاه میر در عباس آباد اصفهان سکونت گرفت ـ میر سید علی باتفاق والد خود به هند آمد ـ والدش درین جا فوت شد — او خط نستعلیق خوب می نوشت ـ میر سید علی هم خوش نویس بالا دست بود ، بعد ورود هند در سلک ملازمان عالمگیر پادشاه انتظام یافت ، و به منصبی شائسته و خطاب خانی امتیاز گرفت وآخر به خطاب جواهر رقم‌خانه و داروغگی کتاب خانه منزلتش دوبالاگشت ـ شعر بخوبی انشا می کرد ـ ازوست :

بیا بلبل به آهنگی که میدانی بکش هوی
که از خود رفتنی دارم بآهنگ سر کوی

من‌آن مرغم‌که آهنگ نوی در هرقفس دارم
صفیری می‌کشم تا نعره واری از نفس دارم

عالی ، نعمت خان :

عالی تخلص میرزا محمد مخاطب به نعمت خان شهرازی است(۱)- پدرش حکیم فتح الدین عم حکیم محسن خان است که در هند با شاه عالم خلف سلطان اورنگ زیب در ایام شاهزادگی مصاحبتی بهم رسانید و پسرش حکیم حاذق خان بخطاب حکیم الممالک سر بلندی یافت و در عهد محمد شاه به منصب پنج هزاری و خطاب حکیم الملوک و کمال تقرب لوائی تفوق براقران افراشت ـ حکیم فتح‌الدین نیز از شیراز به هند آمد و میرزا محمد در هند متولد شد ، اما در صغر سن همراه پدر به شیراز رفت و درانجا نشو و نما یافت وکمالات علمی کسب نمود و به ملک هند بر گشت. لهذا او را داخل واردان هند کرده شد ـ مشار الیه بعد مراجعت به هند در سلک نوکران سلطان اورنگ زیب انتظام یافت ـ نخست بد داروغگیٔ باورچی خانه وخطاب نعمت خان مطمی اندوخت ثانیاً بخطاب مقرب خان و داروغگیٔ جواهر خانه جبهه‌ٔ امتیاز بر سرزد و در عهد شاه عالم بخطاب دانشمند خان ناموری یافت و به تحریر شاهنامه مامور گردید ـ شاهنامه تصنیف او متداول است و چون شاه عالم بعد محاربه با برادر خود اعظم شاه وکشت شدن او بقصد مقابله برادر دیگر سلطان کام بخش که عهدیدار ناظم حیدر آباد بود ، از هند رایت نهضت جانب حیدر آباد افراخت ـ نعمت خان در رکاب خلافت به حیدرآباد رسید ـ نعمت خان مثنوی قریب هفتاد بیت در هجو حیدر آباد منظوم ساخته ، چون در حیدر آباد مساجد بسیار است ، چنانچه مؤلف از زبان عبد الغنی که درین ایام رئیس بنایان حیدر آباد است ـ شنیده که درین شمر زیاده از دو از ده هزار مسجد است ـ نعمت خان دران مثنوی گوید ـ

کسی بهر نماز آنجا نیاید
اگر آید زنی آورده کاید

اتفاقاً نعمت خان بعد وصول حیدر آباد در رکاب شاه عالم همان جا در سنه احدی و عشرین و مأته و الف رحلت کرد و در دائرهٔ میر محمد مومن مدفون گردید و بر سر قبرش مسجدی ساخته اند که بالفعل موجود است ـ شاعر و منشی زبردست بود ـ دیوان مشتمل بر اقسام شعر و مثنوی دارد ، این چند بیت از نتائج اوست :

---

(۱) خزانهٔ عامره ، ص ۳۲۳
نتائج‌الافکار ، ص ۲۸۵

چو یار محرم بزم شراب کرد مرا
نگاه گرم رقیبان کباب کرد مرا

ذره‌ام امیدوار پر توی از آفتاب
اے سحاب بی مروت می شوی حایل چرا

هر که یکبار بجانانه رساند خود را
این محال است که تا خانه رساند خود را

نیشکر بر بند بند خویش خنجر بسته است
تا بدانی هیچ نوشی در جهان بی نیش نیست

بے مروت یک نفس نگذاشت دل را پیش من
این قدر هم لائق بی اعتباری نیستم

ساغری بی صحبت آن نازنین نتوان زدن
در فراقش جام مے جز بر زمین نتوان زدن

عارف میرزا ، محمد علی طهرانی:

عارف ، میرزا محمد علی طهرانی کلانتری طهران در عهد سلاطین صفویه بسلسله او تعلق داشت ـ میر عبد الوهاب دولت آبادی در بی نظیر می نویسد ـ نادرشاه او را بنظم شاهنامهٔ خود مامور ساخت و مقرر کرد که مهدی خان منشی باشی وقایع شاهی را نثر نوشته به میرزا محمد علی حواله کند و او لباس نظم پوشاند- میرزا همراه نادر شاه به هند آمد و رفت ـ آخر نادر شاه از و ناخوش شد و خواست که مصادره نماید ـ میرزا گریخته بار دیگر سر به دارالامن هند کشید و مدتی با نواب ابو المنصور خان صفدر جنگ نیشاپوری که وزیر الممالک احمد شاه بن فردوس آرام‌گاه محمد شاه بود و صوبه داری اوده و الهآباد ضمیمهٔ وزارت داشت بسر برد ، صفدر جنگ و امرائے دیگر رعایت فراوان باو کردند و بمداحی امیر خان دوازده هزار روپیه با مراعات نمود

[redacted]

و چون احمد شاه ابدالی در سنه احدی و ستین و مأته و الف قصد هند کرد و محمد شاه سلطان هند خلف خود احمد شاه را با وزیر الممالک قمر الدین خان و صفدر جنگ بمقابله فرستاد و در حوالی سرهند جنگ واقع شد و وزیر الممالک قمر الدین خان بزخم گولهٔ توپ زند، جان در باخت و صفدر جنگ نوعی تردد نمود که احمد شاه ابدالی تاب مقاومت نیاورده گریخت و احمد شاه ظفر یافت و وزارت به صفدر جنگ رسید میرزا محمد علی این محاربه بنظم در آورد لیکن درین مثنوی سید صلابت خان را هجو کرد ـ صفدر جنگ ناخوش شد و گفت اگر هجو سید نمی کردی لک روپیه بهٔ توصله در دادم ـ بعلهٔ این ناخوشی میرزا باز قصد ولایت ایران کرد ، لکن اجل نگذاشت ، در بلده تته که از بنا در ملک سند است ، رسیده جان بقابض ارواح سپرد و کان ذلک فی سنه سبع و ستین و مأته و الف در نادر شاه نامهٔ جائی که نادر شاه از توپال پاشا سردار فوج روم شکست خورد و بعد چهل روز جمعیت پراگنده را فراهم آورده باز که از بنادر ملک سند است، رسیده جان بقابض ارواح سپرد وکان ذلک ـ فی سنه سبع و ستین و مأته و الف در نادر شاه نامه جائی که نادر شاه از توپال پاشا سردار فوج روم شکست خورد و بعد چهل روز جمعیت پراگنده را فراهم آورده باز بر سر فوج روم رفت و توپال را کشت و هژده هزار کس را اسیر نمود، می گوید :

ازین رفتن و آمدن عار نیست	که بی ز جر و مد بحر زخار نیست

و جائیکه نادر شاه بسیر بیستون رفته می گوید :

یکے خیمه افراخت بربی ستون	که شد بے ستون سنگ زیر ستون

و جائیکه نادر شاه کشته شده می گوید :

سر شب، سر جنگ و تاراج داشت	سحر گه نه سر بود وفی تاج داشت
ز نیرنگ چرخ نیلوفری	نه نادر بجا ماند وفی نادری

عازم، رستم علی خان :

عازم تخلص رستم علی خان بن میرزا شریف بن میرزا خضر بن ملا فرج الله شوشتری است که ترجمه اش خواهد آمد تولد اعظم (۱) غره شوال سال هزار وسی و هفت در

(۱) مسودے مین مرتب نے یہاں اعظم ہی لکھا ہے، جبکہ اس شاعر کا تذکرہ ع کی ردیف میں عازم ہے ـ مرتب کو چاہیے تھا کہ وہ اس کی صراحت کر دیتے ـ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ اصل مخطوطے میں اس مقام پر اعظم لکھا ہے یا مبیضہ نویس کی یہ غلطی ہے (ت ـ س)

[redacted]

بختیاری او نمود۔ بختیاری سر زمینی است ما بین شوشتر و اصفهان، و در سال هزار و صد و پنجاه و نه (سنه ۱۱۵۹ھ) از وطن بدکن آمد و تا حالت تحریر درین دیار قرین اعتبار بسرمی برد۔ راقم‌الحروف را در حیدرآباد ملاقات های مستولی با این بزرگ دست داد وکمند حسن خلق دل وحشی را صید نمود۔ چون گل رعنا و جواهر زواهر تالیف این نیازمند درگاه الهی ملاحظ فرمود از راه قدر دانی چند رباعی و مثنوی مختصری در مدح این ناالایق منظوم ساخت و بنده هم مثنوی مختصری در مدح آن قدر شناس اهل سخن موزون کردم، ازان جمله این ابیات است:

مغنی بیا، نغمه آغاز کن ۔۔۔ بتوصیف عازم نوا ساز کن
بطنبور معنی بده گو شمال ۔۔۔ بتار ثنا زخمه زن از خیال
بخوان شعر های نکو پیش او ۔۔۔ که هم شعر فهم است و هم شعر گو
اگر نام او بگذرد بر زبان ۔۔۔ چو نافه شود مشکبویم دهان
چو سحبان سخن های او بشنود ۔۔۔ بگیرو بر سم ادب گوش خود
چو بهزاد می دید نقشیکه بست ۔۔۔ زدی بر رخ کار خود پشت دست
مجالم کجا تا بگویم سخن ۔۔۔ سزای ثنا کو زبان و دهن
ز تعریف من وصف او بر تر است ۔۔۔ کجا ذره خورشید را در خور است
چو فردوسی آن پیشوای سخن ۔۔۔ رسول سخن بل خدای سخن
ز شهنامه بیتی نکو نقش بست ۔۔۔ که معنیش اکنون به کرسی نشست
جهان آفرین تا جهان آفرید ۔۔۔ سواری چو رستم نیا مد پدید
ز رستم همین رستم آمد مراد ۔۔۔ که این قرعه بر نام نامی فتاد
فلک چرخ زد گرد عالم بسی ۔۔۔ ندیده چو رستم علی خان کسی
به بزم است چون شمع روشن بیان ۔۔۔ برزم است چون رستم داستان
ز سلجوقیان یادگار است این ۔۔۔ گل نورس آن بهار است این
کجا کس بپایی عظم شان می رسد ۔۔۔ که اصلش به سلجوقیان می رسد
نباشد چو او خوش‌نسب خوش‌نصاب ۔۔۔ کز اجداد او هست افراسیاب
سخاوت غلام است او را قدیم ۔۔۔ که ابن الکریم است وابن الکریم
سلامت به اشعار او توام است ۔۔۔ نزاکت به افکار اوهم دم است
مگر بود در فکر امداد من ۔۔۔ که از شوشتر آمده در دکن
ز اخلاق تسخیر دنیا نمود ۔۔۔ شهنشاهی ملک دل ها نمود
نیاورد چرخ کهن در جهان ۔۔۔ چو رستم علی خان اعظم جوان

[redacted]

به تعریفم اشعار موزون نمود
ز راه قدر دانیم بر ستود
مرا لازم آمد ثنائی کنم
بجان منت اورا دعائی کنم
بود تا بقای جهان کامران
به عمر ابد دولت جاودان
چوفی خصمش از بیخ برکنده باد
همه لاغر و زار و نالنده باد

خان اعظم در سخن پایهٔ بلند و رتبهٔ ارجمند دارد این چند بیت نتیجهٔ طبع وقاد است:

مرادم شبی بگویم پیش توراز خود را
روشن چوشمع سازم سوز وگداز خود را

کردم بخاک کویش قایم نشست خود را
آخر بلند کردم اقبال پست خود را

کند گر ترک چشمت ناز از ابرو بجا باشد
چه باشد بهتر از شمشیر در میدان سپاهی را

چسان احوال خود را ای پری باتو توان گفتن
که چون پیدا شوی از دور من گم می کنم خود را

ز مکتوب تو اشک دیدهٔ تر کم نمی گردد
بکاغذ کی توان بستن ره آب روانی را

به نمودم از وفور گریه داغ خویش را
کشتم از بسیاری روغن چراغ خویش را

تا شود آن شعله خود را سوزش دل آشکار
بر پر پروانه بنویسید مکتوب مرا

مگر زعکس تو آتش فتاد در دریا
که گشت آدم آبی کباب در ته آب

یک قدم گر می نهی پارا برون از خویشتن
منزل مقصود نزدیک است عازم دور نیست

[redacted]

چون رسد وقت کشائیش احتیاج سعی نیست
عقدهٔ صد غنچه از دست نسیمی وا شود

چون رسد سیماب بر آئینه ما ند اضطراب
تکیه بر روشن ضمیران کردن آرام است و بس

آشنا از بسکه با اطوار هر بیگانه ام
هر کجا منزل کنم گویا که صاحب خانه ام

پیچ و تاب خاطر از زلف نگار آموختیم
مدتی مشق جنون کردیم و کار آموختیم

مرا به کشور حسن بتان بود والی
کمند زلف رسا مد ظله العالی

جملهٔ مدظله العالی سه صفت می خواهد که در زلف یافته می شود۔ بنده شفیق هم مضمونی برای مد ظله العالی یافته که مشتمل بر هر سه صفت است یعنی :

رسید باده کشان را نوید خوش حالی
که آمد ابر سیه مد ظله العالی

حرف الغین

غربتی، حصاری :

غربتی حصاری، طالب‌علم و شاعر صاحب دیوان است، در عهد همایون پادشاه از وطن غربت اختیار کرده به هند آمد و در آگره سنه ست و ستین و تسعمائه سفر آخرت بر گزید، از وست :

دهان یار با من دوش رمزی گفت پنهانی
که من سرچشمهٔ آب حیاتم هیچ میدانی

[redacted]

براه عشق تو هرگز به منزلی نه رسیدم
که درد عشق ترا بیشتر رسیده ندیدم

قضا جدا ز تو خونم چرانمی ریزد
مگر ز دست قضا این قدر نمی آید

غیرتی شوشتری:

غیرتی از شوشتر است (۱) اما در شیراز نشوو نما یافته به هند آمد و مدت چهار سال با محمد حسین بقایؒ ولد یادگار حالتی که ذکرش گذشت بسر بود وبه دیار خود مراجعت نمود - از وست:

در کیش عشق کفر بود کینه خواستن
راضی شدن ز خصم کم از انتقام نیست

شدم آزاد بنوعی ز تعلق که دگر
هستم تکیه به دیوار توکل نه کنند

غباری اردستانی:

غباری اردستانی به لطف طبع موصوف بود در عهد اکبری به هند آمد و بخطاب قاسم خان ممتاز گشت، از وست:

ز راه آه تیرش بر دل دیوانه می آید
چو بارانیکه از روزن درون خانه می آید

---

(۱) آتش کدۀ آذر، ص ۳۰۶ : ''بعد از سیر ولایت عراق به هندوستان رفته و ازانجامراجعت و در کاشان اسیر عشق یکے از بزرگان آنجا شده و از بیم اغیار ناچار آخرالامربوطن مالوف رفته ازانجابدارالبقاخر امید''.

غزالی مشهدی:

غزالی مشهدی (۱) صیاد غزالان خیال است و دام گستر وحشیان مقال در مبادی حال از وطن به دکن آمد و رونقی فراغت ندید ـ خان زمان سلطان تخلص که ذکرش گذشت از جون پور چند راس اسپ و هزار روپیه فرستاده نزد خود طلبید و این قطعه نوشت:

ای غـزالی بحق شـاه نجف — که سوی بندگان بی چون آی
چونکه بی قـدر گشتـهٔ آن جا — سر خود گیر و زود بیرون آی

سر غزالی که غین است اشاره به هزار روپیه با شد ـ غزالی مدتی در مرغزار دولت خان زمان تنعم کرد، بعد قتلش رو بآستانهٔ اکبری آورد و به عنایت خسروانی و خطاب ملک الشعرای فایز گردید تا آنکه در رکاب مرکب سلطانی شب جمعه بیست و هفتم رجب سنه ثمانین و تسعمائه در گجرات احمدآباد از صحرای جهان رم کرد و در موضع سرکج برد و گروهی گجرات مدفون گشت ـ اشعارش نود هزار بیت نوشته اند، این چند مشک نافه از غزالی است :

رخ را نقاب زلف گره گیر می کنی — بر مادر مشاهده زنجیر می کنی

گر غزالی را میان عشق بازان قدر نیست
قدر او دانند روزی کز جهان بیرون رود

من بویرانهٔ غم مردم و هر سه طفلان
سنگ در دست که دیوانه کی آید بیرون

بس پرپیچ و تاب افتاده زلف همچو زنجیرش
مگر دست قضا لرزید در هنگام تحریرش

---

(۱) خزانهٔ عامره، ص ۳۶۳ (ماخذ) نتائج الافکار، ص ۵۱۰ ـ آتش کدهٔ آذر، ص ۹۱ ـ

غزنوی، میر محمد خان :

غزنوی تخلص میر محمد خان کلان است در تخلص نسبت وطن خود اختیار کرده از قبیل عراقی و طالبی و مروی، برادر بزرگ شمس‌الدین خان اتکه و امیر عمده از امرائے اکبر پادشاه است و دران دولت مصدر امور عظیمه گشت و در پٹن گجرات سال نهصد و هشتاد و سه در گذشت. مجلس او هیچ گاه خالی از افاضل و شعرانه بود. باوجود اشتغال به مهمات ملکی احیاناً بگفتن شعر متوجه می شد و در زبان فارسی و ترکی شعر می گفت و دیوان هر دو زبان ترتیب داد - او می گوید :

در جوانی حاصل عمرم به نادانی گذشت
آنچه باقی بود آن هم در پشیمانی گذشت

غنی بیگ :

غنی بیگ از اسد آباد همدان است به هند آمد و درکشمیر رحل اقامت افگند، چون یادگار میرزا برادر یوسف خان در سال نهصد و نود از اکبر پادشاه بغی کرد، غنی بیگ که با او کمال خصوصیت داشت این رباعی در تهنیت سلطنت او موزون ساخت :

بر جای قباد می نشینی بنشین	خوش خورم و شاد می نشینی بنشین
دولت بکنار می نشانی بنشان	بر تخت مراد می نشینی بنشین

چون اکبر پادشاه کشمیر را گرفت غنی بیگ در ذیل اساری گرفتار آمد و بجریمهٔ آن رباعی مدتی محبوس ماند - مردم بسیاری سعی در استخلاص اوکردند، ازان جمله ملا نظیری نیشاپوری قصیدهٔ در مدح پادشاه بنظم آورد و در آخر قصیدهٔ استخلاص غنی بیگ درخواست - چون او بالکل از خاطر پادشاه محو شده بود براین مصراع :

به بخش جرم غنی را به التماس فقیر

بیاد آمد و عرق حمیت شهر یاری بحرکت آمد و رباعی مذکور خوانده حکم کرد تا اورا بقتل رسانیدند و این واقعه در سال هزار و دوازده صورت بست - چون این قصه

رو نموده خان اعظم کوکه گفت که قصیدهٔ ملا نظیری در حق غنی بیگ بحکم دعای سیفی پیدا کرد از اشعار غنی است :

کام اگر این است کاین نو دولتان فهمیده اند
حبذا بر گشته بختی مرحبایی دولتی

غروری کاشانی (۱)

میر غروری از سادات کاشان است بر کمال خود غروری داشت و بر نظم خود سروری، تقی اوحدی را با او در ایران و هند ملاقات هاست ـ او کلاه شاعری می شکند :

نازک نهال من که خوشم با خیال او
قامت کشیدن است گران بر نهال او

در عهد جمال تو نگیر ند ز گل آب
عکس تو بهر آب که افتاد گلاب است

غیاث‌الدین منصور، میر (۲)

میر غیاث الدین منصور، نسبش از جانب پدر بمیر غیاث‌الدین منصور وشتکی میر سد ـ و از جانب مادر همشیر زاده علامی میر محمد زمان مشهدی است ـ جوهر قابل بود ـ به اصفهان رفته در دام محبت ماند گار نام فاحشه گرفتار گر دید و اسبابی که

---

(۱) تذکرهٔ نصرآبادی، ص ۲۹۱ ـ خزانهٔ عامره، ص ۳۶۵ ـ مقالات‌الشعرا، ص ۲۶۶ : ''از سادات باعتبار معاصر مرزا باقی است، در سند توطن گرفته هم این جا در گذشت ـ میر منعم حسینی، تخلص، والد ماجد ویست''ـ

(۲) تذکرهٔ نصرآبادی، ص ۹۹ ـ

داشت همه را در باخت، ناچار در عهد عالمگیر پادشاه به هند آمد و به منصب پانصدی سرفراز شد و به کشمیر رفته در گذشت ، ازوست:

درین صحرا من آن مجنونم صحرا گرد رسوایم
که ساز و چشم آهو را نمکدان شور سودایم

همچو من بیکس شهیدی هیچ کافر دیده است
صبح محشر هم دمید و خون من خوابیده است

حرف الفاء

فردوسی طوسی (۱)

فردوسی طوسی ، امام شعرا و پیش روقافلهٔ فصحااست ، برهان استعدادش، شاهنامه است که ازان عهد تازمان حال زبان آوران بسیار در عرصهٔ وجود قدم گذاشتند ـ کسی از عهده جوابش بیرون نیامد، وقتیکه سلطان محمود، فردوسی رابنظم شاهنامه مامور ساخت ـ هزار بیت گفته از نظر سلطان گزرانید و هزار دینارسرخ صله یافت و در مدت سی سال باقی شاهنامه راتمام کرد و بدستور سابق در مقابله هر بیت دینار سرخ توقع داشت، حساد به سلطان رسانیدند که این مرد را فضی است، پنجاه هزار درهم نقره کافی است، سلطان متغیر شده، سی هزار دیگر موقوف کرده، بیست هزار درهم فرستاد ـ فردوسی آن مبلغ را بحمامی و فقاعی بخشیده ،هجو سلطان گفت و به طبرستان رفت و بسپهبد شیراز که از نسل یزدجرد بود گفت که این همه اخبار و آثار اجداد تست این کتاب را بنام تومی‌کنم سپهبداورا بنواخت و گفت محمود خداوند من است کتاب را بنام او رهاکن و صد و بیست هزار درم باوفرستاد و هجو سلطان را از وگرفته، بشست اما سخن طائیری است که بال پرواز آ ترانمی توان شکست، نقش هجو باوجود شستن بر صفحهٔ روزگار باقی ماند ، شخصی بر شاهنامه دیباچه نوشته در دیباچه می نویسد ـ چون فردوسی از پیش سلطان رفت، مدتی در هند پیش پادشاه دهلی بود ـ بعد مدتی مدد از زروگوهر و جامه و اسپ و غلام و کنیزک تا اینجا کلام صاحب دیباچه است ـ

---

(۱) خزانهٔ عامره، ص ۳۶۵ ـ مرآةالخیال، ص ۲۵: "نام وے حسن بن شرف است"ـ تذکرةالشعرا، دولت شاه، ص ۲۷ ـ ۳۰ ـ آتش کدهٔ آذر، ص ۹۲ ـ پدرش باغبان چهار باغ به فردوس بوده"ـ نتائج‌الافکار، ص ۵۲۲ ـ



مخفی نماند که پادشاه دهلی در کلام صاحب دیباچه عبارت از نائب سلطان محمود است - چه اول کسی از سلاطین اسلام که هند را فتح کرد در ین ملک عمل نشاند، سلطان محمود است و چنانچه سپهبد شیراز که از دولت خواهان سلطان بود، بافردوسی رعایت کرد و هجو سلطان واشست نائب هند هم که خود را پادشاه می گرفت، رعایت بعمل آورد و آمدن فردوسی به هند پیش از رفتن به طبرستان خواهد بود یا بعد ازان و وجهی دیگر برای آمدن فردوسی به هند اقرب بصواب است، چه سلطان محمود بارها برای جهاد بد هند آمد - تخلف ملازمان و مقربان سلطان از در چنین اسفار دشوار از آئین نوکری و آقائی پر بعید است - لهذا شعراء و رکاب مثل فردوسی و عنصری و عسجدی و فرخی البته همراه سلطان به هند آمده باشند - اگر هر بار نیامده باشندگاهی خود آمده باشند لکن چون آمدن عنصری وغیره کسی بر زبان قلم نیاورده، این هارا داخل این صحیفه نه کرده شد - آورده اند که وقتی سلطان محمود نامه به پادشاه دهلی می نوشت، با خواجه احمد میمندی وزیر خودگفت که اگر جواب باصواب نیایه‌چه باید کرد وزیر این بیت از شاهنامه خواند:

اگر نه به کام من آید جواب من و گرز و میدان و افراسیاب

سلطان را رقتی پیدا شد و گفت در حق فردوسی جفا کردم، پس دوازده هزار شتر نیل و مولوی جامی در بهارستان فرموده که شصت هزار دینار سرخ با خلعت های خاصه بطوس فرستاد - میر آزاد درّ ید بیضا، می نویسد که آن انعام چون باران بے هنگام فائده نداد روزیکه آن اموال را از یک دروازهٔ طوس در آوردند از دروازهٔ دیگر جنازه فردوسی بیرون آوردندآن اموال رابرخواهرش عرض کردند بمقتضای همت دست ردزد - گماشتگان سلطان ازان زر رباطی تعمیر کردند - صاحب فرهنگ رشیدی گوید نام آن رباط چاهه است بجیم فارسی که در راه مرو و نیشاپور واقع شده - وفات (۱) فردوسی در سنه احدی عشر و اربعمائه و بعضی در سنهٔ ست عشرواربعمائه (۴۱۶) نوشته اند، این چند بیت از هجو سلطان است:

ایا شاه محمود کشور کشا ز کس گر نه ترسی به ترس از خدا
میا زار موری که دانه کش است که جان دارد وجان شیرین خوش‌است
نه یدی تو این خاطر تیز من بیندیش از تیغ خون ریز من

---

(۱) تذکرة الشعراء، دولت شاه، ص ۳۰ : «وفات فردوسی در شهور سنه ۴۱۱ احدی عشرواربعمائه بود»

به سی سال بردم به شهنامه رنج — که تا شاه بخشد مرا تاج و گنج
اگر شاه را شاه بودی پسر — مرا تاج زرین نهادی بسر
وگر مادر شاه با نو بدی — مرا سیم و زر تا بزانو بدی
پرستار زاده نیاید به کار — اگر چه بود زادهٔ شهریار

فارغی، شیخ ابوالوجد هروی:

شیخ ابوالوجد هروی پدرش شیخ وجیه‌الدین در هرات بر سجادهٔ ارشاد متمکن بود ـ شیخ ابوالوجدو شیخ زین‌الدین جامی تخلص به وفائیؒ که ذکرش خواهد آمد هر دو باتفاق به هند آمدند و ملازمت بابر بادشاه حاصل کردند، اولین معتقد فیه پادشاه و بیرم خان شد و در مین بصدارت ممالک هندوستان ممتاز گشت و چنانچه هر دو بزرگوار باتفاق به هند آمدند هر دو باتفاق در سنه اربعین و تسعمائه از عالم رفتند و هر دو یک جا در خانقاهی که شیخ زین‌الدین مذکور در حین حیات خود در آگره ساخته بود مدفون شدند ـ شیخ ابوالوجد درویش مشرب شیرین زبان بود و این چنین شعر می‌گفت:

از بسکه آن جفا جو آزار می نماید — اندک توجه او بسیار می نماید

چو تیر خود کشی از سینه ام بگذار پیکان را
مرا دل ده که تا مرده در راحت دهم جان را

فارغی شیرازی:

امیر فارغی شیرازی (۱) برادر شاه فتح الله است که در علوم عقلی و نقلی سرآمد علمای عصر بود و در درگاه اکبر پادشاه منزلتی عظیم داشت و در کشمیر سال نه صد و نود و هفت در گذشت امیر فارغی پارهٔ متداولات تحصیل کرده بود و در جفر و اعداد مهارتی داشت به هند آمد و مورد عنایت بیرم خان گردید، بعد چندی بایران

---

(۱) نتائج‌الافکار، ص۵۲۲: «اوایل حسادی عشر در گذشت»

مراجعت نمود و بار دیگر به هند آمد و آستانهٔ اکبر پادشاه لازم گرفت و همین جا فوت شد ـ او می گوید :

خوش آن کز وعده ات خوش حال در محنت سرای خود
نشینم منتظر ساعت بـه ساعت سوی در بینم

در هجر ساختم بحیات خود ای اجل
نتوان در انتظار توهم بیش ازین نشست

رسید ایام عید و فکر من پیوسته آن باشد
که بهر تهنیت آیا که ، با او هم زبان باشد

فکری، نوربخشی رازی:

فکری ، نور بخشی رازی ـ اول سیری تخلص می کرد، باقتضای اصل تخلص خود بسیر ولایت دکن آمد و به کیمیای عنایت شاه طاهر خواندی منفعت فراوان اندوخت و به وطن خود مراجعت کرد، از وست:

رخت گلگل شد از می ترک گشت باغ وبستان کن
بگیر آئینـه در دست و تماشای گلـستان کن

فکری، سید محمد:

فکری، سید محمد جامه باف هروی (۱) در فکر رباعی سلیقه مناسب داشت لهذا به مهر رباعی اشتهار یافت ـ از دیار خود در سنه تسع و ستین و تسعمائة به هند آمد و از نوازش اکبری محنت جامه با فی فراموش کرد و چهارم ربیع الاول سنه ثلاث وسبعین و تسعمائه (۹۷۳هـ) در گذشت ـ «مهر رباعی سفر نمود» تاریخ است، او می گوید ـ

آن روز کـه آتش محبت افروخت عاشق روش عشق ز معشوق آموخت
از جانب دوست سرزد این سوز و گداز تا در نگرفت شمع پروانه نه سوخت

---

(۱) نتائج الافکار ص ۵۳۱ ـ

فارغ، چلپی بیگ تبریزی:

فارغ چلپی بیگ تبریزی، سر آمد علمائے روزگار بود، اما داغ الحاد بر پیشانی داشت، در ایام جوانی به شیراز رفت و در حلقهٔ درس ملا میرزا جان، فنون عقلی و نقل بتکمال رساند و به هند آمد و نزد اکبر پادشاه از جهت جنسیت الحاد پیدا کرد ورد النبوة، نام رساله نوشت و نامهٔ اعمال خود را سیاه ساخت۔ طبع موزون داشت، او می گوید۔

محال است این که عاشق را شود یک کام دل حاصل
تمنا بر تمنا بشکند تا جان برون آید

هر کس که میان سپرد حیات ابد گرفت   از هیچ کشته قاتل ما شرمسار نیست

ای سلطنت سلسله جنبان خدائی   احول بود آن دیده که دیده ست جدائی

این مطلع قصیده ایست که در مدح اکبر پادشاه گفته و او را باوج الوهیت رسانیده۔ میر آزاد بلگرامی بر غم چلپی، قصیده در نعت نبوی فرموده اند۔ سه بیت از آغازش این است۔

ای روی تو آئینهٔ دیدار خدای   بینای ترا نیست ز الله جدای
تا سرو تو در گلشن ایجاد خرامید   بوسند زمین تو تدروان سمای
دادی به همان روز ازل سایهٔ خود را   شک نیست که فیض تو بود فیض همای

فهمی، استرآبادی:

فهمی استرآبادی به هند آمد و بامر تجارت اشتغال داشت و در دارالخلافه دهلی نقد حیات در باخت، خوش فهم بود۔ او می گوید۔

ای روی تو عرق گل آب زده   زلف تو بود بنفشهٔ تاب زده
چشمان تو چون دو مست بر یک بالین   سر بر سر هم نهاده و خواب زده

فهمی، طهرانی:

فهمی طهرانی خالی از فهمی نبود با سهمی بخاری معارضه داشت ـ در عهد اکبری به هند آمد و مراجعت نمود ـ ازوست ـ

از بخت خود ای دل گله نتوان کردن   خود را گر و عاقله نتوان کردن
مخروش و منال از پیٔ هر رفتی   خود را جرس قافله نتوان کردن

فسونی یزدی:

فسونی یزدی سید قصه خوانی بود به هند آمد و در سلک ملازمان اکبر پادشاه انخراط یافت ـ ازوست ـ

بعد از هزار وعده که یکبار رو نمود   آن هم ز بیم غیر زمانی نبود رفت

فسونی، محمود بیگ:

فسونی، محمود بیگ از شیراز است ـ اما در تبریز نشو و نما یافته در اکثر فنون مهارتی شائسته داشت و تتبع دواوین و تواریخ بسیار کرده در ولایت از مادحان شاه عباس ماضی و سلطان حمزه میرزا بود، بعده به هند و در ثنا طرازان و ملازمان اکبر پادشاه داخل شد ـ صاحب «صبح صادق» گوید بعد فوت او ملازمت شاهزاده پرویزگزید و در بلده الهآباد سنه سبع و عشرین و الف در گزشت و تقی بلیانی گوید که به هند آمد و در دولت شاهزاده خورم دفتر استیفایافت و به مناصب شائسته رسید ـ فسونی افسون می دمد ـ

عشق است دلا این همه نومید چرایٔ   شاید شب ماهم سحری داشته باشد

می دهی بامن قرار هم سفر بودن که باز   خود نیایٔ و مرا لازم شود آوارگی

دلم از گرمیٔ خوبان دگر می ماند   غنچهٔ را که بزور نفسش بکشا یند

مارا قرار باتو در اول چنین نه بود   از ما ملول زود شدی وقت این نبود

فسونی، امام قلی قزوینی :

فسونی ، امام قلی قزوینی از قوم اقراک است سال ها به الله وردی خان زو گر بالی" گذرا نید - آخر الامر به هند آمد و مدتی درین سر زمین بود و همین جا مرحلهٔ آخرت پیمود - ازوست -

موکل کرد چشمت غمزهٔ امید فرسا را
که نگذارد ز دل سوی زبان حرف تمنا را

بد زخم غیر بود مرهم این چه خاصیت است
همان نگاه که الماس زهر داغ من است

فانی ، خواجه محمد دهدار شیرازی :

فانی ، خواجه محمد دهدار شیرازی از علماء صوفیا است علم از شاه فتح الله شیرازی آموخت و بدکن آمده نزدعلی عادل شاه تقرب بهم رساند و او را بر انگیخت تا مال وافر فرستاده شاه فتح‌الله را از شیراز بدکن طلبید و کتب باقیه را بخدمت او گذرانید - شاه فتح‌الله بعد فوت علی عادل شاه بدرگاه اکبری شتافت و خواجه محمد به احمد نگر رفته پیش برهان نظام شاه اعتبار یافت و ناظر مملکت او شد دران زمان شیخ حسن نجفی وارد احمد نگر گشت - خواجه محمد بحلقهٔ اعتقاد او در آمد و هجده سال بخدمت او گذراند و کتب خوانده را پیش او تکرار کرد و آداب صوفیه تعلم نمود چون نظام شاه نبیره برهان نظام شاه بر تخت نشست حکومت برار یافت و بعد فوت او برهان پور و ازان جا به سورت رفت و همه را ترک داده منزوی گشت - عبدالرحیم خانخانان را با و اعتقاد تام بود - شصت‌ و نه سال عمر یافت و در سنه ست عشر و الف رخت هستی بر بست : از تالیفات اوست ، شرح گلشن راز و حاشیه بر فصل الخطاب و شرح خطبة‌البیان و دیوان شعر - او می فرماید :

یک جرعه که از حریف مستت برسد — بس چاشنیٔ دم الستت برسد
این جام نهاده اند بر طاق بلند ! — پا بر سر خویش نه که دستت برسد

فائض گیلانی :

فائض گیلانی از اعیان سادات آنجاست در سال هزار و بست به هند آمد ، او می گوید :

پهلو چو بر زمین نهم از بس که غم گداخت　　کوی بخاک صورت مجنون کشیده اند

فغفور ، محمد حسین لاهیجانی :

فغفور ، محمد حسین لاهیجانی (۱) در فن طب و شعر و خط نستعلیق دستگاه عالی داشت ـ به هند آمد و ملازم شاهزاده پرویز بن جهانگیر پادشاه و قصاید غرا در مدح او پرداخت و در بلدهٔ الهآباد ماه رمضان سال هزار و بیست و هشت در گذشت ـ ازوست :

ملاحت توگواه است و شوربختی من　　که بی نمک نه سرشتند خاک آدم را

در دام تو رسم رستنی نیست　　با صید تو بخت جستنی نیست
صد کعبه خلیل گو بنا کن　　کفـارهٔ بت شکستنی نیست

ز حسن عالم افروزت چه کم گردد سرت گردم
به حسرت مردهٔ گر بعد عمرے بنگرد سویت

آرائش حسن تو ز مژگان تر ماست　　از بهر سر زلف تو این شانه در آب است

درین محفل سراپا حیرتم امشب چه حالست این
که شمع از سوز دل می گرید و پروانه می رقصد

نی عندلیب بر خورد از مانه باغبان　　خود را به شاخ چون گل پژمرده بسته ایم

(۱) تذکرهٔ نصرآبادی ص ۲۲۳ ـ «تا در ایران بوده رسمی تخلص داشت» آتش کده آذر ص ۱۶۸

طرفه کحالی ست باد مصر کز راه مشام　　توتیا داند بچشم پیر کنعان ریختن

فتحی ملک آبادی :

فتحی از ملک آباد من توابع اردستان است (۱) فی‌الجمله تحصیل علم نمود و از وطن خود به دکن آمد و در سال و هزار و بیست به اجمیر رسید آخر به عراق مراسمت نمود و همان جا در سال هزار و چهل و پنج رحلت کرد - ازوست :

هزار نکته به من گفت چشم غمازش　　چوسرمه خورده که بیرن نیاید آوازش

بدیده اشک شود رهنمون دل ما را　　ستـــاره شمع بود رهروان دریا را

فدائی ، رستم میرزا :

فدائی تخلص رستم میرزا است بن سلطان حسین میرزا ابن بهرام میرزا ابن شاه اسمعیل صفوی در عهد اکبر پادشاه سنه احدی و الف به هند آمد و دران عهد و عهد جهانگیر پادشاه حکومت صوبه جات مختلف بنوبت باو تفو یض یافت و در سال اول جلوس شاهجهان پادشاه بعارضه نقرس خانه نشین شد و در آگره سال هزار و پنجاه و یک به کشور عقبیٰ شتافت - طبع موزون داشت ، ازوست -

دل و دیده پر زخون شد به خیال این که جانان　　ز کدام در درآید به کدام جانشیند

ای دل برو از قاصد بیگانه خبر گیر　　شاید که ز جانان خبری داشته باشد

صفیری سرنه زددر هیچ حال ازمن مگروقتی　　که در دام آمدم صیاد غافل را خبر کردم

فطرت ، میر ابو تراب :

میر ابو تراب پدر میر رضی دانش مشهدی از وطن به ملک دکن خرامید و نزد

---

(۱) تذکرهٔ نصر آبادی - ص ۲۷۶ -

عبداللہ قطب شاہ والئی حیدرآباد منزلتی بهم رسانید بعد چندی پسرش میر رضی هم بحیدرآباد رسید و با پدر بر خورد میر ابو تراب در سنه ستین و الف در نقاب تراب رفت ـ میر آزاد در سرو آزاد و خزانهٔ عامره نوشته اند که قبر او در دائرهٔ میر محمد مومن استرآبادی که گورستان مقرری ایرانیان است و مردم بسیاری ازان ولایت دران بقعه خوابیده اند دیده شد بر لوح مزار او کنده ، که این رباعی را دم آخر بنظم آورد :

فطرت بتو روزگار نیرنگی کرد بنواخت بسهر و خارج آهنگی کرد
آن سینه که عالمی دروی گنجید اکنون ز تردد نفس تنگی کرد

و رباعی دیگر از میر رضی که در فراق والد خود گفته هم بر لوح مزار تحت رباعی مذکور نقش است :

دانش مکن اعتماد بر عمر دراز کاهد بزمان کم بسر عمر دراز
گیرم که چو عیسیٰ بفلک بر شدهٔ آید بچه کار بی پدر عمر دراز

میر آزاد سلمه الله تعالیٰ با بنده فرمودند که در خمس و ستین و مأیة و الف ورود حیدرآباد اتفاق افتاد و بدلالت دائره میر رضی اقدس شوشتری قبر میر ابو تراب در دائرهٔ میر دیده شد ـ دران وقت دائرهٔ مذکور ویرانه بود و اثری آبادی نداشت پس ازان بعد سی سال در سنه خمس و تسعین و مأیة و الف باز ورود حیدرآباد رو نمود و دائرهٔ میر به ملاحظه در آمد اثری از قبر و لوح میر ابو تراب نیافته شد و هم چنین که اکثر قبور که دران قطعه زمین بود با خاک برابر گشت ـ سپش این که در زمان حال بنا بر سکونت والئی‌ملک نواب نظام‌الدوله آصف جاه ثانی خلف‌الصدق نواب نظام‌الملک آصف جاه خدیو دکن آبادیٔ حیدرآباد بحد کثرت رسیده و این دائره که تمام خوابگاه موتیٰ بود آرام‌گاه احیا گردیده :

چنان آباد شد از وی زمانه که چون شان عسل پرشد ز خانه

فرح ، ملا فرح‌الله شوشتری :

ملا فرح‌الله شوشتری (۱) نسبش به سلاطین سلاجقه می رسد ، صاحب سخن عربی و فارسی و در هر دو زبان صاحب دیوان و ممتاز اقران است ، ترجمه اش در « سلافةالعصر » سید علی خان که تذکرة الشعرای عرب است و تذکرهٔ نصرآبادی تذکرة الشعرای فارسی است مندرج و میرزا صائب در حق او می فرماید :

همین ز خاک فرح کامران نشد صائب — که فیض هم بظهوری به این جناب رسید

از وطن مانوس بسیر ممالک دکن رسید و بخدمت سلطان عبدالله قطب شاه والئی حیدرآباد اعتبار عظیم پیدا کرد و کمال ثروت بهم رسانید ـ این چند بیت از نتائج طبع اوست :

مغان که دانهٔ انگور آب می سازند — ستاره می شکنند آفتاب می سازند

ثمر نصیب کسی گشت و گل نصیب کسی — دلم خوش است که در باغ آشیان دارم

گل به گل نقل کند تازگی روی ترا — غنچه هرجا که روی کوچه دهد بوی ترا

در هوای بادهٔ گل رنگ بیتابیم ما — سالها شد کز هوا داران این آبیم ما

گرزیر سپهریم عجب نیست که دریا — درزیر حباب است وفزون‌تر ز حباب است

---

(۱) تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۳۲۲ : « دیوانش به نظر رسید ، قریب سه چهار هزار بیت بود » .

فارغا ، محمد ابراهیم :

فارغا محمد ابراهیم (۱) برادر ملا عشرتی فروشانی است که گذشت - او هم خوش تلاش است به هند آمده با ظفر خان ارتباط بهم رسانید ، بعده ، به لاهور رفت و در آنجا بیمار شده در گذشت ، ازوست :

نتوان به وصف قامت اوگفت مصرعی تا معنی ز عالم بالا نمی رسد

بهر که می نگرم غیر خود نه می یابم بخود شناسئی من هیچ کس نمی باشد

فتحا اصفهانی

فتحا ولد کاظم بیگ اصفهانی ، (۲) مدتی به هندوستان بود - بعد مراجعت به توجه محمد خان اعتمادالدوله نویسنده دعشور بندر عباسی ، شد و چندی بیکار ماند و باز در زمان شاه بندری میرزا کاظم منجم نویسنده ، بندر شد آخر به اصفهان معاودت کرد و درانجا فوت شد ، طبع موزونی داشت ، او می گوید :

به صدف منتی از ابر بهاران نه بود می دهد قطرهٔ آبی و گهر می گیرد

فوجی مقیما :

فوجی مقیما (۳) پسر ملا قیدی برادرزاده ملا نظیری نیشاپوری وارث جواهر سخن است به هند آمد و بعد چندی بوطن مراجعت نمود و ازان جا به اصفهان رفت و باز به نیشاپور برگشته فوت شد او می سراید :

خالی نه می شود دل گردون زکین ما قد سپهر گشت کمان در کمین ما

اے ستمگر از مکافات عمل اندیشه کن گل درآتش خفت گر بلبل بخاکستر نشست

---

(۱) تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۳۳۹ -
(۲) " " ص ۱۴۸ -
(۳) " " ص ۳۱٦ -
صاحب مرآة الخیال می نویسد که "واصلش از خطه متبرکه شیراز است ...... مداح و ندیم مجلس خان زمان بهادر ظفر جنگ عرف میرزا خان بیگ شاه شجاعی بوده-
آتشکده آذر ، ص ۱۲۵ - اسمش ملا مقیم از اقوام ملا نظیریست -

فارس ، میرزا محمد بواناتی :

فارس، میرزا محمد بواناتی (۱) از مخصوصان میرزا ملک مشرقی بود، بعد فوت او در قهوه خانه قصهٔ حمزه می خواند آخر طبعش مکدر شده به هند آمد و بعد مدتی مراجعت نمود و دوباره به هند آمد و درین جا فوت شد ـ دیوانش قریب به چهار هزار بیت است او می گوید :

خاموشئی دلسوخت درین بادیه مارا　　　ای خضر ره گم شده آواز رسائی

می‌خورد چون‌موج‌هائی بحر برهم‌کوهسار　　　گردش‌چشمی مگر درکارها مون‌کرده است

فطرت ، میر معزالدین :

فطرت ، میر معزالدین (۲) از سادات موسوی قم و از جانب مادر دختر زاده میر محمد زمان مشهدی است که سر آمد علمائے مشهد مقدس بود ـ میر در فنون علوم لا سیما معقولات درجهٔ بلند و در شعر و انشا مرتبهٔ ارجمند داشت در عنفوان شباب از مشهد مقدس به اصفهان رفت و دو سال در حلقهٔ درس آقا حسین خوان ساری فنون عقل و نقل کسب نمود و در سنه اثنین و ثمانین و الف به هند آمد و به دامادئی شاهنواز خان صفوی و سلف بودن باسلطان عالمگیر سر افتخار بفلک الافلاک رسانید- اول به دیوانی صوبه عظیم آباد پتنه مامور شد ـ اما صحبتش با بزرگ امید خان ناظم پتنه پسر شائسته خان امیرالامرا نیامد و این خبر به سمع پادشاه رسید لهذا امیر حضور طلب شد و در سنه تسع و تسعین و الف بخطاب موسوی خان و دیوانی تن سر افرازی یافت و عنقریب در سنه احدی و مأته و الف رخت ازین عالم بر بست ـ فطرت و معز و موسوی ، هر سه تخلص می کند از نتائج طبع اوست :

---

(۱) تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۲۰۱ : کلمات‌الشعرا ، ص ۸۹ : «خوش فکر و معنی یاب بود» :

(۲) تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۱۷۶ : آتش کدهٔ آذر ، ص ۹۷ :
کلمات‌الشعرا ، ص ۹۸ : «در خوش خیالی و معنی طرازی و شعر فهمی و انشا پردازی نظیر نداشت ــ در جدت و طبع دقت آفرینی و علم معقولات بے بدل بود ـ باین فضل و کمال از ملک ایران کم کسی برخاسته باشد ـ

جنونم در تصرف گر نمی‌آورد هامون را غزالان برده بودند ازمهان میراث مجنون را

او مست ناز می‌رود و از کمال ضعف عمری گذشت تا مژهٔ وا کنیم ما

مبادا شور محشر در متی عیشم نمک ریزد عجب بزمی‌ست در کنج لحد مشت غبارم را

جز ترک عشق با توستم کاره چاره نیست آخر دل است جان من این سنگ خاره نیست

این سفر نسبت دوری به سر زلف تو داشت رفتن هند نه از راه پریشانی بود

چه شد گر ناشکیبی‌ها زکویت رخت می‌بندد وفا جائی نخواهد رفت چون من ضامنی دارد

جامی یک زخم دگر در همه اعضایم نیست بعد ازین تیغ بیند از و نمک‌دان بردار

از تن سرم جدا کن و از من جدا مباش بی رحم باش جان کسی بی وفا مباش

در چمن سوختم از رشک چو دیدم گل را به همین رنگ قبای که تو در برداری

فارغا قمی :

فارغا قمی ، از ولایت به دیار سند افتاد و مدتی دران سرزمین گذراند و متاهل شد و اولاد آورد و به اعانت میر عبدالجلیل بلگرامی که دران وقت از پیش‌گاه سلطان عالمگیر بکار بخشی گری واقعه نگاری سرکار بکر و سرکار سهوستان مامور بود - سرمایه فراغتی بهم رسانده - به دارالخلافه جهان آباد رفت و بیاوری طالع مورد عنایت سلطان فرخ سیر شد و به منصب و خطاب ناظم خان امتیاز یافت و به تظم حالات شاهی مامور گردید - در مدح علامه میر عبدالجلیل مرقوم ، غزلی گفته که مطلعش این است :

چو توی نبوده شاهی به قلمرو معانی بتو هیچ کس نه ماند تو به هیچ کس نه مانی

ندارد میل آمیزش به هستی رنگ تخمیرم چو گرد از دامن کاغذ توان افشاند تصویرم

تلاش بی قراری باعث آرام شد دل را طپیدن بال پرواز سبکروحی است بسمل را

فاتح ، میر رضی گیلانی

فاتح ، میر رضی گیلانی درویش صاحب دل بود ، از گیلان به اصفهان رفت ، ازانجا به هند آمد و چندی به گلگشت دکن خرامید و باز قصد کرد ـ در اثنای را بر دست قطاع الطریق جرعهٔ شهادت چشید ، طبع نظم داشت ، ازوست :

از روز ازل رضا به تقدیر شدیم   صد جا سگ نفس را گلوگیر شدیم
برخوان کسی چشم طمع نه کشودیم   خوردیم ز بس گر سنگی سیر شدیم

حرف القاف

قراری گیلانی ، نورالدین :

قراری گیلانی نورالدین (۱) نام داشت ـ برادر اعیانی حکیم ابوالفتح ممدوح عرفی شیرازی است ـ به انواع فضائل از علم و شعر و خط آراسته و بصفت فقر و انکسار پیراسته بود همراه برادر به هند آمد و به ملازمت اکبر پادشاه رسید ـ پادشاه او را به بنگاله فرستاد و او آنجا در زمان فترات مظفر خان جان بحق تسلیم نمود ـ صاحب دیوان است ، او می گوید :

تانخواهد پیش او عذرگناه خویش را   لال می‌خواهم زبان عذرخواه خویش را

دردم این‌است‌که هر چندبه‌من‌جور کنی   لذت جور تو نا یافته از دل برود

از امتداد هجران‌شادم که می‌توان‌کرد   بیگانه وار با او آغاز آشنائی

بتوانمی‌که روزی ز تودیده‌بودم‌اکنون   ز تغافلت نرنجم که هنوز شرمسارم

کو هم نفسی که این قدر کار کند   از من سخنی بمجلس یار کند
گر باعث آشنائی من نه شود   از درد دل منش خبر دار کند

---

(۱) آتشکدهٔ آذر ص ۱۶۹ ـ

قیدی ماور النهری :

قیدی ماورالنهری در عهد بیرم خان وکیل مطلق اکبر پادشاه به هند آمد و در آگره به تحصیل علم اشتغال داشت ازوست :

صومعهٔ طاعتم گوشهٔ میخانه شد	صیحهٔ درویشیم نعرهٔ مستانه شد
قیدئی بی‌خانمان سوی حرم می‌شتافت	زد صنمی راه او جانب بتخانه شد

قیدی شیرازی

قیدی شیرازی (۱) مورد عنایت شاه اسمعیل ثانی صفوی بود ، بعد فوت به مکهٔ معظمه رفت ازآنجا به هند آمد و ملازمت اکبر پادشاه کرده فوراً به مرتبهٔ تقرب رسید ، روزی عرض کرد که ضابطهٔ داغ اسپ سپاهی که حضرت اختراع فرموده اند مردم ازان بسیار به تنگ آمده اند، ازان روز از نظر افتاد ـ چندی بوضع قلندرانه در بیانه از توابع دهلی بود ، آخر به فتح پور رفت و دران جا (۲) بعلت دق جان سپرد ـ مهر علی کاشی نوشته که مدت دو سال در مکه توطن نمود و در شهور سنه تسعین و تسعمأته هم درانجا عالم فانی را پدرود نمود ، انتهی مردن او در مکه خلاف تحقیق است ، ازوست ـ

تا یافته ام وصل تو در کینهٔ خویشم	مشتاق همان حسرت دیرینهٔ خویشم

قدری شیرازی :

قدری شیرازی باتفاق مولانا قیدی به هند آمد و قصد تجارت در دکن نمود و سفر دریا کرد و هنگام معاودت کشتیٔ او شکست و متاع هستی او در آب برباد رفت با مولانا عرفی هم طرح بود و سخن را بخوبی بر کرسی می نشاند ، او می گوید :

اگرچه تا بقیامت در انتظار تو باشم	زمن چو بگذری امروز شرمسار تو باشم

(۱) تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۲۶۴ : و «شاگرد ملا غیرتی است».

(۲) نتائج الافکار، ص ۵۶۰ و «هما جا در تسعین و تسعماة از قید هستی برآمد».

بهر نگاه تو صد خون اگر کنم دعوی		زمـــانه باهمه خصمی گواه من باشد

قبلان بیگ

قبلان بیگ چاوسلو (۱) از ملازمان شاه سلیمان صفوی و داخل قورچیان شاهی بود ، آخر به هند آورد ـ زمان دراز درین جا بسر برد تا بحدیکه او را مردم هندوستانی می دانند ، و او خود را طوطی هند گفته ـ ظاهرا در عهد اکبری به هند آمد که تاریخ جلوس جهانگیر پادشاه موافق سال هزار چارده این مصراع یافت /

ع ـ پادشاه باش پادشاهی کن [۱۰۱۴ھ]

و عمر دراز یافته که مرثیه جهانگیر پادشاه نیز بنظم آورد ـ خوش فکر است ، تخلص او سپاهی هم بنظر در آمد و اکثر نام خود می آرد او گوهر می افشاند ـ

یاد بادانکه بکویت گذ ری بود مرا		یکقدم گشتن از ین جاسفری بود مرا

چنان دل برد از مردم بسحر غمزه یار ما		که نتوان یافتن صاحب‌دلی‌در روزگار ما

چناندلیم‌ز تو مایوس‌گشته کز خجلت		نهفته یاد کنم التفـــات ســـابق را

از پهلو دلم که شهید خدنگ اوست		پیکان‌برون‌مکش‌که‌هماخون‌بهای‌اوست
بحیرتم که تمامش چگونه می‌خوانند		درین‌صحیفه که سرنامه‌نام‌محبوب‌است

کو چنان بختی که یک نوبت در آغوشت کشم
چون سبوی باده باشی مست و بر دوشت کشم

---

(۱) تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۳۹ ـ

تو کیستی بچه نسبت درون دری قیلان
دران صنم کده گنجائش برهمن نیست

قاسم خان :

قاسم خان ولد میر مراد جوینی از اکابر سادات جوین است - میر مراد از وطن بدکن آمد و مدتی درین جا بسر برد بعد ازان رو به هند آورد و در سلک ملازمان اکبر پادشاه منتظم شد تولد قاسم خان ظاهر این که در هند است ، ترجمه او در گل رعنا فوت شد لهذا درین صحیفه قضا کرده می شود - قاسم خان خلف جهانگیر پادشاه است - مینجه بیگم خواهر نور جهان بیگم در حبالهٔ نکاح خود داشت ، در آخر عهد جهانگیری ناظم صوبه اکبرآباد شد و در سال اول جلوس شاه جهان پادشاه بایالت صوبه بنگاله سر بر افراخت و حسب‌الحکم پادشاه فوجی فرستاده هوگلی بندر را محاصره نمود - و پس از نقب زدن و یورش کردن بعد سه و نیم ماه قلعه مفتوح گشت از آغاز تا انجام ده هزار مرد و زن نصاری بقتل رسید و چار هزار کس اسیر گردید و هزار کس از اسلام بکار آمد و این سانحه در سال هزار و چهل و یک بوقوع رسید و (۱) بعد سه روز از فتح قاسم خان از جهان در گذشت - امیری خیر ستوده خصال بود هر سال دو لک روپیه به مستحقان میرسانید ، شعر متین می گفت و نثر مربوط می نوشت - این جواهر از خزانهٔ اوست :

بعد ازین در عوض اشک دل آیدبیرون — آب چون کم شود از چشمه گل آید بیرون
عشقت آمد پی دل بردن و در سینه نیافت — دزد از خانهٔ مفلس خجل آید بیرون

نمونهٔ جرس بی دلم صدا نه کنم — زبس شکسته دلم لب بخنده وا نه کنم

بس‌که آزرده‌ام آزرده نخواهم‌کس را — در دلم می‌خلدآن‌خار که درپائی‌است

---

(۱) نتائج‌الافکار، ص ۵۶۱ - در سنه اثنین وار بعین و الف، همانجا طبل رحلت ازین دار فانی کوفت

مرم رغ هر شاخی نیم ای باغبان بالم مبند　　　عندلیبم سایهٔ گلبن قفس باشد مرا

وصلی که در گمان نه بود خوش عطیه ایست　　　در غیر فصل میوهٔ نورس غنیمت است

قاسم خان :

قاسم خان ولد شریفا خازن از نجبائے تبریز است ۔ جد اعلای او خازن شاه طهماسپ صفوی بوده ۔ قاسم خان در آوان شباب به هند آمد و درین جا روزگار می گذرانید ، معاصر نصر آبادی است ۔ او می گوید :

شمع شبستان کلبهٔ که تو باشی　　　خانهٔ همسایه هم چراغ ندارد

قاسم دیلمی :

قاسم دیلمی نشو و نما در قزوین یافته به هند آمد و با رستم میرزا فدائی که گذشت بسر می برد ازوست :

در چشم تو چون یافتم از درد نشان　　　جان دادم و دانی چه بود معنی آن

کاین درد متاع ماست چون یافتهٔ　　　بازش ده و جان بمزدکان نی بستان

قدسی ، حاجی محمد جان مشهدی

قدسی ، حاجی محمد جان مشهدی (۱) سر حلقهٔ ناظمان جواهر فصاحت است و سر آمد جوهریان بازار بلاغت بعد تحصیل حیثیات ، بزیارت حرمین محرمین رفت وکسب این سعادت کرده ۔ در سنه احدی و اربعین و الف به هند آمد و در ربیع الآخر سنه اثنین و اربعین و الف باستلام عتبهٔ شاهجهانی بلند پایه شد و قصیده بعرض رسانید که مطلعش این است ۔

---

(۱) خزانهٔ عامره ، ص ۳۷۷ (ماخذ) مرآة الخیال ، ص ۸۷ ۔ آتش کدهٔ آذر ، ص ۹۸ ۔ نتائج الافکار ، ص ۵٦۴ ، خان زمان حاجی محمد جان قدسی ، کلمات الشعرا ، ص ۹۰ ۔

ای قلم برخیزد ببال از شادی و بگشا زبان
در ثنای قبلهٔ دین ثانی صاحبقران

و بمنایت خلعت فاخره و دو هزار روپیه مباهی گشت و در ذیل ثناطرازان انخراط یافت و یومیهٔ معتد به موظف گردید و در جشن نو روز سال هزار و چهل و پنج پادشاه اورا در جلدوی قصیده مدح خود بزر کشید و مبلغ هم سنگش که پنج هزار و پانصد روپیه باشد باو مرحمت فرمود و سوای آن مکرر بصلات ارجمند بر نواخت - قدسی در لاهور سنه ست و خمسین و الف بعالم قدس خرامید - قصیده و مثنوی او پایهٔ بلند دارد و خصوص پادشاه نامه صاحب قران بسیار بقدرت گفته این غزلیات اوست :

زود به کردم من بی صبر داغ خویش را　　　　اول شب می‌کشد مفلس چراغ خویش را

غم، هجوم آورد و من در فکر بی‌سامانیم　　　　میزبان‌خجلت کشد هرچند مهمان آشناست

جوانی رفت و داغی ماند بر دل یادگار ازوی
چون آن سرخی که بر ناخن پس از رنگ‌حنا ماند

عیش این باغ به اندازهٔ یک تنگ دل است
کاش گل غنچه شود تا دل مـا بگشـاید

قدرتی اصفهانی :

قدرتی اصفهانی (۱) به هند آمد و سرمایه سهـل بهم رسانده باصفهان برگشت و باس بزازی مشغول شد، چون وقوفی دران کار نداشت کاری نساخت - نصرآبادی گوید این بیت از و میدانند -

گر نداند نمک چشم منش گیرد زود　　　　این نمک‌ها که من از دیده به دریا کردم

قیصر بیگ شیرازی:

قیصر بیگ شیرازی، طبع موزون داشت به هند آمد و در درگاه شاهجهان پادشاه بسر می برد ، ازوست :

---

(۱) نصر آبادی ص ۲۲۱

زیر دستان را نوازش کس به از دریا نه کرد
قطره دریا می شود هر گه بدریا می رسد

قایل گیلانی:

میر قایل گیلانی بهند آمد و در عهد شاهجهانی درین جا بسر می برد - ظریف طبع کوچک دل بود ، او می گوید -

هرگز زباده چهرهٔ ما لاله گون مباد   لبریز جام عشرت ما جز بخون مباد
هرناله رشک صحبت صد ساله عشرت است   خالی به دلی ز نغمهٔ این ارغنون مباد

قاسم مشهدی:

قاسم مشهدی مشهور به دیوانه در آغاز حال باصفهان رفت و به تحصیل علم پرداخت و در شعر بتلمذ میرزا صایب افتخار اندوخت ، چنانچه می گوید -

قاسم امروز که صاهب بود استاد مرا   سزدار عقل بشاگردی من فخر کند

آخر بهند آمد و چندی در دارالخلافه جهان آبادرخت بوادی خاموشان کشید - در سخن قصد های بلند و تلاش های ارجمند دارد ، ازوست -

می طپد دل در برم از شوخی سیارهٔ   چشم داغم می پرد می آید آتش پارهٔ

رنگ از چهرهٔ گل شوق پریدن دارد   می توان یافت که آن شوخ حنا می بندد

هست چون اجزای عالم ذرهٔ یک آفتاب   آستین بر هرچه افشانی چراغی کشتهٔ

جلوهٔ غیر گران بود بدوش نگهم   دیده برهم زده مقراض دو عالم کردم ،

نیست قدری هیچ کس را در دیار خویشتن
آب تا در گل بود آب است در مینا گلاب

هر کسی از درگه یا به مراد خویشتن
دزد را محــراب باشد رخنهٔ دیوارها

حرف الکاف

کلان بیگ :

خواجه کلان بیگ اند جانی از امرا بابر بادشاه بود و سالها ایالت کابل و قندهار داشت و در کابل در گذشت ـ خوش فکر بود و شعر بزبان فارسی و ترک می‌گفت ـ ازوست ـ

ندارم تاب دیدن پیش آن بد خو رقیبان را
ازان بر صبح وصل او گزیدم شام هجران را

گلشنی کاشانی :

گلشنی از سادات کاشان است ـ از وطن به دکن و ازانجا به هند خرامید و جمعیتی بهم رساند و بوطن مراجعت کرد و باز به هند آمد و در سال نهصد و هفتاد و دو در گلشن جنت خرامید ـ ازوست ـ

ز رنگ زرد عاشق می توان یافت — که در عشق تو شد بیمار گونه
ناصحا، تعلیم قتل من مده جانانه را — شمع می‌داند که چون آتش زند پروانه را

کلامی لاری ، صدرالدین محمد :

کلامی لاری ، صدرالدین محمد مخاطب به افضل خان (۱) از امرائے دکن بود و

---

(۱) آتش کدهٔ آذر ، ص ۳۱۳ ـ

فضیلت پر کمال داشت و در سنه سبع و سبعین و تسعمائه در گذشت - او می گوید :

قد تو سایه نیفگند وقت جلوهٔ ناز ... که سر و ناز بپایت نهاده روئی نیاز

کلامی چغتا :

کلامی چغتا در هند بسیار بوده و با ملا نیازی بخاری که ذکرش خواهد آمد همیشه بحث و جدل داشته اول در بکر سند بود ازانجا به هند آمده ، در آگره بسر می برد ، ازوست .

بستم بخیال سر زلفت ره گریه ... لیکن نتوان آب به زنجیر نگه داشت

کاهی ، محمد قاسم :

کاهی محمد قاسم، از سادات میان کلال است و آن سر زمینی است مابین بخارا و سمرقند (۱) رند لا اُبالی بود و قوت جسمانی و مصارعت به مرتبه داشت که ده بیست کس را تنها مغلوب ساختی - در عمر پانزده سالگی مولانا جامی را دریافت و میرزا عسکری برادر همایون پادشاه در بدخشان تمامی خزانهٔ خود را که مبلغی خطیر بود با وبخشید و او همگی به مستحقان تقسیم ساخت ، آخر بدیار سند افتاد و در بلدهٔ بکر بصحبت شاه جهانگیر هاشمی کرمانی که ذکرش خواهد آمد رسید و فیوض باطنی از و فرا گرفت ازانجا به هند آمده مشمول عواطف اکبری گردید و بواسطه غزل لازم فیل صد هزار تنکه صله یافت مطلعش این است -

تا به فیلان میل دیدم دلستان خویش را ... صرف راه فیل کردم نقد جان خویش را

بادشاه مقرر فرمود که هرگاه مولانا بحضور آید هزار روپیه بصیغه پای مزد تسلیم مولانا کرده شود - ازین جهت مولانا دیگر در حضور پادشاه نه رفت و در بنارس مدتی با بهادر خان برادر خان زمان سلطان که ذکرش گذشت بسر می برد - آخر حال در آگره فروکش کرد و در سن صد و ده سالگی سال نهصد و هشتاد و هشت ودیعت حیات سپرد . صاحب « مرآة‌القدس » می نویسد که مولانا قاسم کاهی وقتی که این بیت گفت ،

---

(۱) خزانهٔ عامره ، ص ۳۹۰ - نتائج الافکار ، ص ۵۹۹ - مقالات‌الشعرا ، ص ٦٨٦

از بنگ شود سر اناالحق ظاهر ‌ ‌ ‌ ‌ چون هر برگش بصورت الله است

شیخ عبدالنبی او را تکفیر کرد و خلیفه را بران داشت که او را به تعزیر و تشهیر این سخن حاضر گردانند - چون او را حاضر گردانیدند ، شیخ در مقام معارضه شد - مولانا بخلیفه عرض کرد که حضرت شیخ را پرسیده شود که گاهی ازین چشیده‌اندیاته - خلیفه به شیخ گفت که مولانا چه می گوید - شیخ گفت استغفرالله صورتش را ندیده ام چه جای چشیدن - مولانا گفت حق بجانب شیخ است، اگر اندک ازان تناول فرمایند و سری که گفته ام منکشف نه شود هر چه شیخ فرماید آن را سزاوارم - خلیفه را این سخن بغایت در مذاق افتاد - مولانا را به اعزاز و اکرام رخصت فرمود، انتهی کلامه - مولف گوید ازین قبیل است، نقل دیگر صاحب عجایب‌المخلوقات بتقریبی آورده که وقتی امام قشیری بر بام خانهٔ ابوالمعالی جوینی به امام‌الحرمین بر آمد - دید که چنگ ساز می دهد و او تار را بریکدیگر وصل می کند چند کس را آورده گواه گرفت و روز دیگر در مجلس سلطان ملک شاه سلجوقی چون امام‌الحرمین حاضر شد قشیری پرسید که ای امام چنگ زدن حلال است یا حرام - گفت ، حلال - گفت چه گونه تواند بود - گفت چنانچه میان دو چنگی خلاف افتاد، یکی به سر طلاق سوگند خورد که تو خطا نواختی و آن دیگر نیز سوگند خورد که من راست نواخته‌ام و رجوع به مفتی کردند - اگر مفتی خطا و صواب ایشان را نداند چگونه حکم کند - سلطان بخنده افتاد و این قضیه به این لطیفه گذشت و قشیری راجائی سخن نماند ، مولانا کاهی گوید :

چون ز عکس عارضت آئینه برگ گل شود
گردران آئینه طوطی بنگرد بلبل شود

اشک من طالب آن نرگس جادو باشد ‌ ‌ ‌ ‌ همچو طفل که دوان در پی آهو باشد

خواهم که چرخ ز آب و گل من سبو کند ‌ ‌ ‌ ‌ چون بشکند سفال سگ کوئی او کند

می نه باشد به مجلس تو حرام ‌ ‌ ‌ ‌ که بود باده در بهشت حلال

نه نرگس است عیان بر سر مزار مرا ‌ ‌ ‌ ‌ سفید شد برهت چشم انتظار مرا

ز عنصر عمر فزون است عشق بازان را اگر ز عمر شمارند روز هجران را

چون سایه هم رهیم بهر سوروان شوی شاید که رفته رفته بما مهربان شوی

از گریهٔ من حال رقیب تو خراب است زان روی که مرگ سگ دیوانه درآب است

کامی ، میر علاؤالدوله :

کامی ، میر علاؤالدوله بن قاضی یحییٰ حسنی سیفی قزوینی. تذکرة الشعرا مسمی به " نفائس المآثر ، از فنون علوم بهره مند بود و در شعر فهمی و فن تاریخ یگانه می زیست از ولایت اول به دکن آمد و ازانجا بآستانهٔ اکبر پادشاه شتافت و به منصب و خطاب افضل خان سرفراز گردید ، آخرالامر باز به دکن رفت و همان جا حله آخرت پیمود ، ازوست :

ز عشق جز بدل خویشتن نه گویم راز که دل سخن نه شنود از من و نگوید باز

سر بپای او نهادم سرگران از من گذشت چون گرفتم دامنش دامن کشان ازمن گذشت

کامی ، سبزواری :

کامی سبزواری (۱) در خراسان پارهٔ تحصیل کرده بود از دیار خود به هند آمد و مدتی بخان خانان بسر برد ، چون زود رنج بود و مزاج ناساز داشت ، ازین ملک به ولایت خود برگشت و در مشهد مقدس فوت شد ، ازوست :

ز عکس چهره پر از گل شده است دامانش
گمان خلق که از لاله زار می آید

---

(۱) تذکرهٔ نصرآبادی ، ص ۲۸۱ -

آتش کدهٔ آذر ، ص ۸۴ - " روزی چند در خدمت مولانا جامی مشغول تحصیل کمالات بوده - گویند به ضیاءالدین ولد مولانا تعلق داشته ، در سنه در هرات وفات یافته ،،

کم رزق را از نعمت قارون چه فایده
بر گنج هفته مار همان خاک می خورد

تا هست بوی از گل و مل پی عودی بجاست
نیمی ز مهروشم و نیمی ز باغبان

کامل کفری بدله ، میر حسین :

کامل بدله میر حسین تربتی ، خط شکسته بسیار درست می نوشت و شعر خوب می گفت ، به هند آمد و در خدمت خانخانان عبدالرحیم تقرب بهم رساند و در سنه سبع عشر و الف در کنار خاک آسود ، او می گوید :

چو بوی گل بگریبان غنچه بودم کم — بصد فریب درون گلشنم صبا آورد

کامل شیرازی :

کامل شیرازی به هند آمد و دامن دولت خانخانان بدست آورد ، ازوست :

در شهر ما جوانی و پیری به سال نیست
پیر از خمار بودم و از می جوان شدم

گرامی ، حسن بیگ شاملو :

گرامی ، حسن بیگ شاملو (۱) از طبقهٔ اتراک است و سخنور و خوش ادراک از ولایت ایران در عهد شاهجهانی به هند آمد و در ملازمان خلافت منتظم گشت و در ایام حکومت قاسم خان منیجه ناظم بنگاله که ترجمه اش گذشت در بنگاله مشرفی نواره داشت ـ نواره بفتح نون در زبان هندی سفاین در یارا گویند، او می گوید :

داغ بر دل ز غم لاله عذاری دارم — پیچ‌وتاب از کشش زلف نگاری دارم

---

(۱) تذکرهٔ نصرآبادی ، ص ۲۸۹ ـ
آتش کدهٔ آذر ، ص ۲۲ ـ « اسمش محمد حسین بیگ از اتراک است »

بهار می آید و هنگام نثار است مرا — زر ای جان گرامی، بهر کاری دارم

زپا افتادهٔ مشقت امید از چشم تر دارد — که آید سیل اشکی تا سرش از خاک بردارد

بخاطرمی رسانی هرکجا گم گشتهٔ داری — همین ازخاطرت جان گرامی من فراموشم

کیفی سبزواری :

کیفی سبزواری یهودی پسر بود، آخر خورا بحلیهٔ اسلام آراست و هند آمد درین جا بطریق سیاحت می گذرانید، کیفیت سخن او چنین کیفیت می دهد ـ

بدستم گوهر دل داد ما در از پی بازی — زبس کودک مزاجم می شود هرجا فراموشم

هجوم بلبل از خواب می کند بیدار — بیاد آن گل رخسار گر بخواب روم

کوکبی ، قباد بیگ :

کوکبی، قباد بیگ کرجی (۱) از غلامان شاه عباس ماضی بود ، چون کوکب سیار منازل طی کرده بحیدر آباد دکن رسید و در سال هزار و سی و سه در افق فرو رفت ـ طبعی روشن داشت و چنین پر تو می افشاند :

ز خندهٔ تو بدل لذت نهان دارم — که همچو پسته دل خویش در دهان دارم

هرچه همرنگ به معشوق بود معشوق است — نقص عشق است که پروانه به مهتاب نسوخت

---

(۱) تذکرهٔ نصر آبادی ؛ ص ۳۱۳ ـ

کلیم ، ابو طالب

کلیم ، ابو طالب (۱) مولدش همدان و موطنش کاشان است و لهذا می گوید -

زنهار مگوئید کلیم از همدان است

در جمیع اقسام سخن ید بیضا دارد و همه اعجاز کلیمی بظهور می آرد و لهذا بعضی اورا خلاق المعانی ثانی گفته اند دو بار به هند آمد کرت اولیٰ در عهد جهانگیری رسید و با شاهنواز خان بن میرزا رستم فدائی که گذشت بسر برد و بعد چندی در سال هزار و بیست به عراق مراجعت کرد و زیاده از دو سال توقف در وطن نه کرده دو باره به هند آمد و با میر جمله روح الامین شهرستانی که ذکرش گذشت پیوست و از دولت او طرفی بست و در مدح او و شاهنواز خان مذکور قصاید غرا موزون ساخت ، آخر بدامن دولت صاحبقران ثانی شاهجهانی معتصم شد و بخطاب ملک الشعرای امتیاز یافت - اتفاقاً غرهٔ شوال روز عیدالفطر هزار و چهل و چهار نیر اعظم در نزهت کدهٔ حمل خرامید و عید جهانیان دو بالا شد و صاحبقران ثانی از سفر کشمیر معاودت کرده بتاریخ مذکور داخل اکبر آباد گشت و بر تخت طاوسی که ذکرش در ترجمهٔ سعیدا گیلانی گذشت جلوس نمود - کلیم قصیده در تهنیت اربعه و توصیف تخت بنظم آورده گذرانید ، مطلعش این است -

خجسته مقدم نوروز و غرهٔ شوال　　　فشانده‌اند چه گلهای عیش بر سر سال

قصیده بموقف قبول رسید و کلیم به میزان عنایت سلطانی سنجیده شد و مبلغ هم سنگ که پنج هزار و پانصد روپیه بود با و تسلیم گردید و در جشن وزن شمسی سال هزار و چهل و هشت در لاهور هزار روپیه صله شعر یافت و در پایان عمر نظم فتوحات صاحبقران تقریب ساخته رخصت کشمیر گرفت و دران خطهٔ جنت نظیر اقامت گزید -

---

(۱) تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۲۲۰ - « در سنه ۱۰۲۸ھ بعراق آمده، دو سال مانده به هند رفت فقیر او را « خلاق معانی ثانی گفته ام » -

خزانه عامره ، ۳۹۱ - مرآة الخیال ، ص ۹۰ - نتائج الافکار ، ص ۶۰۱ - آتش کدهٔ آذر ، ص ۲۵۱ - " لیکن در مثنوی و قصیده و رباعی شعرے که قابل باشد ندارد " -

چون صاحبقران ثانی در سال هزار و پنجاه و پنج پر تو ورود بر کشمیر افگند ، کلیم قصیدهٔ در تهنیت قدوم بعرض رسانید و دو صد اشرفی صله گرفت و روزی که موکب سلطانی از سیر کشمیر معاودت کرد ، نیز کلیم را در جائزهٔ قصیدهٔ دیگر دو صد اشرفی مرحمت گشت ، وفات کلیم پانزدهم ذی‌الحجه سال هزار و شصت و یک واقع شد (۱) و در نزدیکی قبر ملا قلی سلیم مدفون گردید - دیوانش متداول است ، این چند بیت بنا بر التزام پیرایهٔ این اوراق می شود -

گاهی که سنگ حادثه از آسمان رسد | اول بلا به مرغ بلند آشیان رسد

طبعی بهم رسان که بسازی بعالمی | یا همتی که از سر عالم توان گذشت

مپذیرند بدان را به طفیل نیکان | رشته را پس ندهد هر که گهر می گیرد

در حقیقت تنگدستی مایهٔ دیوانگی ست | در چمن بید از ره بی‌حاصلی مجنون شود

عمر کم بر جان گوارا کرد بار زندگی | روز کوته مایهٔ آسائش مزدور بود

با ستم‌کاران گیتی را نمی گردد سپهر | عید قربان است دایم خانهٔ قصاب را

کاظما ، تونی

حکیم کاظما تونی (۲) در تحصیل علم سعی نموده کمال آگاهی بهم رسانده بعده به هند آمد و درین جا می گذرانید - غزوات سلطان جلال‌الدین منکر (؟) بی را بنظم آورده ازان اَست -

---

(۱) کلمات‌الشعرا ، ص ۹۶ - « ملا طاهر غنی تاریخ وفاتش چنان یافته .

ع : طور معنی بود روشن از کلیم »

(۲) تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۲۰۲ -

همه سروران پیرو شهر یار ‌‌‌‌‌‌‌‌ چو چشمی که افتد به دنبال دار
فشردند پا از دو سو (؟) مردوار ‌‌‌‌‌‌‌‌ چو نقشی که در سنگ گیرد قرار

هر چند سیر کردم جای چو دل ندیدم ‌‌‌‌‌‌‌‌ با صد جهان کدورت باز این خرابه جالی است

نگه ز روی تو هر لحظه دسته بند گل ست ‌‌‌‌‌‌‌‌ چو گلفروش که جا بر در چمن دارد

کاظم ساؤجی :

کاظم ساؤجی (۱) از زمرهٔ تجار بود به هند آمد و به ساوه مراجعت نمود و درانجا فوت شد ، ازوست ـ

روی روشن دلان بد دنیا نیست ‌‌‌‌‌‌‌‌ شمع فانوس زنده در گور است

کاظم، میرزا کاظم:

میرزا کاظم (۲) ولد میرزا امینا کاشی در ولایت پارهٔ تحصیل نمود و در انشا اقتداری بلند داشت ـ به هند آمد و در سلک ملازمان سلطان اورنگ زیب عالمگیر انتظام یافت و به تحریر عالمگیر نامه ماسور گردید و حالات ده سالهٔ پادشاه را بسیار مضبوط و مربوط نوشت بعد ده سال پادشاه تحریر حالات خود موقوف کرد و گفت ، آثار و اخبار خود نوشتن روزگار ضایع کردن است که فایده آخروی ندارد و علما را جمع کرده، عوض آن فتاوای عالمگیری جمع نمود که بین‌الانام مشهور است ـ این یک بیت میرزا کاظم ، نصر آبادی در تذکره خود آورده ـ

نیست از چاه زنخدان بتسان قسمت ما ‌‌‌‌‌‌‌‌ غیر آبی که ز حسرت بدهان می گردد

---

(۱) تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۲۹۹ ـ
(۲) تذکرهٔ نصر آبادی ، ص ۱۳۲ ـ

حرف اللام

لطف‌الله نیشاپوری :

مولانا لطف‌الله نیشاپوری (۱) قدوة افاضل و در نظم و نثر و صنایع شعری زبدهٔ اماثل بود و از تصوف بهرهٔ وافر داشت و در مدح میران شاه بن امیر تیمور اشعار بسیار دارد ـ صاحب هفت اقلیم (۲ و ۳) در بیان آدیسه بضم همزه و فتح دال مهمله و سکون یاے تحتانی و فتح سین مهمله آخرهاے زده که مابین بنگاله و دکن واقع است می‌گوید درانجا بت‌خانهٔ ایست که شگرفتین آن اصنام را جگنات می نامند ـ مومن و کافر هرکه در پیش آن بت بی ادبی نماید البته هلاک شود چنانچه آشیانی هماپون پادشاه در رسالهٔ که از هر جا سخنان جمع کرده می فرماید که مولانا لطف‌الله نیشاپوری که سیاح بر و بحر بود باجمعی آنجا وارد می شوند و پس از الحاح و زاری بسیار زیارت آن بت را از براهمه التماس نمایند و آنها قبول می کنند ـ بشرطیکه بی ادبی نکنند ـ چون آن جماعت درون بت‌خانه می روند یکی ازانها آب دهن بطرف آن بت می اندازد و در فور بمیرد . مولانا می گوید که مرا از مشاهدهٔ این معنی آتش در دل افتاد که آیا این چه بود باشد که از بت باطل عاطل این چنین تاثیر عظیم بوقوع آید ـ آورده اند که چون درین فکر بخواب رفته شخصی در واقعه بوی گفته که این مشکل تو در نجف اشرف حل می شود ـ چون به نجف رسیده در خواب دیده که شخصی بوی می گوید که تاثیر آن بت در امور ازان جهت است که سالهاست تا توجه نفوس ناطقه بآن متعلق شده از ممر توجه نفوس آن اثر بظهور می آید ، انتهی کلامه ـ وفات (۴) مولانا در سنه ست عشر و ثمانمائة اتفاق افتاد ـ وقت وفات تنها بود ـ این رباعی در کاغذ پارهٔ نوشتهٔ بدستش یافتند ـ

دی شب ز سر صدق و صفای دل من　　در میکده آن روح فزای دل من
جامی بمن آورد که بستان و بنوش　　گفتم نه خورم گفت برای دل من

---

(۱) خزانهٔ عامره ، ص ۳۹۷ (ماخذ) آتش کدهٔ آذر ، ص ۱۲۵ ـ

(۲ و ۳) مرآة‌الخیال ، ص ۵۷ ـ در خزانهٔ عامره و در مرآة‌الخیال این واقعه مرقوم نیست ـ م

(۴) تذکرة‌الشعرا دولت شاه ، ص ۱۲۳ ـ

هر مرد پرپر لاله آتش انگیخت   دی نیلوفر به بلغ در آب گریخت
در خاک نشاپور گل امروز شگفت   فردا بهری باد سمن خواهند بیخت

هر مصراع این رباعی مشتمل بر نام شهری و نام روزی و نام گلی و نام عنصری است و فیلان بیگ جواب این رباعی چنین رساند -

افروخت بقم لاله پرید آتش طور   دی گشت گل افشان تبت از باد نور
امروز بری بنفشه شاداب شگفت   فردادمد از خاک هری سوری سور

میر آزاد نیز در جواب می فرمایند :

بشگفت پری لاله به مشهد لب آب   دی خاست بخاک یزد نرگس از خواب
امروز بقم گل از صبا می خندد   فردا گل آتشین دمد در فاراب

و رباعی دیگر هم مشتمل برین صنعت می فرمایند -

پیرار بقم شگفت از باد سمن   پار از مدد آب بنفشه بختن
امسال به یزدلاله آتش افروخت   سال دگری گل دمد از خاک عون

درین رباعی التزام اسمای سنین است - بجای اسمای ایام اسمای لیالی آورده می فرمایند -

بشگفت پری شب سمن خاک حلب   دی شب گل آتشین باغ نخشب
امشب شب بوی یزد سرزد لب آب   بوی قم یاد دمد دیگر شب

و میر احسان علی همشیر زادهٔ میر آزاد جواب اساتذه چنین بهم رساند -

در مصر پری لاله نمود آتش زار   دی سرزده از خاک صفا هان گلنار
امروز بقم شگفت سوسن لب آب   فردا از باد بشگفد گل به تتار

لطفی بن عرفی :

لطفی بن عرفی کمان گر تبریزی خوش صحبت لطیف مزاج بود (۱) در عهد اکبر پادشاه به هند آمد و بازین خان کوکهٔ پادشاه بسر برد و در عهد جهانگیری تقرب سلطانی بهم رساند و بخطاب موزون الملک سر افراز گردید و بسیار معزز و محترم می زیست شعرش این است .

یک چند پیٔ گردش افلاک شدیم　　　یک چند پیٔ دانش وادراک شدیم
از آمد و رفت خود همی فهمیدیم　　　کز خاک برآمدیم ودر خاک شدیم

حرف المیم

موالی ، لاری :

موالی لاری ، از اعیان لار و فضلائ آن دیار است (۲) شاگرد علامه دوانی بود و دیوان خواجه حافظ و دواعی نظم بعضی منظوماتش تمام از برداشت و در هند وغیره سیاحت کرد ـ ازوست ـ

دلا هرگز منہ از کوئی دل بریک قدم بیرون　　　که باشد کشتنی صیدی که آید از حرم بیرون

مرتضوی شریفی :

میر مرتضوی شریفی شیرازی نبیرهٔ میر سید شریف جرجانی در علوم عقلی و نقلی و ریاضی بر علمایٔ عصر خود فایق بود از شیراز به مکه معظمه رفت و علم حدیث از

---

(۱) آتش کدهٔ آذر ص ۱۲۶ ـ

(۲) آتش کدهٔ آذر ، ص ۳۱۳ ـ نتائج الافکار ، ص ۶۱۸ - « آخر کار در (۹۴۹ھ) تسع واربعین و تسع مایه وفات یافته » ـ

شیخ ابن حجر مفتی مکهٔ معظمه اخذ کرد و ازانجا بدکن یا آگره شتافت و بافاده و افاضه مشغول شد و در سنه اربعه و ستین و الف بجوار رحمت آسود - ازوست :

خاطر جمع ز اسباب میسر نه شود تخم جمعیت دل تفرقهٔ اسباب است

معظم ، خواجه معظم :

خواجه معظم ولایت زا است از فرزندان شیخ جام و خالوی اکبر پادشاه به هند آمد و در سلک نوکران سلطانی در آمد و در سال نه صد و هفتاد و یک بنا بر خبطی که داشت نا حق زن خود را کشت و خود هم بقصاص رسید - ازوست -

درد دل را نبود پیش تو اے جان گفتن عشق دارم ازین درد که نتوان گفتن

مقصود قزوینی :

ملا مقصود قزوینی به هند آمد و در آگره سال نه صد و هفتاد و هفت راه عدم گرفت ، صاحب دیوان است ، او می گفت -

در عالم وفا سگ کوی تو رام ماست اقبال در اطاعت و دولت بکام ماست

مروی ، خواجه حسین :

مروی تخلص خواجه حسین مروی است (۱) در عقلیات شاگرد مولانا عصام الدین و در شرعیات تلمیذ شیخ ابن حجر مفتی مکهٔ معظمه بود و در شعر و انشا دستگاه عالی داشت - از مرو به هند آمد و در سلک امرای همایون پادشاه و اکبر پادشاه منسلک گردید و او قصیدهٔ گفته که از هر مصراع اولش تاریخ جلوس

(۱) نتائج الافکار ، ص ٦١٨ - " همان جا در سنه ۹۷۹ تسع و سبعین و تسمأته بحکم قضا و قدر به وطن اصلی شتافت ".

اکبر پادشاه مطابق سنه ثلاث و ستین و تسعمأته بر می آید و از هر مصراع دومش تاریخ ولادت شاهزاده سلیم مطابق سنه سبع و سبعین و تسعمأته حاصل می شود ـ مطلعش این است ـ

هفتصد از پی جاه و جلال شهر یار   گوهر مجد از محیط عدل آمد بر کنار

پادشاه دو لک تنکه در وجه صله عنایت کرد ـ خواجه در سنه تسع و سبعین و تسعمأته از پادشاه رخصت وطن گرفته روان شد و به کابل رسیده رحلهٔ آخرت پیمود ـ ازوست ـ

دردمندیم سر کوی بلا منزل ماست   شکن زلف بتان طرز شکست دل ماست

موجی ، قاسم خان :

موجی ، قاسم خان از قدیم الخدمتان بابر پادشاه و همایون پادشاه است و در سفر عراق ملتزم رکاب همایونی بود و همراه موکب والا به هند آمد و در عهد اکبر پادشاه بخدمت میر بحری آبروی تازه یافت و در دارالخلافه دهلی بر کنار آب جمن منزل دلکشای ترتیب داد آخر استعفا از ملازم پیشگی نمود و همانجا انزوا بر گزید و در سال نهصد و هفتاد و نه کشتی عمرش در آب فنا غرق رفت ـ مثنوی یوسف زلیخا شش هزار بیت گفته ـ ازان است ـ

مرصع موی بند بی بهایش   ز بی قدری فتاده در قفایش
نکرد از لعل ناب آویزهٔ گوش   که شد آویخته دل های مدهوش
بیاض گردنش چون شمع کافور   ز جیبش سرزده سر رشتهٔ نور
کفش برگ گلی آورده در مشت   بر آن چون غنچهٔ زنبق هر انگشت
نموده دست صنعت از نفتن !   هلال و بدر در یک روی ناخن
میانش برتر از حد بیان است   که این جا نازک‌ها درمیان است

ساقیا، تاکی ز دوران شرح بدحالی کنم   شیشهٔ پرکن که یک ساعت دل خالی کنم

مرادی ، میر :

میر مرادی ، از سادات استر آباد است ـ در عهد اکبری به هند آمد و قصد بیت‌الله کرد و چند مرحله طی نموده ، همین جا در سنه تسع و سبعین و تسعمأته مرحلهٔ آخرت پیمود ، ازوست ـ

مصائب‌ست آن خط آفت جان‌هاست مضمونش ‌‌‌‌‌‌‌‌ مبادا آفتی لب را که خواب آورد پیرونش

کفر زلفش که بود مایهٔ ایمانم ازو ‌‌‌‌‌‌‌‌ تا مسلمانم اگر روی بگردانم ازو

منظری سمرقندی :

منظری سمرقندی خوش گو است به هند آمد و در آگره با بیرم خان می بود ، نظم شاه نامهٔ اکبری خیال کرده بود ، چند داستان به اتمام رسانید ـ ازان است ـ

ز فر نفیرش فلک گشت کر ‌‌‌‌‌‌‌‌ ملک شد سراسیمه زان کر و فر

همیشه ما ز فراق تو بی سر و پائیم ‌‌‌‌‌‌‌‌ ترا کسی که بخاطر نمی رسد مائیم

میلی ، میرزا قلی :

میلی میرزا قلی هروی (۱) از طائفه تکلو است ، در خراسان باولی دشت ، بیاضی هم مشق بود ـ هر دو سخنور صاحب طرز خاص و انداز دلکش اند ـ میلی در سنه تسع و سبعین و تسعمأته به هند آمد و با نورنگ خان روزگار بسر برد و در مدح او قصاید غرا به نظم آورد ـ در سنه ثلاث و ثمانین و تسعمأته بساط حیات در نور

---

(۱) ـ نتائج‌الافکار ، ص ۶۱۹ ـ

دهد - استخوان او را به مشهد مقدس برده بخاک سپردند - صاحب دیوان است و او می طرازد -

غم و دل خرابی بتو می سپارم او را | بچه کار خواهد آمد که نگاه دارم او را
دم آخرست دشمن بنشش گذار یک دم | که بصد هزار حسرت بتو میگذارم او را

دانستهٔ که مهر تو با جان نمی رود | گر خاک کشتگان گذری سرگران هنوز

با آنکه بپرسیدن ما آمده مردیم | تا باز که پرسیده ره خانهٔ ما را

مردم و بر زندگانم رحم می آید که تو | خواب آن بیدادها داری که با ما کردهٔ

یار خواهد که بمرگم شود آسوده و من | شرمساری برم از محنت جان کندن خویش

افگنده‌ام ترا بزبان ها و خوش دلم | کز شرم آن نگاه بمردم نمی کنی

پس از عمری چو بنشینم بصد تقریب در بزمش | سخن از مدعای من کند تا زود بر خیزم

میا بپرسش من چون امید صحبت نیست | بحال مرگ مرا دیدن از محبت نیست

می‌نمایم خویش را وابسته از سودای خویش | تا فریب عشق من کم ساز استغنائی او

کسی اگر سبب وصل یار من شده است | ز سر گرانیٔ او شرمسار من شده است

مشفقی، مروی :

مشفقی ، اصلش از مرو (۲) و مولد ش بخارااست - مردم بخارا او را سلمان

---

(۲) - آتش کدهٔ آذر ، ص ۲۲۲ - نتائج الافکار ، ص ۶۲۰ -

زمانه می پنداشتند - در ولایت ملازم عبداللہ خان اوزبک بود و در عہد اکبر پادشاه دو بار به هند آمد و برگشت و در بخارا ، سنه خمس و تسعین و تسعمأته از عالم رفت " سخنور عهد " (۹۹۵) تاریخ یافته‌اند - ازوست -

زمستی داشت قصد کشتن من چشم سهلایش | قدش برخاست بهرعذر و زلف افتاد بر پایش

چومرغ‌نامه‌برتاکی پرد چشمم به دیدارش | بجای نامه می‌خواهم پرکاهی ز دیوارش

چو نقد هستی" مجنون غم نگاری بود | خدا به نقد بیارزدش که یاری بود

مشربی ، تکلو :

ملا مشربی تکلو در عهد اکبری سپاهانه وارد هند شد و مدتها بسر برد در همین جا وفات یافت ، ازوست -

دل و دین باختگان را چه غم از روز جزا | راه بی خوف بود مردم غارت زده را

مقیمی ، حسن بیگ تبریزی :

مقیمی حسن بیگ تبریزی (۱) از اہل بہار لو هم قوم خانخانان است و از جانب مادر منجملهٔ خویشان جہان شاه والی آذر بائی جان ، در عہد اکبر پادشاه به هند آمد و حسب‌الامر پادشاه پیش خانخانان که دران وقت بمہم دکن مامور بود بدکن رسید و همین جا در گذشت - حسن و مقیمی هر دو تخلص می کند و [illegible] را بخوبی بکرسی می نشا ند ، از اشعار اوست -

کدام روز فلک یسار بوده است مرا | همیشه در پئی آزار بوده است مرا

وامکن طومار عشق شہر آشوب مرا | تا نسوزد دست تو بگذار مکتوب مرا

---

(۱) - نتائج‌الافکار ، ص ۶۳۰ - " خانخانان که در آن ایام به مہم دکن مامور بود شتافت وهما جا اوایل ما ئه حادی عشر وفات یافت و مقیمی هم حسن تخلص می کرد " -

مقیم‌خوبی که عمری‌کرد سرگردیده‌ام او را — در آغوش تصور خوب‌شب بوسیده‌ام او را
ز بخت بد تمام عمر پیش تو گلی خوارم — که از بستان‌سرای هردو عالم چیده ام او را

مردنم سهل است ترسم بعد مرگم روزگار — شیوه رحمی بیاموزد ستمگار مرا

بخوبت تشنه می بینم دلانا مهربانی را — که دشمن‌کردهٔ از بهر او باخودجهانی را

وای بر جان مقیمی کان گرفتار غریب — نوگرفتاراست وخودنگرفته با جور وجفا

در حیرتم که بی تو چسان می برد بسرا — بیچارهٔ که خو بوصال تو کرده است

اگر ز بهر تو در آتش ابد سوزیم — هنوز لاف وفا موجب خجالت ماست

مقیم شد بی‌سبب شیرو به خسرو را صریح — در وفای دوست اشک مردن فرهادگشت

اسیر هجرم و پیچم ز درد پروا نیست — ز بهر آنکه شبم را امید فردا نیست

همه عمر خود گرفتم نکنم خلاف امرت — تو بگو چه چاره سازم بدل بهانه جویت

صلح با مقیمی مزن ای خلاف وعده — که نداری اختیاری بدل ستیزه خویت

زدن و بستن و کشتن روش یار من است — مردن سوختن و دم نه زدن کار من است

مشکل که تسل شود از دیدن یوسف — این چشم سیه رو که برویت نگران است

یار آمد به تن غمزده جان می بایست — فرصت گفت وشنو بود زبان می بایست

به فردا وعده زان رومی دهد یار — که می‌داند شب ما را سحر نیست

هر لحظه التفات تو بر حال مدعی — پیش حسن بقهر عدای برابر است

ما را بقتل گاه فراموش کرد یار — از بسکه درهلاک اسیران شعاب کرد

اگر این است رسم خوبی و آئین معشوقی — تمامی آرزوهای مقیمی خاک خواهد شد

اگرچه امشبم از درد هجران جان نمی ماند — باین شادم که یاری محنت هجران نمی ماند

صد ره از بزم تو گر رنجه روم باز آیم — کشش شوق بلائیست که من می دانم

محسن رضوی مشهدی :

میر محسن از سادات رضوی مشهد مقدس است ـ به آمد و در سلک ملازمان اکبر پادشاه منتظم گشت ، ازوست ـ

بخواهم مهربان برخویشتن درچشم اغیارش — که ترسم چشم غیری بیند و گردد گرفتارش

مجدالدین ، خواجه :

خواجه مجدالدین خوافی به هند آمد و در درگاه اکبری اعتبار و اقتدار بهم رسانده و همواره بخدمات متفرقه بنوبت مامور می شد ـ این رباعی در وقت احتضار بنظم آورده ـ

پیوسته بیاد لعل شیرین فرهاد — می کرد ز تلخ کامی خود فریاد !
جان داد و نیافت کام دل از شیرین — شیرین می‌گفت و جان به تلخی می‌داد

میرزاخان نیشا پوری:

میرزا خان نیشاپوری به هند آمد و داخل ملازمان اکبری شد ـ طبع نظم داشت ـ ازوست ـ

رتبهٔ عشق از نبوت پای بالا بر نهاد — زانکه یوسف را جدا عشق زلیخا می کند

مقیم ، محمد مقیم :

محمد مقیم ولد سید محمد دانیال استر آبادی از مردم صاحب کمال آن دیار بود ـ صاحب هفت اقلیم گوید ـ " امروز در هند همت بر امر معیشت از ممر ملازمت می گمارد " ـ ازوست ـ

مثلی شد کس مرا در ساخت آن در نه دید　　تاتو دورم کردی از خود هیچ کس دیگر نه دید

محمود ، میر محمود :

میر محمود گیلانی در عهد اکبری به هند آمد و بعد چندی سر بستی کشید ـ

هنگامهٔ من ز کینه برهم زدهٔ　　رخت هوسم بنیل ماتم زدهٔ
در نوبت هرکس زدهٔ فال سرور　　جز نوبت من که قرعهٔ غم زدهٔ ـ

مردمی ، محمد هاشم مشهدی :

مردمی محمد هاشم ، مشهدی در عهد اکبری به هند آمد و درین جا بسر می برد ـ ازوست ـ

آدمی باشد که بی حالت نباشد هیچ گاه　　گرلب خندان نباشد چشم گریان هم خوش است

مردمی ، محمد هاشم :

مردمی محمد هاشم مشهدی در عهد اکبری به هند آمد و درین جا بسر می برد ـ ازوست :

آدمی باشد که بی حالت نباشد هیچ گاه　　گرلب خندان نباشد چشم گریان هم خوش است

محترم سمرقندی

محترم سمرقندی محمد هاشم نام داشت به هند آمد و در ثناگستران اکبر پادشاه

معطوف گشت و تمام کتاب مها بارت تاریخ (۱) راجهان قدیم هندوستان از برداشت ـ ازوست :

در کام جان ز ذکر عطای خدایگان فرسوده تر شده ز کف پا سر زبان

منتهی ، میر منتهی :

میر منتهی در علوم ریاضی منتهی بود از ولایت در عهد اکبری به هند آمد و بملازمت شاهزاده سلیم سر بر افراخت - در عهد سلطنت شاهزاده مذکور که آخر ملقب به جهانگیر شد حکومت بندر لاهری که از بنا در بنگاله است یافت و جمعیت وافی بهم رسانید ـ بعد چندی قصد مراجعت به وطن کرد و در عرض راه بقتل رسید او می گوید ـ

برخیز که ساقی و شرابت آمد و اندر شب تیره آفتابت آمد
تو کرم شب افروز طلب می کردی خورشید بخسانهٔ خرابت آمد

محوی ، میر مغیث :

محوی ، میر مغیث از سادات همدان است (۲) ـ محوی و مغیث هر دو تخلص می کند و رباعی را مربع بر کرسی می نشاند ، از وطن به هند آمد و ازین جا بحرمین محترمین رفت و بسعادت زیارت فایض شده ، عطف عنان به هند نمود و دامن دولت خانخانان بر گرفت ـ و در مدح او اشعار آبدار موزون کرد و در سنه عشرین و الف در گذشت ، او می گوید ـ

من گریهٔ آتشین نمی دانستم من سوز دل حزین نمی دانستم
نی نام بمن گذاشتی و نشان ای عشق ترا چنین نمی دانستم

---

(۱) ـ مسودے میں یہ لفظ مہابارت ہی لکھا ہے ـ (ت ـ س)

(۲) ـ آتش کدۂ آذر ، ص ۳۷۳ ـ " در آخر به هندوستان رفته و آنجا مراجعت بوطن نموده "

هرچند که چشم بخت را خوابی هست | بازم بته سبوی تابی هست
هرچند که ما خانه خرابیم اما | ویرانهٔ ما را شب مهتابی هست

ملک قمی :

ملا ملک قمی از مشاهیر شعر است (۱) در ایام طفل مشق سخن پیش گرفت و از یکاشان رفته ، چند روز هنگامهٔ شعر و شاعری گرم داشت ، بعد ازان متوجه قزوین گردید و قریب چهار سال درانجا رنگ اقامت ریخت و در رمضان سال نه صد و هشتاد و هفت از قزوین کمر عزیمت بست دکن بر بست و بعد وصول این دیار از مرتضی نظام شاه دیوانه والی احمد نگر و بعد او از برهان الملک نظام شاه نوازشها یافت و در بیجاپور رفته از دولت ابراهیم عادل شاه والیٔ آنجا فیض‌ها برداشت و چون جوهر قابلیت ملا ظهوری ملاحظه کرد دختر خود را در حبالهٔ نکاح او کشید و این هر دو سخنور را باهم مودتی بود که بالاتر ازان متصور نه باشد و بعضی تصانیف بمشارکت یکدیگر ترتیب دادند ، چنانچه نورس را که نه هزار بیت است هر دو باتفاق بنام ابراهیم عادل شاه تصنیف نمودند و نه هزار هون صله گرفتند و باهم بالمناصفه تقسیم کردند - وفات او در سن خمس و عشرین و الف وقوع یافت (۲) ابو طالب کلیم گوید -

ملک آن ، پاد شاه ملک معنی | که نامش سکهٔ نقد سخن بود
بجستم سال تاریخش ز ایام | بگفتا « او سر اهل سخن بود »

[۱۰۲۵]

این چند جواهر از ملک است :

ازین مرنج که بیداد کار محبوب است | اگر وفا نه نماید ستیزه هم خوب است

---

(۱) - خزانهٔ عامره ، ص ۴۱۱ -

(۲) - نتائج الافکار ص ۳۳ - « وفاتش در سنه ۱۰۲۴ اربع و عشرین و الف واقع گشته » - کلمات الشعرا ، ص ۱۱۱ - « ظهوری ذکرش در ساقی نامه آورده است » -

مجنون ضعیف و نالهٔ لیلی حریف راه　　آن فرصتی نداد که خاری ز پا کشد

معجز ز فسون مار ز سوراخ برآورد　　صوفی نتوانست که از خویش برآید

خاریم و در برابر آتش نشسته ایم　　ما را اگر رسد مددی از صبا رسد

خواجه از رخت جود عریان است　　فی المثل نقش پرده را ماند
بر نیاید ز آستین دستش　　کیر ختنه نه کرده را ماند

محوی اردبیلی ، عبدالعلی :

محوی اردبیلی عبدالعلی نام داشت بعد کسب کمالات به هند آمد و چندی با میرزا غازی و قاری و سپس با رستم میرزا وفائی بسر برد و در سال هزار و بیست و پنج بمرض اسهال نقش هستی او از صفحهٔ هستی روزگار محو گشت ، ازوست -

خواهم ز بتان شعلهٔ داغی به لحد برد　　این هم دل من نیست که با من نگذارند
بلبل از عاقبت کارگر آگه می شد　　آشیان در چمن دامن گلچین می بست
بوئی گلی نمی رسد آه مگر ز بخت من　　خواب گرفت در چمن قافلهٔ نسیم را

مهدی قلی سلطان :

مهدی قلی سلطان نبیره خلیل خان کوه کیلویه است به هند آمد و مدتی به سیاحت این دیار پرداخت - طنبور خوب می نواخت در سال هزار و بیست و هفت تار نفس او گسست او ساز سخن می نوازد -

قاصری از مجلس رندان بکامی همچومی　　گر ز چشم شیشه افتی در دل پیمانه باش

ما را به کمال خویش دانائی ده　　لائق بجمال خویش بینائی ده
یا محمل تکلیف ز دوشم بردار　　یا در خور این بار توانائی ده

مرشد بروجردی :

مرشد بروجردی [بکسر بای موحده و ضم را سکون واو وکسر جیم و سکون را و دال مهمله قصبه ایست از فارس بتحریف عوانند لهذا آگاه کرده شد] - مرشد بسیار خوش تلاش و خیال نازک تراش است میر آزاد در سرو آزاد می فرمایند - میر تقی اوحدی اصفهانی صاحب تذکره « عرفات » گوید ملخص کلامش این که مرشد وقتیکه او بروجر [د] بصفاهان آمد بصحبت ایشان مکرر رسیدم ازانجا به شیراز رفته مدتی سیر کرد و چون به ملک سند افتاد صحبت او با میرزا غازی بر آمد و ترقیات نمود و مرشد خان خطاب یافت و چون میرزا غازی در قندهار جرعهٔ شهادت چشید ارادهٔ درگاه جهانگیر پادشاه نمود و در اثنا تحریر این مقالات بآگره آمد - چند روز او را دریافتم پس در اجمیر رفته بار دوی جهانگیر واصل شد و بملازمت سلطانی مشرف گردید و الحال مهابت خان می باشد تا این جا خلاصه کلام « عرفات » است - مرشد در سنه ثلاثین و الف فوت شد از ارشادات اوست -

گیرم که روز حشر سر از خاک بر کنم　　آن دیده کو که جانب قاتل نظر کنم

بی‌سبب مرشد ز طور من شکایت می کند　　این قدر آخر نمی داند که من دیوانه ام

پیک‌بوسه دهانش راچوعود محتاج می‌کردم　　اگر از تنگی ره گم نمی کردم دهانش را
ز مرشد این همه غافل مشو نگاهش دار　　که از برای تغافل بکار می آید

مومن ، میر محمد

میر محمد مومن استر آبادی خواهرزاده میر فخرالدین سماک است(۱) - ممتاز و مستثنائی عصر بود و در صلاحیت و تقوی درجه عالی داشت - در عهد شاه طهماسپ صفوی به تعلیم سلطان حیدر خلف آن شاه قیام نمود بعد رحلت شاه و کشته شدن سلطان حیدر

---

(۱) - آتش کدهٔ آذر ص ۱۵۹ — نتائج‌الافکار ص ۴۲ -

و استیلاء شاه اسمعیل ثانی بسبال اقامت دران دیار نیافته به دکن آمد بنا بر اتحاد مذهب صحبت او با ابراهیم قطب شاه والیٔ حیدر آباد گیرا افتاد و ترقی عظیم نمود. بعد فوت او پسرش محمد قلی نیز میر را پیشتر آورد و به منصب پیشوائی و وکالت مطلق ممتاز ساخت و سالها مدارالمهام آن دولت بود. تا آنکه در سنه اربع و ثلاثین و الف دامن از غبار حیات مستعار افشانده و او در ایام زندگانی خود قطعه زمینی داخل سواد بلدهٔ حیدر آباد خریده وقف کرد و خود دران زمین مدفون گشت ازانوقت تا زمانهٔ حال این بقعهٔ گورستان مقرری مردم ایران و بدائرهٔ میر مومن مشهور فکر شعر هم می کرد این ابیات از انفاس اوست :

گرد شوخی بدلت خانه مبارک باشد — شمع من منصب پروانه مبارک باشد
به هوای سرکویی که تو میدانی و من — شب برون آمدن از خانه مبارک باشد

عاشق آن قدرت کجا دارد که گردد گرد دوست
ما نمی دانیم عاشق بلبل و پروانه را

محمد آملی ، مولانا :

مولانا محمد آملی صوفی مشرب و در و پیش وضع بود اما به تند خوئی و درشت گوئی اتصاف داشت و با مردم کم اختلاط می کرد - در عهد اکبر پادشاه به هند آمد و از امرائے عصر سرمایهٔ رعایت ها یافت و مدتے در گجرات احمد آباد رنگ اقامت ریخت. در شهور سنه اربع و ثلاثین و الف حکم جهانگیر پادشاه در طلب او رسید. مولانا بحضور خلافت روان شد و در اثنائے طریق راهزن اجل مولانا را از پا در آورد. مورخی این مصراع تاریخ یافت ع «رفته ملا محمد صوفی» [۱۰۳۴] ملا بگفتن و اندوختن شعر ذوق تمام داشت و معتقد طور قدما بود و خود هم شعر بطور قدما می گفت چنانچه از مطالعهٔ دیوان او سمت وضوح می یابد و مجموعهٔ از انتخاب دواوین اُستادان ترتیب داده «بت خانه» نام کرده. میر آزاد انتخابی از دیوان او که بسیار مختصر است برداشته در بیاض خود ثبت کردند چون دیوان مولانا عزیزالوجود است انتخاب مذکور درین صحیفه نقل کرده می شود :

دیده تو بدرخت سینه جان سوخته　　　گفتم که برون دهم زبان سوخت

بحق از دست من نمی آید　　　کار عـــار از سمن نمی آید
دانی از چیستم چنین مفلس　　　عود فروشی ز من نمی آید

مرا بیوصل جمالش چو شمع مردن به　　　که زنده باشم و بی دوست بنگرم جانا

مشکل حکایتی است من سال خورده را　　　انجام عمر من شد و آغازم آرزوست

عاشق بیدل خود را نه چنین باید داشت　　　این چنین غم زده را بیخبر از این باید داشت

شب شنبه شراب باید خورد　　　مئی چون آفتاب باید خورد
از کف دست روزگار مرا　　　چند چون رشته تاب باید خورد

من از بزم وصالش بی نصیبم این قدر دانم　　　که چون نرگس، کسی کانجا رود حیران برون آید

بگوش مجلسیان چمن برید صبا　　　چه گفته است که مخروش می‌خورند، خاموش اند

آن گفتگوی دشمن و این خاموشی من　　　مانندهٔ حدیث سگ و مـــاهتـــاب شد

در زشت کردن من نیکو چه دیده اند　　　آنانکه زشت را به مدارا نکو کنند

هر سیم تنی که عاشق نیست　　　گنجی است که پاسبان ندارد

چه سود ازانکه حباب تو عقده آلودست — که زهر کار کند گرچه در شکر باشد

مرا چون زیر این گردنده گردون — چراغی دان نهفته زیر سرپوش

ما گرچه در حریم کسی معتبر نه‌ایم — چون آستانه بر در کس بی مهرنیم

تو یا من روشنائی زانکه شهباز — نیاید جز بدست شهریاران
درین عالم بد آن چنان است — که در میخانها پرهیزگاران

ازبسکه جان زنده دلان پائمال کرد — آب حیات می چکد از خاک راه او

زخط و خال مرا گرچه گشت نامه سیاه — بر آب دیده بشویم صحیفه را ز گناه

وصال با تو می خواهم که باشد — زمین و آسمان از غیر خالی

سعی این قدر به صید دل ما چه میکنی — این مرغ پا شکسته ما را چه میکنی

سروی ز باغ حسن به یکجا مقیم باش — مانند تاک میل بهر جا چه می کنی
با پادشاه عصر تو بد خو نه ساختی — تا این گدای بی سر و پا را چه میکنی!

سوزنده بسان اخگرم ساخته اند — یارب ز کدام گوهرم ساخته اند
هرگز نرسم بهیچ مقصد گوئی — هم طالع تیر بی پرم ساخته اند

مائیم ز خوبان به نگاهی خورسند — وز خرمن دیگران بگاهی خورسند
از جانب دوستان بیادی خورسند — وز راهروان بگرد راهی خورسند

محمد خاتون ، شیخ :

شیخ محمد خاتون عاملی و وجه نسبت او به خاتون این است که یکی از سلاطین دختر خود را بیکی از آبادی او داده بود شیخ از نسل آن خاتون است ـ فاضل مستعد بود ـ شرح بر اربعین شیخ بهاءالدین عاملی نوشته که برهان استعداد اوست ـ از وطن به دکن آمد و در خدمت عبداللہ قطب شاہ کمال اعتبار بهم رساند و در دکن فوت شد و میرزا اسد عریان تخلص را که ذکرش گذشت و سعی خود کرد و جمیع اسباب خود را با و سپرد که در ایران بورثۀ او رساند ، میرزا همه را بلا قصور بورثۀ او رسانید بلکه ورثۀ شیخ هنگامه ها برپا کرده اسباب میرزا هم چار اسباب شیخ گردانند و میرزا بیچاره را باقتضا تخلص او عریان ساختند شیخ طبع موزون داشت او می گوید ـ

هست ریش حضرت قاضی فلان بی هیچ لاف   چون برزو لخسپد فلانی چون به پشت الخف لحاف

میر معزالدین یزدی :

میر معزالدین محمد از سادات یزداست ـ فاضل کامل بود ـ در عهد جهانگیری به هند آمد و سالها ملازم شاهزاده پرویز شد و در سنه خمس و ثلاثین و الف بر دست یکی از او باش بقتل رسید ـ ازوست ـ ازوست :

وحی که نجات دمد به بدن نغمۀ نی است   آبی که خاک بر سر آتش کند می است

میر معز :

میر معز کاشانی خط تعلیق خوب می نوشت در عهد جهانگیری به هند آمد و همین جا فوت شد ـ ازوست :

آن گل ز داغ دست خود افگار کرده است   هرگز کسی بدست خود این کار کرده است

ملا مجلسی : ۱

ملا مجلسی اصفهانی از تلامذه محتشم کاشی است ـ در اصفهان جولاهی کردی

آخر بر جوانی شیفته گردید و بزور جاذبهٔ عشق او را رام خود ساخت و تربیت نمود و بالتفاق معشوق به هند آمد و در دکن فوت شد ـ

هر جهان هر جا بلائی بود از ما در گذشت   غیر بخت تیره کو چون سایه دردنبال ماست

مظفر :

مظفر کوناباذی از معاصران تقی اوحدی و از واردان هند است ـ تقی گوید مثنوی شیرین خسرو از تصانیف اوست ـ چه ربطی و بند و بستی ندارد لیکن ابیات خوب دران است ـ انتهی کلامه ازوست ـ

باز از نفسم بوی جنون می آید   از طالعم این شور فزون می آید
بر حرف دلم گر نهد انگشت کسی   خون دل ازان حرف برون می آید

مشهدی :

مشهدی قمی از فرط اعتقاد نسبت خود به مشهد مقدس اختیار کرد به هند آمد و همین جا فوت شد او می گوید ـ

بسمل عشقم و در آرزو زخم جگر   تا در خانهٔ قاتل به طپیدن رفتم
هر رویم از قفس در قفس توان کشود   من هم ز آشیان بامیدی پریده ام

موید ، سید اشرف :

موید ، سید اشرف از سخنوران ایران و از معاصران تقی اوحدی است به هند آمد و باز بوطن خود مراجعت کرد ـ ازوست ـ

از دیر کعبه حاجت من گر روا شدی   چندین مرا مشقت هر کیش بر دمی

مونس ، مولانا :

مولانا مونس از مردم ایران و معاصران تقی اوحدی و از آیندگان هند است ـ

ز شادی کم کنم خودرا چو با من در سخن باشی   نیابم خویش راآن دم که در پهلوی من باشی

محسنا شیرازی :

محسنا شیرازی در عهد جهانگیر به هند آمد و در بنگاله با آقا محمد زمانه از امرائے بنگاله بسر می برد ـ در هند فوت شد ازوست :

می‌دهم دل و ز لبت بوسی تمنا می کنم　　گوهری دارم بکف با لعل سودا می کنم

خیال بوسه بران گردن بلند میشد　　لبی که رسد آن جالب گریباگ است

شده است دیدهٔ خوبان زعارضش روشن　　سواد خوانی اطفال از گلستان است

مطیعا :

مطیعا تبادزهٔ عباس آباد اصفهان است (۱) بسیار مودب و مهذب بود ـ اوقات به تجارت می گذرانید ، آخر به زیارت حرمین شریفین و عتبات عالیات سعادت اندوخت و با پسر خود به هند آمد اتفاقاً پسرش درین جا مرد ازین داغ به اصفهان رفته خود هم فوت شد ـ خوش تخیل است - او می گوید ـ

آهی که مرا از دل پر درد بر آید　　چون شاهسواری است که از گرد برآید

طفل هرگاه که از خانه برون می آید　　بخیال من دیوانه برون می آید

عندلیب چمن چاک گریبان توام　　چشم بر رخنهٔ دیوار گلستانم نیست

میر آزاد فرمودند مصرع ثانی چنین اولیٰ ـ « چشم بر رخنهٔ دیوار گلستان توام » ـ الحال مطلع و معنی بیت حسنی دیگر پیدا کرد ـ

---

۱ ـ تذکرهٔ نصرآبادی ص ۳۹۱ ـ

ملکی توئی سرکانی :

ملکی توئی سرکانی (۱) در وطن خود به کسب زراعت معاش می کرد - در عهد اکبری به هند آمد و به منصبی از بادشاه سرفراز شد و ایامی بخدمت بخشی گیری بنگاله و زمانی به دیوانی صوبهٔ کشمیر امتیاز یافت و در سنه اربعین و الف در گذشت ازوست -

آنکس که ترا گفت که با من بنشینی امید که هرگز بدل خوش نه نشیند

مشیری، میر محمد طایفی :

میر محمد طایفی در آغاز جوانی به هند افتاد و چندی در دکن و لاهور و پٹنه سیر کرد و در سنه اثنین و اربعین و الف به بنگاله رفت و ازانجا رخت به پٹنه کشید - ازوست -

سیاه گشت ز دل تا لبم ز آه تمام درون من شده چون دود کش سیاه تمام
بنائی صورتش ایزد به احتیاط نهاد چنانکه ابر و او کرد رد ماه تمام

ممتاز شیرازی :

ممتاز شیرازی به هند آمد و در بلدهٔ پٹنه سنه خمس و اربعین و الف در گذشت - ازوست -

چون دعای مستجاب آخر بجای می رسم مرغ قدسم دامن پاکم بود بال و پرم

منصف غیاثائی اصفهانی :

منصف غیاثائی اصفهانی از دیار خود به هند افتاد و چندی با امرائی عهد بسر برد - آخر خدمت رستم میرزائی فدائی صفوی لازم گرفت و به سببی زهر خورده

---

(۱) نتائج الافکار ص ۶۳۴ -

خود را هلاک ساخت - این بیت گویا حسب حال خود بنظم آورد -

هست دور از عقل واپس دادن جام شراب　　　می توان خوردن اگر زهر است یک پیمانهٔ

میر معصوم :

میر معصوم کاشی(۱) خلف میر حیدر معمائی کمند افگن غزالان معانی ست و مزاهم خوان پریزادان سخندانی مدتی در هرات با حسن خان که در عهد شاه عباس ماضی حاکم هرات بود بسر برد و با اوجی نطنزی (؟) که او هم از ندمائے حسن خان بود کمال داشت - چنانچه می گوید - (۲)

ما و اوجی قدر هم دانیم آری گفته اند　　　قدر زر زرگر شناسد قدر جوهر جوهری

میر در عهد شاهجهانی به هند آمد و چندی در دکن بود چنانچه می گوید -

عمر اگر امان دهد می روم از ره دکن　　　روپیه‌تابدست‌من‌هون(۳) نشود نه‌می‌شود

آخر با اعظم خان ناظم بنگاله پیوست با او قرین اعزاز و اکرام می گذرانید و در هند با کلیم و میرزا صائب اخلاص و ارتباط داشت - چنانچه میرزا صائب گوید -

بغیر صائب و معصوم نکته سنج کلیم　　　دگر که زاهل سخن مهربان یکدگر انه

میر در سنه اثنین و خمسین و الف فوت شد - محمد علی ماهر اکبر آبادی این مصراع تاریخ یافت -

ع - معصوم نزد حیدر و سنجر قدم نهاد

این چند بیت از و در سلک تحریر می آید -

---

(۱) تذکرهٔ نصرآبادی ص ۲۵۰ - آتش کدهٔ آذر ص ۲۵۸ - نتائج‌الافکار ص ۶۳۶ -

(۲) اس عبارت میں « اوجی نطنزی » اور اس کے ساتھ سوالیہ علامت مرتب تذکرہ کی ہے (ت - س)

(۳) مراد ہُن ہے جو سلاطین دکن کے عہد کا مشہور سکہ تھا (ت - س)

ای که همراه موافق ز جهان می طلبی آن قدر باش که عنقـــا ز سفر باز آید

خراب همت خویشم که صبح چون گردون گر آفـــتاب بدستم فتاد شـــام نماند

نام قاصد چون بر آمد قالب من شد تهی مرغ روح من جواب نـــامهٔ دلدار بود

می کسی گفت که قربان تو بادا معصوم خاست فریاد ز هر گوشه که بادا آباد

چیزیکه خاطرت شگفانه جهان نداشت می زان حرام شد که دل شاد می کند

مسیح ، حکیم رکن‌الدین کاشی :

مسیح حکیم رکن‌الدین کاشی (۱) شاعر گوی پرگو صاحب لک بیت است - در فن طبابت نیز دستی داشت - سالها مصاحب خاص شاه عباس ماضی بود شاه مکرر منزل او را بقدوم خود مشرف ساخت آخر ناتوان بینان مزاج شاه را از و منحرف ساختند - حکیم بے التفاتیٔ شاه دید - قصد هند کرد - درین باب گوید -

گر فلک یک صبحدم با من گران باشد سرش شام بیرون میروم چو آفتاب از کشورش

در عهد اکبری به هند آمد و از دامن دولت سه پادشاه یعنی اکبر و جهانگیر و شاهجهان فیض مستوفی بر گرفت و در سنه احدی و اربعین و الف رخصت مشهد مقدس از درگاه شاهجهان خواست - وقت رخصت خلعت و پنج هزار روپیه عنایت شد حکیم به مشهد مقدس رسید و دولت زیارت حاصل کرد و ازانجا احرام حرمین مکرمین بر بست و بعد احراز این سعادت به مشهد مقدس بر گشت و از آن جا به کاشان رفت

---

(۱) - خزانه عامره ص ۴۱۲ -

نتائج‌الافکار ، ص ۶۴۰ - « در معنی یابی ید بیضا داشت بسیار خوش فکر است »
کلمات الشعرا ص ۱۰۶

و از کاشان در عهد شاه صفی صفوی به اصفهان آمد- اکابر و اصاغر آن جا شادی ها کردند. اما بغازی حساد روی از شاه نیافته بشیراز رفت و مدتی درانجا مانده بعده رخت بکاشان کشید در سنه ست و ستین و الف بعالم عقبیٰ شتافت - این اشعار از انفاس مسیحی است -

وقت بسیار است و می کم ساقیا هشیار باش   گاه کارا ز باده کن گاهی ز لب درکار باش

ز دودمان خلیل است خـال تو گوئی   و گرنه آتش بردی چرا گلـستان است

دل هشیار من پاس دو چشم مست او دارد   بلی هر جا که مستانند یک هشیار می باید

در روز وعده جان بخدا هم نمی دهم   جانم توئی چگونه ترا کشمکش دهد

مرتضیٰ ، سید

سید مرتضیٰ از ساداتی است که تولیت اما زاده زین‌العابدین واقع اصفهان داوند در عهد شاهجهان به هند آمد و اعتباری بهم رساند ازوست ـ

دلم از فراق خون شد تو فراق دیده باشی   برهت غبار گشتم ز صبا شنیده باشی
نه تبسمی نه حرفی نه حکایتی مبـادا   ز زبان بریده ناصح سخنی شنیده باشی

مومنا ، کون آبادی :

مومنا کون آبادی صاحب حسن خلق بود به هند آمد و ازین جا سه کرت به حج برفت و سعادت زیارت حاصل کرده باز آمد ازوست ـ

مومن ببدی نیست کسی مانندت   این طرفه که خلق نیک می خوانندت
عمری بردی چنانکه خود می دانی   یک چند چنان بزی که می دانندت

مظفر ، حاجی مظفر :

حاجی مظفر از تبارزه عباس آباد اصفهان است آنجا علاقه بندی می کرد آخر بملک دکن افتاد و از دکن بجهان آباد رفت و نزد تقرب خان و دیگر امرا تقرب بهم رسانده و مستطیع واجب‌الحج شد لهذا به مکه رفت و در حج گذاورده به هند برگشت و ازین جا به اصفهان رفت - ازوست ـ

مرا پای وجودم در محبت شد کف خاک　　هما بر تربتم ننشست از بی استخوانی ها

تبسم چون کند در وقت گفتار　　طلوع صبح باشد در نمک زار

مسعود :

مسعود ولد آقا زمان زرکش که گذشت (۱) مثل پدر خوش طبیعت بود ـ در فن تاریخ کمال قدرت داشت - از جهت پریشانی با پدر به هند آمد بعد فوت پدر باصفهان مراجعت کرد و از پریشانی نیامد ـ ازوست -

کاهیده بسکه آتش عشق بتان مرا　　چون شمع در گلوگره افتاد جان مرا
از یک نگاه غارت گلشن نمی شود　　محروم سیر گل مکن اے باغبان مرا

گوهر خویش همان به که بخاک اندازم　　نتوان این همه منت ز خریدار کشید

معلوم ، محمد حسین تبریزی :

معلوم محمد حسین تبریزی تاجر پیشه بود(۲) و از ولایت به هند آمده می‌گذرانید- سلیقه سخن درست داشت، او می گوید ـ

سنگدل زیور است حسن بتان را　　تا گهر آب است آب و تاب ندارد

(۱) تذکرهٔ نصرآبادی ص ۲۸۷

(۲) تذکرهٔ نصرآبادی ص ۳۸

دیر است که محرومیم بران روے نکو   چون عکس در آئینه و چون آب به جو
از بس ز تف مهر رخش سوخته ایم   چو سایهٔ گل نه رنگ داریم نه بو

محمد قاسم :

محمد قاسم از تبارزه عباس آباد اصفهان است به هند آمد و به تجارت اوقات بسر می برد و همی جا فوت کرد ، ازوست -

بگوییم چون رسم ، بجامی بیاد دوستان نوشم   بلی در کعبه یاد آرند یاران آشنایان را

میرزا محمد تقی :

میرزا محمد تقی مازندرانی از اکابر آن ولایت است - خالی از قابلیت نه بود - از ولایت به حیدر آباد دکن آمد و ملازم عبدالله قطب شاه گردید - ازوست -

ز دام اشک چون پروانه فارغ بال می‌کردم   چراغ هرکه روشن می‌شود خوش‌حال می‌کردم

میرزا معصوم :

میرزا معصوم تبریزی جدش از کدخدایان معتبر تجار تبارزه بود و اوضاع پاکیزه داشت و بر سم تجارت گاهی سفر هند می کرد - معاصر نصر آبادی است طبعش خالی از لطف نه بود - ازوست -

---

پدر پیر ز عیب پسران می لرزد   تیر چون گشت خطا پشت کمان می لرزد

فیض نه جرعهٔ ایام به از سر جوش است   ترک می در شب آدینه نمی باید کرد

مبدع تبریزی :

مبدع تبریزی مدتی در اصفهان از کشی و نغ کوبی می کرد آخر به هند آمد و درین جا بسر می برد او ابداع می کند -

می طپید دل در برم دلبر نمی دانم چه شد　　انتظارم گشت آن کافر نه می دانم چه شد

محمد علی ، حاجی :

حاجی محمد علی مہا بادی، سخن شناس خوبی بود و با کلام مولوی روم و لوعی داشت ، بصیغهٔ تجارت به هند آمد ـ بعد چندی بدیار خود مراجعت کرد و در مشهد مقدس فوت شد ـ

بهر خاکستری آئینه ما کی جلا گیرد　　نفس در سینه باید سوختن تا دل جلا گیرد

مست علی اصفهانی :

مست علی اصفهانی با آنکه سواد نداشت از تتبع کلام سخنوران شاعر شده ـ با حکیم شفائی اصفهانی هم طرح بود ـ در ایام شاه صفی صفوی از راه قندهار به هند آمد و مدتی درین جا مانده مراجعت کرد - ازوست -

بهر آن بد خو نه تنها جان مادر آتش است　　از پر پروانه تا بال هما در آتش است

مکی، حاجی محمد اصفهانی (۱)

مکی حاجی محمد اصفهانی بزیارت مکه معظمه سعادت اندوخت لهذا مکی تخلص کرد از مکه باصفهان برگشت و ازانجا به هند آمد و از هند باز به مکه رفت

---

(۱) مسودے میں التزام یہ ہے کہ مبیضہ نویس نے شاعر کا نام اور تخلص صفحے کے درمیان میں سرخ روشنائی سے لکھا ہے - لیکن اس سے قبل بعض شعرا کے نام اور تخلص اس التزام سے عاری گذرے ہیں ـ اور بلا کسی عنوان کے عبارت شروع کردی گئی ہے ـ لیکن یہ اندازہ نہ ہو سکا کہ یہ سقم اصل مخطوطے میں ہے یا مبیضہ نویس کی غلطی تھی۔ تاہم ان اسقام کو بطریق مقررہ پابند کرکے چھاپ دیا تھا - لیکن اب پھر وہی صورت درپیش ہے ـ یعنی حاجی محمد مکی اصفہانی کا ترجمہ بلا عنوان شروع کردیا گیا ہے ـ جس پر عنوان کا اضافہ کرکے تذکرے کی یکسانیت کو قائم رکھا گیا ہے (ت ـ س)

و سکونت گرفت و از یمن عقیق آورده بیرون باب اسلام می فروخت آخر به اصفهان مراجعت ۔ به اعتقاد خود مثنوی مولوی روم را جواب گفته ، ازان است

پیش اهل معرفت معنی گل است   طبع صاحب دل بران گل بلبل است

عارف معنی بزرگ دین بود   نکته گر فهمی بزرگی این بود

صلح استرآبادی (۱)

صلح (غالباً مصلح) استرآبادی محمد صالح نام داشت در عهد شاه جهانی به هند آمد و در دکن بسر می برد ۔ ازوست

مجرداں چه عجب گر زور طربے خبر اند   که دست و پائے شناور در آب عریانی است

مجرم ایرانی

مجرم از ایران است ۔ شاعر و عروض نویس و موسیقی داں بود ۔ در عهد شاهجهانی به هند آمد و در بنگاله بسر می برد ۔ ازوست ۔

از خنده غنچهٔ دل ماوانه می شود   ما شبنمیم هست گل ما گریستن

منشی زنبیل بیگ خلخالی :

زنبیل بیگ خلخالی در عهد شاهجهانی به هند آمد و در بنگاله اقامت داشت ۔ ازوست !

من به ذوق این که می‌بوسد لب جانانه را   می مکم چندان که لب دارد لب پیمـــانه را

---

(۱) چونکه یه میم کی ردیف ہے اس لیے یہ تخلص « مصلح » ہی ہوگا ۔ فاضل مرتب اگر « مصلح » تخلص لکھ کر یہ صراحت کردیتے کہ مخطوطے کا کاتب غالباً « مصلح » کو « صلح » لکھ گیا ہے تو اصول تدوین کی صحیح پیروی ہوتی ۔ (ت ۔ س)

ملا شاه بدخشانی :

ملا شاه بدخشانی صاحب کمال بود در عهد شاهجهانی به هند آمد - شاهزاده دارا شکوه با او اعتقاد مفرد بهم رسانده انتقال او در سال هزار و شصت و نه بوقوع آمد کلیات او ضخیم است مشتمل بر اقسام سخن او می گوید -

آن آبرو کجش مرا تیغ خمیده گفتم زان تیغ اشارتی کرد بالائے دیده گفتم

مرده‌ایم و چون زنده می کردیم به این چیست خرق عادت ما

در زیر بغل تاک نهال ازچه گرفته است نے نکته بجائے نه نهند ست قدم را

شور یک دل زنده هزار دل زنده زیک چراغ‌توان صد چراغ روشن کرد

میرزا زیرک سبزواری :

میرزا زیرک سبزواری معاصر نصرآبادی (۱) است مرد رنگین خوش صحبت بود و در امر تجارت وقوف تمام داشت آخر با کوچ خود بزیارت کعبه مکه معظمه رفت و ازانجا به هند آمده درین جا بسر می برد گاهی زبان را بگفتن شعر آشنا می کرد -

با کسی یک دم آشـــنا نه شدیم که چو مژگان ز هم جدا نه شدیم
چه رفیقی نه بوده تنهـــالی ! ما عبث با خود آشنا نه شدیم

---

(۱) تذکرهٔ نصر آبادی ص ۱۲۱ - «در اوائل حال به اصفهان آمده و چهل سال درانجا ساکن بوده و شاه عباس ماضی صفوی بسیار با و شفقت داشته» ؛

آتش کدهٔ آذر ص ۲۲۵

مشهور تبریزی :

مشهور زمانه تبریزی (۱) در عهد عالمگیر بادشاه به امید ترقی به هند آمد و بنا بر آن که در همچو زبانی دراز داشت از کسی رو نیافته نا کام به ایران مراجعت کرد ـ خوش فکر است ـ او می گوید ـ

بیتابیٔ من بر دل جانانه گران است — بر شمع نسیم پر پروانه گران است

پر حذر باش که از شکوه زبانی دارم — خون چکان تر ز کبابی که نمک سود کنند

کیست مانع بهر قتلم تیغ بیداد ترا — از توشیرین‌تر که خواهد گشت فرهاد ترا

مولانا محمد :

مولانا محمد از ولایت ده عل فارس اش مرد متقی بود و چندی درین جا مانده مراجعت کرد ـ ازوست ـ

نعمت الوان شاهان گرچه از خوان گداست — یک درجو آب شیرین است و در دریاست تلخ

منصف ، محمد اسماعیل شیرازی :

منصف محمد اسماعیل از شیراز است (۲) اما در طهران بسیار بوده لهذا بطهرانی مشهور شده ـ پدرش شمسا نام داشته که در علم سیاق او شتر از آفتاب بوده ـ منصف به هند آمد و مدتی درین جا مانده بوطن مراجعت نمود روزگار به تجارت می گذرانید بسیار خوش طبیعت است او می گوید ـ

---

(۱) کلمات‌الشعراء ص ۱۱۰ « بخوش فکری مشهور است »

(۲) آتش کدهٔ آذر ص ۳۱۲ « برادر ارشد مقیم است لیکن چون در تجرشه اے نشو و نما یافته بعض به این علت او را تجرشی دانسته »

ای سپهر سفله داغ غلط بخشی توام	معلوم شد که تازه بدولت رسیدهٔ

عکس آئینه ام و والهٔ رخسار توام | تا تو پیش نظری او بقفا نتوان کرد

لعلی به زیر پائی تو تا صبح خفته بود | منکر مشو که دزد حنـا را گرفته ام

طفل است و کار بر دل ما تنگ می‌کند | خود حرف صلح گوید و خود جنگ می‌کند

اے که از گلشن کشمیر خبر می پرسی | سایهٔ سر و به هند و صنمان می ماند

اے باغبان برو که ز میراث بلبلان | مشتے پری که ماند به صیاد می رسد

من نگویم دل به مومن یا بترسا می دهم | خانهٔ دارم که هرکس می رسد جامی دهم

چو نیست چشم تمنائی از وفائی کسی | دگر برائے چه میرد کسی برای کسی

سکاک شیرازی به هند آمد و در آگره توطن گرفت و در اوائل جلوس عالمگیر پادشاه فوت شد ـ مثنوی در تعریف آگره دارد از وست ـ (۱)

درخمارم روز و شب هرچند صهبا می‌کشم | خشک لب چون ساحلم هرچند دریا می‌کشم

آں را که زور بازو کسب هنر بود | دست پر آبله صدف پر گهر بود

---

(۱) مسودے میں اس شاعر کا نام بھ اسماعیل منصف کے بعد درج ہے ـ معلوم ہوتا ہے که مخطوطے کے کاتب کی غلطی سے یه صورت پیدا ہوئی - لیکن فاضل مرتب «سکاک» کو «حاے حطی» کی ردیف میں رکھ کر کتابت کی غلطی کی صراحت کردیتے تو یه سقم دور ہو جاتا اور فن تدوین کے اصول کے خلاف بھی یه بات نه ہوتی (ت ـ س)

مفید ، ملا مفید بلخی :

ملا مفید بلخی (۱) در عهد شاهجهانی به هند آمد و درین جامی گذرانید و او را با شیخ فانی کشمیری مهاجات رکیکه است و در ملتان سنه خمس و ثمانین و الف فوت شد ، سرخوش تاریخ وفاتش به تعمیه اسقاط شش عدد گوید۔

مرد ملا مفید در ملتان　　این سخن چون بگوش سرخوش خورد
بر کشید آه و سال تاریخش　　گفت مفید بلخی مرد با
۶　　۱۰۹۱ — ۶ = ۱۰۸۵ھ

ملا مفید گو :

از رهائی مگو که چون طاؤس　　پر و بالم به مهر صیاد است

زینت خانهٔ صیاد بود مرغ اسیر　　از گرفتاریٔ طاؤس قفس گلزار است

نالهٔ من همچونی جانم بلب آورده بود　　باد چشم سرمه آلودش به فریادم رسید

میرزا محمد حسین مازندرانی :

میرزا محمد حسین پسر ملا محمد صالح مازندرانی و برادر ملا محمد سعید اشرف است او هم مثل برادر خود به هند آمد و با ابراهیم خان عالمگیری بسر می برد ازوست ۔

ستمگاری که دور چرخ ابر مدعا خواهد　　بدان ماند که رود نیل فرعون از خدا خواهد

در همت شادم اگر پر ز غبار است دلم　　خط مشکین ترا آئینه دار است دلم

---

(۱) نتائج الافکار ص ۶۴۴ « از خاک توران هم چو او معنی یاب صاحب تلاش بر لطافت تازهٔ فکر بود ...... تاریخ فوتش گفته » کلمات الشرا ص ۱۰۸ ۔

میرزا مقیم :

میرزا مقیم بخاری در عهد عالمگیری بدکن رسید و در جرگهٔ گرزداران نوکر شد آخرالامر به سیف‌الدوله عبدالصمد خان ناظم لاهور پیوست و در لاهور سنه احدی و ثلاثین و مائه و الف فوت شد ـ ازوست ـ

پریشان نیست ما را خاطر از بی برگ و باری ها
چو گل یک غنچه دل داریم و صد امیدواری ها

منصف :

منصف خواجه بابا نام از اکابرزادهائے سمرقند است در اواخر عهد عالمگیری به هند آمد و در سلک منصب داران سلطانی منظم گشت و بخطاب فاضل خان و داروغگی عرض مکرر سر بر افراخت ـ بعد فوت سلطان ترک نوکری پیشگی کرده به زیارت حرمین شریفین رفت و در عهد سلطان فرخ سیرباز به هند آمد و به سالانه پانژدہ هزار روپیه از سرکاری سلطانی قناعت کرده در لاهور منزول شد و در سنه ست و ثلاثین و مائه و الف در گذشت - با ناصر علی دوستی بسیار داشت و در مقاطع اغزال خود او را یاد می کند ـ ازان جمله است -

به امداد علی منصف سفرها در وطن کردم　　که تا اقصائے عالم با پر و بال سخن رفتم

صاحب دیوان است او می گوید ـ

جهان پیر است نبود از جهان بخشی امید این جا　　برنگ نافه زاید طفل با موئے سفید این جا

حرف قاصد برنمی تابد دماغش نازک است　　می برم خود همچو بوئے گل پیام خویش را

ما خود سفر ز خاطر احباب کرده‌ایم　　یادش بخیر هر که فراموش کار ما است
در عشق زاری سودے ندارد　　یا کیسهٔ زر یا زور پنجه

مقبل اصفهانی :

مقبل اصفهانی صاحب واقعات مشهوره تعزیه دار امام الشهدا است و قربان

سر محبت آل عبا در عهد سلطان حسین میرزائی صفوی اعتبارے داشت و در آفت افاغنه متواری بسر می برد و در عصر نادر شاه از ولایت به هند آمد و چندے در جهان آباد اقامت کرد - آخر نزد مومن خان ناظم گجرات احمد آباد بگجرات رفت و بقا او می گذرانید و همان جا در سنه سبع و خمس و مأته و الف بعالم بقا شتافت و حسب وصیت پهلوئے قبر نظیر نیشاپوری مدفون گردیده - این دو بیت از واقفات او است -

سرشک این غم و محنت عزیز داری است | چرا که از نجباثی دهسار بحرین است
امید من بسوئے مشهد امسام رضا است | من و طواف رضا و رضا رضائے خدا است

متین ، عبدالرضا اصفهانی:

متین اصفهانی - عبدالرضا نام داشت - از اولاد شیخ حسین نجفی است که نسبش بمالک اشتر می رسد - پدرش شیخ عبدالله از نجف اشرف باصفهان آمده توطن اختیار کرد تولد متین در اصفهان روز عیدالفطر سال هزار و صد و سه واقع شد - از عمر بیست سالگی در عهد شاه عالم که سال جلوس او هزار و صد و نوزده است به هند آمد و مدت سی سال با ابوالمنصور خان صفدر جنگ نیشاپوری ، ناظم صوبهٔ اوده که در عهد احمد شاه وزیرالممالک شد بسر می برد و در ظل عنایت او نیاز و نعمت گذرانید - بعد فوت صفدر جنگ در سنه خمس و سبعین و مأته و الف ۱۰۷۵ به بنگاله رفت و در همین سال آنجا در گذشت صاحب دیوان است - او می گوید -

بجز گداختن از روئے شرم کارش نیست | چو شمع هرکه زبانش باختیارش نیست

الدر ای خار ره امداد که سر پنجهٔ من | صرف در چاک گریبان شد و دامن باقیست

در چمن بلبل پوشیده قفس را مسانم | که شدش عمر و ندانست گلستانی هست

همه را روز جزا تاب سوال است وجواب | نتوان با تو سخن گفت قیامت این است

می کند هرچند تسخیر پری زاد آدمی | جان بقربان پریزادے که تسخیرم کند

میرزا معزالدین :

میرزا معزالدین از تبارزه عباس آباد اصفهان است (۱) بعد وصول به سن تمیز بصحبت میرزا ابو سعید که از سلسلهٔ مشکیه اصفهان بود کتب معقول و منقول گذرانید و تحصیل فراوان از آخوند شفیعائی طالقانی مشهور با آبرو بر گرفت و چون نوبت سلطنت به ابراهیم شاه برادرزادهٔ نادر شاه آمد میرزا مختار کل گردید بعد انقراض عهد ابراهیم شاه اول بسند بعده بدکن آمد و در اورنگ‌آباد رحل اقامت افکند- صمصام‌الدوله شاهنواز خان خوافی اورنگ‌آبادی و بعضی امرا دیگر با او سلوک پسندیده بعمل آوردند و در سنه ثلاث و ثمانین و مأته و الف فوت شد و در سواد جنوبی اورنگ آباد مدفون گردید ـ طبع موزون داشت ازوست ـ

یا ره بکوئی وصل محبوبم ده   یا بیزاری ز صورت خوبم ده
یا این دل ناصبور از من بستان   یا در غم هجر صبر ایوبم ده

حرف‌النون

نادری، سمرقندی :

نادری سمرقندی از نوادر روزگار و در فضیلت و شاعری صاحب اقتدار بود به هند آمد و همین جا در سنه ست و ستین و تسعمائته فوت شد ـ قصیدهٔ استواری در مدح همایون پادشاه دارد مطلعش این است ـ

المنته الله که بجمعیت خاطر   با عیش نشستند حریفان معاشر
چوآب زندگی هرسوکه آن آرام جان گردد   سر راهش چو گیرم از ره دیگر روان گردد
به شکر خنده ترا تا دهنی پیدا شد   عاشقان را بتو راه سخنی پیدا شد

---

(۱) خزانهٔ عامره ص ۴۲۹ - نتائج‌الافکار ص ٦٦٧

نیازی ، بخاری :

نیازی بخاری در فنون جزئی از شعر و عروض و معما و تاریخ و سایر جزئیات ماهر بود و رسایل درین باب نوشت (۱) ـ اما از زیور انسانیت عاری بود ـ از وطن خود سیاحت آغاز کرد و درقندهار به ملازمت همایون بادشاه رسید و اداهائی خارج در حضور بظهور رسانید ـ بادشاه از غایت حلمی که داشت پاداشش نه کرد اما از حضور مجلس ممنوع ساخت و سبب انقطاع او از ماوراءالنهر این مقطع است ـ

تا نیازی شده در ملک سخن خسرو عهد　　　نام جامی شده منسوخ کنون قلم من است

بملک سند رفته در بلده تته میگذرانید و همان‌جا فوت شد ـ صاحب تاریخ "بداونی" می نویسد که نیازی فسونی شاعر را در خواب دید و بول بر ریش او کرد شاعری در این باب این قطعه گفت ـ

فسونی را نیازی دید در خواب　　　بریش او ز شاشه آب پاشید

اگر شاشید بر رویش نیارید　　　سگے بر بوتهٔ شـاشید شـاشید

از نیازی هست ـ

چو نتوانم که بر گرد سر آن تند خو گردم　　　خیالش در نظر آورده هردم گرد او گردم

نوبتی ، تربتی :

نوبتی تربتی در عهد اکبری به هند آمد و در این جا اوقات بسر می برد ـ در هجو کجی بیگ مهر بخشی بیرم خان ترکیب بند در نهایت ملاحت موزون کرده ازان است ـ

ای خوش آن دم که شوی قبض زقولنج وترا　　　نسـخهٔ حقنه نویسـنه اطباء عظام

---

(۱) آتش کدهٔ آذر ص ۳۱۲ "اسمش بلیدی بیگ از اکابر زادگان شیراز و براستی و درستی بین الکتاب ممتاز در علم سیاق کمال نهایت داشته در سلک نظم رایت شهرت افراشته" ـ

دست عربانی شتر شاخ بزو گردن قاز　　کلهٔ خرس سر استر و دندان گراز

مؤلف گوید نویدی در حقشه اگرچه کلاغی خوب کرده اما شاعری دیگر در این باب طرفه مضمونی بهم رسانده می گوید -

بوالفضولی که صفت مغرور است　　نظرش کن که نوم تسمانه بود
ذکر پیل مست در کونش　　ذکر خر بجای فانه بود

فانه چو بکی که پهلوی میخ در سوراخ نشانند استوار نشیند و تجنبه و آن را در هندی پچر گویند بفتح بای فارسی و تشدید جیم فارسی مفتوح آخر را ، -

---

نویدی نیشاپوری :

نویدی نیشاپوری (۱) فی‌الجمله تحصیل علم نمود و مشق شاعری به رتبهٔ ارجمند رساند و از خراسان به هند آمد و بعد چندی قصد بیت‌الله کرد و به شهر اجین از بلاد مالوه رسیده شب جمعه بیستم رمضان سنه ثلاث و سبعین و تسعمأیه داعی حق را لبیک اجابت گفت - ازوست -

هلال هواست شود حلقهٔ درت شب عید　　ز دور لیست خیال ر لی بهم نه رسید
اگرم ز اشک گلگون شده لاله گون ز مینا　　نعران شدن پریشان گل عاشقی‌ست اینها

ناصر خواجه ، شاه ترمذی :

شاه ناصر خواجه از سادات ترمذ است در عهد اکبر بادشاه هند آمد و صاحب طبل و علم گردید و با خانزمان باغی سلطان تخلص که ذکرش گذشت رفیق شده در سنه اربع و سبعین و تسعمأته بقتل رسید - ازوست -

---

(۱) آتش کدهٔ آذر ، ص ۲۱۲ " اسمش عبدی بیگ از اکابرزادگان شیراز و براستی و درستی بین الکتاب ممتاز در علم سیاق کمال مهارت داشته در سلک نظم رایت شهرت افراشته -

مدح علی و آل علی بر زبان ماست　　گویا زبان برای همین در دهان ماست

ناطقی استرآبادی :

ناطقی استرآبادی در عهد اکبری به هند آمد و مدتی درینجا بسر برد ـ آخر مراجعت ایران کرد و در اثناء راه به بنارس رسیده فوت شد و همان جا مدفون گشت ـ این رباعی وقت احتضار گفته ـ

ای کاش ز خانه در نمی دانستم　　و ز خویش برون سفر نمی دانستم
چون چغد نهان بکنج ویرانهٔ خود　　می مردم و بال و پر نمی دانستم

شاید بعد عائی تو گویم حکایتی　　یکبار عرض حال مرا می توان شنید

میر نجدی یزدی :

میر نجدی از سادات یزداست ـ در عهد اکبری به هند آمد و بعد چندی به ایران مراجعت نمود ـ ازوست ـ

وقتی تو و جان بستهٔ زنجیر بلا ماند　　حسرت گرهی چند شد و در دل ما ماند

نظمی تبریزی :

نظمی تبریزی در عهد اکبری به هند آمد و درین جا می گذرانید ـ صاحب دیوان است ـ او می گوید :

داغ جفای یار که بر سینهٔ من است　　داغش مخوان که مونس دیرینهٔ من است

بحمام پری خالم پری رخسارهٔ دیدم　　نشسته درمیان آب آتش پارهٔ دیدم

ز دل ربودن و بیگانگیت ظاهر شد　　که بهر بردن دل بود آشنائی تو

نوائی ، میر محمد شریف :

نوائی ، میر محمد شریف برادر زاده میر حسین قدسی کربلائی سبزواری از ولایت به هند آمد و مورد عنایات اکبر پادشاه گردید - اما بری از نهال امید نخورده عنقریب ودیعت حیات سپرد - ازوست -

بنشین غمزهٔ ستم آلود بر مخیز · دیر آمدی به پرسش ما زود بر مخیز
به هیچ جا نرسیدم به هیچ ره نگذشتم · که در دلم نگذشتی بخاطرم نه رسیدی

نیازی بدخشی :

نیازی بدخشی به هند آمد و مورد عنایات اکبر پادشاه شد - سپس به میرزایان گجرات پیوست بعد برهم خوردن میرزایان بقید سلطانی در آمد و پس از چندی رهائی یافت و باز تقصیری کرده دو بار خود را بقید سلطانی داد - ازوست -

فرزند رسول تو و من امت تو · ملت نه بود مرا بجز ملت تو
از گرمیٔ آفتاب حشر چه غمم · گر جا بودم بسایهٔ دولت تو

نادری مشهدی :

نادری از نادره گویان مشهد مقدس است - در عهد اکبری به هند آمد و ازین جا سر بستی کشید -

عشق دوراست از زلیخا کام جو عاشق نبود · ورنه همچو یوسفی را کس بزندان می برد

نوری ، ملا نورالدین :

نوری تخلص ملا نورالدین ترخان سفیدونی است - ولایت زابود چون چند سال پرگنه سفیدون از توابع سرهند در جاگیر او ماند ، بآن مستون گشت - از مصاحبان همراز همایون پادشاه بود و در عهد اکبر پادشاه سال نهصد و نود و چهار تولیت روضه

همایون بادشاه با و مقرر شد و همان جا وفات یافت - در ریاضی و نجوم و حکمت ممتاز بود و سلیقهٔ شعر ملایم داشت صاحب دیوان است - او می گوید -

دل تنگ دور ازان لب خندان نشسته‌ام ۰مانند غنچه سر بگریبان کشیده‌ام

نوعی خبوشانی :

نوعی خبوشانی (۱) به هند آورد متوسط شاهزاده دانیال بن اکبر بادشاه گردید - بعد فوتش متمسک دامن دولت خان خانان گشت و فراوان قصاید و ساقی نامه در مدح او پرداخت و متواتر صلات گران مند اندوخت - یک دفعه ده هزار روپیه نقد و خلعت بیش بها و یک زنجیر فیل و اسپ عراقی صله گرفت - ملا رسمی درین باب گوید -

ز نعمت تو به نوعی رسید آن مسایه که یافت میر معزی ز دولت سنجر

ز گلبن املش صد چمن گل امید شگفت تا که بمدیح شد زبان آور

آورده اند که در عهد اکبری هندوی نوجوانی شب طوی خود در اکبرآباد از بازار مسقف می گذشت قضا را سقف افتاد و نوجوان مرد عروس نامراد موافق دین خود قصد سوختن کرد - اکبر بادشاه هرچند ممانعت نمود و امیدوار انواع تنعم ساخت نشنید و خود را با مردهٔ شوهر بسوختن داد - ملا نوعی به اشارهٔ شاهزاده دانیال این قصه را بسیار بکیفیت موزون کرده و ساقی نامه بسیار رنگین بنظم آورد - ازان است این دو بیت -

بده ساقی آن ارغوانی نبیذ که روز خرابان بپایان رسید

بگردان ز ره عمر بگذشته را چو شاه نجف روز شب کشته را

وفات نوعی در برهان پور سنه هزار و نوزده بوقوع آمد - صاحب دیوان است او می گوید -

یک روز صبا بوئی گلی برد به یعقوب بگریست که این نکهت پیراهن ما نیست

تو روئی آئینه و با قفای آئینه ایم چنانکه از تو بد از ما نکو نه می آید

چه قسمت است که دشمن به وصل قانع نیست ازان نگار که نوعی به هیچ خورسند است

نظیری نیشاپوری :

نظیری نیشاپوری نظیرش نایاب است و حرف سبزش فیروزه خوش آب - از دیار خود به هند آمد و به یمن دولت خان خانان سرمایهٔ رفاه کلی بهم رسانید بعد مدتی احرام حرمین مکرمین بر بست و باحراز این سعادت پرداخته به هند بر گشت و در گجرات احمد آباد رنگ وطن ریخت وقتی حسب‌الامر جهانگیر بادشاه برائے کتابهٔ عمارتی غزل گفت که مطلعش این است -

ای خاک درت صندل سرگشته سران را   بادا مژه جاروب رهت تاج وران را

بادشاه در جائزهٔ آن قریب سه هزار بیگهه زمین بطریق مدد معاش با و انعام فرمود وفاتش در گجرات سنه ثلاث و عشرین و الف رونمود و همان جا مدفون گردید - دیوانش متداول است - او می گوید -

محبت در دل غم دیده الفت بیشتر گیرد   چراغیرا که دودی هست در سر زود در گیرد
پس از وارستگی‌ها بیشتر گشتم گرفتارش   چو صیدی جست صیادش ز اول سخت‌تر گیرد

ز خود هرگز نیازارم دل را   که می ترسم در و جای تو باشد
مهر لب تو سرکیسهٔ مسک زده‌ایم   تا سر شیشه مئی وانشود وانشویم
مرنج گر نه شدم مضطرب ز آمدنت   چراغ دیده‌نمی‌داشت دمیر روشن شد

نثاری، نقی عصار اصفهانی :

نثاری نقی عصار اصفهانی سیاحانه به هند آمد و بعد چندی مراجعت کرد - ازوست -

---

(۱) خزانه عامره صفحه ۴۳۶   (۱) آتش کده آذر صفحه ۱۴۶

(۱) نتائج‌الافکار صفحه ۷۰۳

"گوئی فصاحت و بلاغت از اقران زمان می‌ربود - سخن سنجان عصر جهانگیری

او را استاد می دانستند - با نواب خان
کلمات الشعرا صفحه ۱۱۲

دست و شمشیر مژه غرقه بخون می‌آید | عالمی کشته ...
شرمسار از رخ پیکان توام کزتف دل | آب می گردد ...

نورس ، شیدا قزوینی :

نورس شیدا قزوینی از ولایت خود به بیجاپور دکن ... شاهنواز خان که از امرا عادل شاه بود جاگرفته فیض برداشت ... سرائے فانی در گذشت خوش فکر است اما اشعارش تدوین نیافت ...

ز من دو چیز به میراث ماند چو رفتم | تنم بآتش و خاکسترم ...
آهم که طرهٔ بر و دوش سپهر بود | ازضعف این زمان مژهٔ چشم سوزداست

خوشا آن سوختن کز هستی خود پاک برخیزم | سبک دست نسیم گیرم و از خاک برخیزم
همدرد ما کسی است که داغیش بردل است | با ما در دیار همین لاله آشنا است

نکهت شیرازی (۱) :

نکهت شیرازی در کمال بی پروائی و خودرائی بود و در سخن سنجی انوری را پیش خود موجود نمی دانست - از ولایت به هند آمد و درین جا می گذرانید ازوست -

هزار حیف که آن سرو ناز پرور ما | گذشت عمر و نینداخت سایه بر سر ما
توان ازسینه صافی شد هم آغوش سیه چشمان | شکرو خون صاف شد پیراهن بادام می گردد

---

(۱) تذکره نصرآبادی ـــ ۳۸۸ تخلص نکهتی

مدتی در ... مختلف
ازرا بیاض است که برائے
در اواخر سنه هزار و بیست
... سعدان پایه سریر اعلیٰ
... الساعت همت بران گماشت که
... و بیت به بیت گردیده منتخبی فراهم آرد
... و سی و شش بترتیب این مجموعه اقدم نمود تا
... است و تاریخ ترتیب این بیاض نظم گزیده یافته

در وادی عشق آن که نگونسار افتد — چون سایه ملامتش بدنبال افتد
در هر قدمش چهی بگیرد سر راه — چون دور ضعیفی که به غربال افتد

ناظم یزدی :

ناظم یزدی از ولایت به هند آمد و مدتی درین جا مانده به دیار خود مراجعت ... از و است -

... و از پا در افتاده چمن را چه کند — آدمی زادهٔ بی چیز وطن را چه کند

---

(۱) آقا رضا شیرازی در سال شصت و شش در بلده تته آمد و در محمد آباد نزد مولوی محبت جعفر که نسبت هم وطنی بوی داشت چند روز مهمان مانده به هند شتافت - عجب جوانے قابل بود ... تا در محمد آباد بوده فقیرو وی‌هم وثاق بودیم ...... مثنوی " قضا و قدر " خوبی گفته - مقالات‌الشعراء

او را استاد می دانستند - با نواب خان خانان ارتباط تمام داشت"
کلمات‌الشعرا صفحه ۱۱۲

دست و شمشیر مژه غرقه بخون می‌آید عالمی کشته به بیند که چون می‌آید
شرمسار از رخ پیکان توام کزتف دل آب می گردد و از دیده برون می‌آید

نورس ، شیدا قزوینی :

نورس شیدا قزوینی از ولایت خود به بیجاپور دکن رسید و در سایه عنایت شاهنواز خان که از امرا عادل شاه بود جاگرفته فیض برداشت و در عین جوانی از سرائے فانی در گذشت خوش فکر است اما اشعارش تدوین نیافت - ازوست -

ز من دو چیز به میراث ماند چو رفتم تنم بآتش و خاکسترم بباد رسید
آهم که طرهٔ پر و دوش سپهر بود ازضعف این‌زمان مژهٔ چشم‌سوزن‌است

خوشا آن‌سوختن‌کز هستی‌خودپاک برخیزم سبک دست نسیم گیرم و از خاک برخیزم
همدرد ما کسی است‌که داغیش بردل است با ما در دیار همین لاله آشنا است

نکهت شیرازی (۱) :

نکهت شیرازی درکمال بی پروائی و خودرائی بود و در سخن سنجی انوری را پیش خود موجود نمی دانست - از ولایت به هند آمد و درین جا می گذرانید - ازوست .

هزار حیف که آن سرو ناز پرور ما گذشت عمر و نینداخت سایه بر سر ما
توان‌ازسینه‌صافی‌شد هم‌آغوش سیه چشمان شکرو خوش صاف شدپیراهن بادام می گردد

---

(۱) تذکره نصرآبادی — ۲۸۸ تخلص نکهتی

ناظم ـ صادق :

ناظم صادق از تبارزه عباس آباد اصفهان است ـ مستعد زمان و در نظم و نثر شعار اقران بود ـ از دیار خود بسرمین شریفین رفت و مدتی در مکۀ معظمه معتکف بود ـ آخر ازانجا به هند آمد و درین جا می گذرانید اور او را بیاضی است که برائے شاه عباس ماضی ترتیب داده ـ در دیباچه آن می نویسد که در اوایل سنه هزار و بیست و هشت شاه دین پناه را میل باستماع اشعار بهم رسید و مستعدان پایه سریر اعلیٰ بانتخاب اشعار استادان مامور شدند ازان جمله این قلیل‌البضاعت همت بران گماشت که دواوین متقدمین و متاخرین را ورق به ورق و بیت به بیت گرد پده منتخبی فراهم آرد در عتبه خیرالبلاد مکه معظمه سنه هزار و سی و شش بترتیب این مجموعه اقدام نمود تا این جا حاصل عبارت دیباچه است و تاریخ ترتیب این بیاض نظم گزیده یافته من افکاره ـ

در وادی عشق آن که نکوفال افتد	چون ســایه ملامتش بدنبال افتد
در هر قدمش چهی بگیرد ســر راه	چون دور ضعیفی که به غربال افتد

ناظم یزدی :

ناظم یزدی از ولایت به هند آمد و مدتی درین جا مانده به دیار خود مراجعت کرد - ازو است -

سر و از پا در افتاده چمن را چه کند	آدمی زادۀ بی چیز وطن را چه کند

---

(۱) آقا رضا شیرازی در سال شصت و شش در بلده ته آمد و در محمد آباد نزد مولوی محبت جعفر که نسبت هم وطنی بوی داشت چند روز مهمان مانده به هند شتافت ـ عجب جوانے قابل بود ... تا در محمد آباد بوده فقیرو وی‌هم وثاق بودیم .... مثنوی " قضا و قدر " خوبی گفته - مقالات‌الشعراء

نظیر مشهدی :

نظیر مشهدی نظیر عندلیب است و معنی آفرین و عجیب در سه ثلاثین و الف قصد بیت‌الله کرد و بعد ادراک این سعادت متوجه هند شد و کشتی او در دریای شور شکست و بعد مشقت بسیار به بلده بیجاپور رسید و در سلک مقربان عادل شاه جا گرفت - ازوست ـ

نه گذاشت ز سامان تنم ضعف جدای   چندانکه نگاهی شوم و از مژه خیزم

در سلسله بال فشان نان هوائی   خم ناشده از نامه من بال و پری نیست

نادم ، لاهیجانی (۱) :

نادم لاهیجانی نکته سنج خوش انداز و سخن آفرین بی انباز است ـ با وجود لکنت زبان نفس شور انگیز داشت از دیار خود اول به دکن افتاد و از دکن به بنگاله و ازانجا به بلدهٔ پتنه شتافت ـ مور خان نوشته اند که بعد ورود هند با نظیری

---

(۱) تذکره نصر آبادی صفحه ۲۰۳ " در کمال ساده لوحی و درویشی است ـ مدتی در هند بوده ـ باعتقاد خود در هر فن سر آمداست خصوصاً شطرنج که دعوی می کرد که بخلاج را بطرح اسپ مات می کنم فقیر با وجود عدم وقوف چند نوبت متوالی او را مات کردم "

(۱) تذکره نصر آبادی صفحه ۲۲۰ نمبر ۱ نادم گیلانی ...... باصفهان مراجعت کرد واوسط ما ئه حاوی عشر جان بجان آفرین سپرد نتائج‌الافکار صفحه ۲۰ه

(۱) با نظیری صحبت معتقدانه داشت بعد از فوت او در مرثیه اش اشعار گفته از آنست ـ

هیچ در فوت نظیری از وجود من نماند   مردن دیگر بود در مرگ یاران زیستن

پس بجانب بنگاله رفت و از آنجا بلدهٔ تته آمد و به اصفهان مراجعت نموده در گذشت مقالات‌الشعراء صفحه ۸۹ .

[illegible] صحبت معتقدانه داشت اما ننوشته اند که ملاقات این هر دو کدام جا [illegible] [illegible] ناظم به ایران مراجعت کرد و در زمان شاه صفی صفوی باصفهان رفت و [illegible] زمان آنجا صحبت داشت و همان جا در هفتاد سالگی فوت شد و در تخت کهـ فولاد مدفون گردیده ـ ازوست ـ

بخود ما به مذهب هرکس موافق است	با ما شراب خورده و به زاهد نماز کرد
هر شب چه خود کشی که نکردم به کوی تو	بیرون نیامدی به تماشا چه فائده
نه دمیدنی تماس نه رسیدنی بکامی	چه کنم ازین که دهقان بکنار گشت ما را
خط است خط مشق عشق از بنای کعبه و دیر	نقش ما به مژگان هیچه گر مشک است

نسبت ـ

نسبت از نواحی فارس است در عهد شاهجهان پادشاه به هند آمد و با جعفرخان بسر می برد ـ ازوست ـ

جان عزیز است و لیکن به سخن جان نرسد	وای بر جان سخن گر به سخن گر نه رسد

نسبت مومنا تبریزی :

نسبت مومنا تبریزی ـ مدتی در اصفهان داخل جرگهٔ موزونان بود ـ آخر به هند آمد و بدولت جعفر خان و دانشمند خان سرمایه بهم رسانده و مرفه الحال به وطن خود مراجعت نمود و ازانجا بحرمین شریفین شتافت و به ایران برگشت و ازان بعد دوباره به هند آمد و همین جا وفات یافت ـ ازوست ـ

خط فرنگی خال هندی لب بدخشانی بود	ترک ما چیزیکه کم دارد مسلمانی بود
بر هر ورقی که وصف آن موست	چون کاغذ مشک بستهٔ خوشبوست

نصیرالدین همدانی :

نصیرالدین همدانی از اکابر آنجا است نسبش به ملوک عجم می رسد از وطن به هند آمد سیاحانه بسر می برد بعد چندی بخدمت قطب شاه والی حیدرآباد پیوست سلطان تعظیم و تکریم او بسیار می کرد - ازوست -

چنان شدم ضعیف که صد ساله ره مرا　　چون بوی گل نسیم بیک گام می برد

نصیب حاجی طالب :

نصیب حاجی طالب ولد حاجی مقصود جلد ساز اصفهانی - نصرآبادی گوید پدرش مرد کدخدائی بود - حاجی طالب بعد از پدر سربکسب او فرو نیاورده بعنوان تجار سلوک می کند و الحال در هند است - طبعش خالی از لطف نیست شعرش این است -

آن گل چو در عرق شود از آتش عتاب　　چون جبین او رگ گلش است در گلاب
غبار خاطر او گشته‌ام از ناتوانی ها　　گر اندک قوتی می‌داشتم می‌رفتم از یادش
از کویش بیک نگاه می‌باید رفت　　بی منت پا براه می باید رفت
آواز دراز شش جهت می آید　　آیا بکدام راه می باید رفت

نصیب رازی (۱) :

نصیب رازی به هند آمد و همین جا روزگار بسر می برد - ازوست -

عوض ترنج غبغب اورا بچنگ آورده ام　　بوسه می‌خواهم معاشق را به تنگ آورده‌ام

---

(۱) مدتی قبل ازین به هند رفته در پیدا کننده کیما عمل دست داود و رنگینی لباس و تقطیع را باعث آن کرده الحال در هند است - تذکرهٔ نصرآبادی ص ۴۰۰

ندیم میرزا زکی :

ندیم میرزا زکی(۴) از امرائی نادر شاه طهماسپ است - همراه شاه به هند آمد و برگشت و از شاه رخصت گرفته بسرزمین عظیم‌آباد رفت - صاحب دیوان است اکثری کرده -

هر قاصدی که برد بجانان پیام ما — اول ز ننگ کرد فراموش نام ما
رقیبها از وصل من بالد ندیم از هجر می نالد — یکی را گل یکی را خار در پیراهن است امشب
این که دایم بعتب از جهت فرزندی — خود چه کردی ز برائی پدر و مادر خویش
این صوفیان چو صورت قالی تمام عمر — ننهاده اند پای برون از گلیم خویش
اشک خونین را دلم دارد تماشائی دگر — هست این یاقوت سیلانی ز دریائی دگر

حرف الواؤ

وفائی شیخ زین‌الدین جامی :

وفائی شیخ زین‌الدین جامی او و شیخ فارغی که ذکرش گذشت باتفاق به هند آمدند و بابر پادشاه را ملازمت کردند - شیخ زین‌الدین بصدارت ممالک هندوستان سرفراز شد و در آگره بر کنار آب جون مسجدی و خانقاهی بنا کرد و در سنه اربعین و تسعمأته در گذشت و در خانقاه ساختهٔ خود مدفون گشت - در فنون جزئی از نظم و نثر و معمار تاریخ بی قرینه بود و تاریخی مشتمل بر فتح هندوستان و شرح غرائب آن نوشته و داد سخنوری داده - ازوست -

غم گریبان‌گیر شد سر در گریبان چو کشم — شوق دامن‌گیر آمد پا بدامان چون کشم
ای گریبانم ز شوقت پاره دامن چاک چاک — بی‌تو پا در دامن و سر در گریبان چو کشم

---

(۴) مقالات‌الشعراء ص ۸۱۲

وقوعی، محمد شریف نیشاپوری(۱) :

وقوعی محمد شریف نیشاپوری خویش شهاب‌الدین احمد خان از امرای اکبر پادشاه است ؛ شاعر صاحب قدرت بود و در وادیٔ خط و انشا و تاریخ وافی دستگاه داشته ابتدا که به هند آمد با خان مذکور می بود بعد فوت او ملازم خان خانان گشته خان خانان او را برین رباعی سه هزار محمودی صله داد -

ای بزم ترا دردی ساغر خورشید — دی میش شبت کشیده در بر خورشید
گر فضاهٔ خاک آستانت نشدی — چون ظلمت شب شدی مکدر خورشید

و باعانت خانخانان نوکر پادشاه شد و مرفه الحال گذرانید و در سال هزار و دو جان بقابض ارواح سپرد - مذهب بسا خوانیان داشت و قایل تناسخ بود - صاحب تاریخ بداونی گوید روزی در سرحد کوهستان کشمیر به منزل فقیر برای طلب همراهی جانب کشمیر آمد و تخته سنگ های هزار هزار منی افتاده دید - بحسرت گفت که آه این بیچاره تا کی بقالب بر آیند و با این اعتقاد قصائد در منقبت ائمه طیبین رضوان الله علیهم گفته مگر در اوایل بوده باشد انتهی کلامه - از وقوعی است -

نمی‌خواهم که در روز جزا پرسش کنند از من — که ترسم بایدم گفتن که در عشقت چها دیدم
هر ساعتم بجرم دگر متهم کنی — آزار جوی من ز تو اینها عجیب نیست
هیچ کس رانه‌دهی غیر من آزار خوشم — که سروکار همین با من تنها داری
بعتاب حوصلهٔ عاشقی حسد دارم — که جان سپارد و اظهار مدعا نه کند

وداعی هروی :

وداعی هروی بقدر تحصیل داشت در عهد اکبر پادشاه به هند آمد و بعد چندی همین جا جهان گذران را وداع کرد - ازوست -

نه از شراب به بزم تو هر زمان روم از خود — پیاله لعل تو بوسد ز رشک آن روم از خود

---

(۱) خزانهٔ عامره ص ۴۴۳

وصفی تفرشی :

وصفی تفرشی به هند آمد و داخل زمرهٔ احدیان اکبر پادشاه گردید - از وست -

چو خواهی غسل من بی باک ریزد   وزان خون قطرها بر خاکم ریزد
ازان خاک و ازان خون هرچه روید   بتو درد دل من باز گوید

واقفی ابن علی مشهدی :

واقفی ابن علی مشهدی(۱) از ولایت بدکن آمده بایالت رسید و عالمی را فیض رسانید - از شعرائی مائهٔ عاشره است - او می گوید -

شد مکرر همه اوضاع جهان پیش نظر   جز غم عشق که تا حشر مکرر نه شود

وحشی کاشی (۲) :

وحشی کاشی از تلامذهٔ مولانا محتشم خوش فکر است و همتش مصروف غزل گوئی بود که دل نشین ترین اقسام سخن است - به هند آمد و درین جا بسر می برد - ناظم تبریزی گوید وفات او در سنه هزار و سیزده واقع شد در ارض دکن مدفون است - دیوانش دو هزار بیت باشد انتهی کلامه وحشی گوید -

شب گذاری بدل بی‌خور و خوابم کردی   آن قدر گرم گذشتی که کبابم کردی

اهل نظر به قیمت یاقوت می خرند   خونتابهٔ که بر سر مژگان گره شود

وحشت طباطبائی اردستانی :

وحشت از سادات طباطبائی اردستان است - در عهد شاهجهانی به هند آمد و

---

(۱) "اسمش خواجه علی و برادرزاده خواجه جان محمد قدسی است"
آتش کدهٔ آذر ص ۱۰۱

(۲) نتائج الافکار صفحه ۷۴۷

بنا بر قرابت با میر محمد سعید میر جمله سرمایهٔ رفاه بهم رسانده و بولایت [illegible] و بیماری که عدالتی گرفتار شد بعد چندی زنش مرد و او را احیا کرد [illegible] [illegible] بود دوباره به هند آمد - ازوست -

بهم نشیتی خوبان بدی ز خود نه رود   بآب آئینـه ناشستگی [illegible]

ز سرکشان نه رسد راحتی ضعیفان را   که سایه دور ز مرغ بلند پرواز [illegible]

وفائی اصفهانی :

وفائی اصفهانی قلندر مشرب بود - در عهد شاهجهانی به هند آمد و ترقی نمود - ازوست -

در دل نیم شبان کوب که چون روز شود   هما درها بکشسایند و در دل بندند

وفا هراتی :

وفا هراتی در عصر خود از کهنه شاعران بود - از ولایت به هند آمد و در عهد قاسم خان ناظم بنگاله که ذکرش گذشت در بنگاله بسر می برد - بعد چندی به ایران مراجعت کرد و همان جا فوت شد - او می گوید -

از ما مپوش چهره که ما بی ادب نئیم   کوته تر است از مژهٔ ما نگاه ما

واله جمالا شیرازی :

واله جمالا شیرازی به هند آمد و ملازمت امرا اختیار کرد و اعتباری بهم رسانده - ازوست -

میان گریه چو آهی کشم شود طوفان   ز باد شورش دریا ز یاد می گردد

وارسته - امام قلی بیگ :

وارسته امام قلی بیگ نام داشت از این چکنی است - سفر بسیار کرده و مدت ها در هند بوده و سوانحهٔ سفر نوشته و از هند مراجعت نموده باصفهان رفت و

[illegible] مشهد عباس قلی راه یافت آخر به یزد رفت. حین به اصفهان [illegible] و [illegible] که ما برطفا [illegible] گرفت و در سال هزار و هفتاد و پنج در گذشت [illegible]

آنکه بر چشم و کم دیدیم و درکار است و نیست
نیست در مثل چیز انسان که بسیار است و نیست

چندان شد که نمی پیچش نمی دانم — بخدا که فساد است دیگر این آتش
[illegible] همه کس را چرا که ما — ممنون آن کسیم که ممنون آن کیم

واقف ، خواجه محمد تقی :

واقف خواجه محمد تقی ولد خواجه عهده‌دار خانی شیرازی که ذکرش گذشت بصحبت قسم موصوف بود و علم تصوف نیک می دانست و شعر هم می گفت چندی باخان خانان بود - در اوایل عهد شاهجهانی امینی بنگاله یافت چون اعظم خان ناظم بنگاله خواجه معزول و محبوس گشت بعد چندی رهائی یافته بدرگاه شاهجهانی رفت و نزد شاه معزز می زیست - ازوست -

نیست فرقی درمیان خود پرست و بت پرست — رشتهٔ پیوند خویشت کمتر از زنار نیست
در مجلس دوست زهر و پیمانه یکی است — آه سحر و نعرهٔ مستانه یکی است
مسجد و دیر حق پرستی است غرض — گر خانه دو تاست صاحب خانه یکی است

طهماسپ قلی قندهاری :

طهماسپ قلی قندهاری از اکراد است - در صغر سن در عهد شاهجهان [illegible]هند و همین جا نشو و نما یافت و در سلک ملازمان سلطانی در آمد و [illegible]رت سر بر افراخت - شعر خوب می گفت - ازوست -

[illegible]ل را فکر من است — که سامان رفته را روی وطن نیست
[illegible] گرفته خال نیست — جهان ز تیر تو چون خانهٔ کمان پرشد

واله ملا درویش هروی :

واله ملا درویش هروی از ولایت برآمده در عهد قاسم خان ناظم بنگاله ذکرش گذشت به بنگاله رسید بعد چندی ازانجا به ادیسه رفت - خوش فکر بود - در صفت اسپ گوید -

پیش او بعد مسافت نبود پنداری	کاسمان‌وار گرفته است زمین را به بغل
خواهم که به محشر برم از بهر گواهی	سبزی دو خه در مغفرت نامه سیاهی

واحد میرزا شاه باقر شیرازی :

واحد میرزا شاه باقر شیرازی در عهد شاهجهانی به هند آمد و در زمان حکومت اسلام خان ناظم بنگاله در بنگاله بود - ازوست -

عاشق تا که جان در ره جانان باخت	کی معول اصل حق را مسکن ساخت
تا بود درون بحر ماهی زنده	موجش از بحر کی به ساحل انداخت

واثق نیشاپوری (۱) :

واثق نیشاپوری زکی الطبع بود از ما سودای در سر داشت از ولایت به هند آمد و روزگاری مهیا داشت - و در اوایل جلوس عالمگیر بادشاه ترک منصب کرده به ایران

---

(۱) صاحب معنی بود یک بیت او که برابر لک بیت می توان گفت تحریر ازوست -

آسمان گو عظمت مشت مهوشان برانتم	زانکه منصور نغمه تاری جش

کلمات الشعرا

(۱) تتبع سخنان قدیم باری خواجه عبدالله انصاری نموده پارهٔ فقرا شده به هند رفته تذکره نصرآبادی صفحه ۲۱۵ " شعرا کلمات الشعرا صفحه ۱۲۲

مواجهت نموده و در گوشه که مابین اصفهان و شیراز است بعالم ملکوت شتافت الهست؟

آئینهٔ اندیشه بر سر راه هجوم وحشت — هر کس رسید کرد نگاهی و در گذشت
ای جوان برقامت خم گشتهٔ پیران نگر — رفته رفته زندگی بار گرانی می شود
ناخن وحشت ما با کج اندیشان بلاست — عکس سرو از آب مواج اژدهاست

وارد ـ شاه محمد شفیع نگینی :

وارد شاه محمد شفیع نگینی ـ نگینه بفتح نون بر وزن مدینه شهری است از توابع دهلی قریب سنبل ها در نسبت خلف شد چون مدنی و مکی شاه وارد هرچند وارد تخلص از واردان هند نیست بلکه هندوستان را است اما درین ایام مرادت واردات نام تالیف او بنظر در آمد و بعضی مطالب از کتاب او درین صحیفه آورده شد لهذا بتحریر ترجمهٔ او ادای حق بعمل آمد ـ اصلش از طهران است آباء او بخادمی درگاه امام زاده عبدالعظیم واقع طهران قیام داشته اند ـ پدرش محمد شریف از طهران به هند آمد و در سلک نوکران شاه عالم بهادر شاه منسلک گردید و بعد چندی بحکومت نگینه رسید ـ درانجا شاه محمد شفیع سال هزار و هفتاد متولد شد ـ والد او در سال هزار و صد هفده در گذشت شاه محمد شفیع چندی بملازمت عظیم‌الشان بن شاه عالم بسر برد و بمنصبی امتیاز یافت آخر ترک منصب کرده قدم در کوچهٔ درویشی گذاشت و مردم بسیاری را در حلقهٔ ارادت خود کشید و قریب بیست سال در رفاقت بیرم خان خلف روح‌الله خان عالمگیری بسر برد و بدولت خبر گیری او آسوده حال می گذرانید مرادت واردات تالیف او دو جلد است ـ مجلد اول در سلاطین تیموریهٔ هند از فردوس مکانی بابر بادشاه تا فردوس آرامگاه محمد شاه و مجلد دوم در احوال فقرا و شعرا و ختم این کتاب در سال هزار و صد و چهل و دو بوقوع آمد ـ از اشعار شاه وارد است ـ

می دهد ساقی مئے تا پے که می سوزد مرا — می زند بر آتشم آبے که می سوزد مرا
از در و دیوار سیل شعله می آید به چشم — بی تماشای تو مهتابی که می سوزد مرا

واله علی قلی داغستانی

واله (۱) علی قلی داغستانی پدرش محمد علی خان بن مهر علی خان برادر فتح علی خان ست در سنه سبع و اربعین و مأته و الف از ولایت به هند آمد و از پیشگاه فردوس آرام گاه محمد شاه به منصب چار هزاری و خطاب ظفر جنگ و خدمت میر توزک دوم سرفراز گردید و در عهد احمد شاه بن محمد شاه شش هزاری شد و به خطاب خان زمان بهادر مخاطب گشت و در ایام سلطنت عالمگیر ثانی به منصب هفت هزاری ممتاز گردید و در سنه سبعین و مأته و الف ودیعت حیات سپرد و او در ولایت فریفتهٔ خدیجه سلطان بود - بعد آمدن هند همیشه شور خدیجه سلطان در سر داشت - میر شمس الدین فقیر دهلوی رفتیکه قصد عتبات عالیات کرد و بیست و نهم ذالحجه سنه ثمانین و مأته و الف وارد اورنگ آباد شد خود با مولف نقل کرد که واله به من تکلیف کرد که قصه عشق مرا نظم باید کرد و به فرمایش او مثنوی واله سلطان به نظم آمدم - واله تذکره جمع کرده مشتمل بر احوال شعراء سلف و خلف و ریاض الشعرا نام گذاشته از منظومات اوست -

بهای خویش هردم شمع زان خاکستر اندازد | که می خواهد برای خستهٔ خود بستر اندازد
آب حیات و کیمیا عمر دوباره و وفا | این همه می رسد بهم یار بهم نه میرسد

حرف الهـا

هاشمی شاه جهانگیر کرمانی

هاشمی (۱) شاه جهانگیر کرمانی نسب او از جانب پدر به شاه قاسم انوار و از جانب مادر به شاه نعمت الله ولی می رسد - صاحب فضایل بود و باوصاف

---

(۱) خزانه عامره صفحه ۲۲۶ (۱) نتائج الافکار صفحه ۱۵۱ تا ۱۵۶

(۱) آتش کده آذر صفحه ۱۳۵

گرفته انصاف داشت (۲) در عهد شاه حسین مرزا وال مٹھ به سند آمد ـ مرزا مقدم او را گرامی داشت و خدمت شایسته به تقدیم رسانید بعد چند سال در اواسط سنه ست و ثلثین و تسعمأته احرام سفر حجاز بربست و در حدود کچ و مکران بر دست قطاع الطریق شربت شهادت چشید ـ از منظومات اوست دیوان شعر و مثنوی مظهرالاثار در وزن مخزن‌الاسرار شیخ نظامی ازان است این بیت ـ

سفله که زر در گره مشت اوست هر درمے ناخن انگشت اوست
بهر چنین کز آسعادت می‌روم تا داده جان شرم می دارم که نام زندگانی می برم
ذاتت بخیر باد که در بزم کائنات خاموش نیست انجمنی از دعائی تو

هاشم قندهاری :

هاشم قندهاری برادر محمد شاه انسی است که گذشت ـ در خدمت بیرم خان وکیل مطلق اکبر بادشاه بسر می برد و در آگره سنه تسع و ستین و تسعمأته فوت شد ـ ازوست ـ

قمری بباغ بهرچه فریاد می کنی گویا ز سرو قامت او یاد می کنی
کنجشک وار بستۀ دام تو گشته ام نی می کشی مرا و نه آزاد می کنی

بیرم خان را یک غزل او خوش آمد و به مبلغ لک تنکه خرید و در مقطعش بجائی هاشم نام بیرم داخل کرد ـ غزل این است ـ

من کیستم عنان دل از دست دادۀ دردا ست دل براه غم از پا فتادۀ
دیوانه وار در کمر کوه گشتۀ بی اختیار سر به بیابان نهادۀ
گاهی چو شمع ز آتش دل در گرفتۀ گهه چون فتیله بادل آتش فتادۀ
بیرم ز فکر اندک بسیار فارغیم هرگز نه گفته ایم کمی یا زیادۀ

---

(۲) در اوایل ایام سلطنت مرزا شاه حسین "از خراسان به سند آمده رحل اقامت انداخت" مقالات‌الشعرا صفحه ۸۴۲

هاشمی اصفهانی شمس‌الدین

هاشمی اصفهانی شمس‌الدین نام داشت از وطن به دکن آمد در خدمت خلف قطب الملک بیجاپور اعتبار تمام یافت و بصدر جهان مخاطب گردید ازوست -

مرا هر شب خیال یار در آغوش می‌آید　　غلط کردم که جانی در تن بیهوش می‌آید

مرزا همت شبستانی :

مرزا همت شبستانی این عم ملک حمزه از ملکان سیستان است - از ولایت خود رنجیده به هند آمد و در ملازمت شاهجهان پادشاه قرین اعتبار می زیست - طبعش خالی از لطف نبود - او می گوید -

زندگی در خواب غفلت همچو بادامت گزشت　　چشم تا وا کردهٔ آغاز و آنجا مت گلشت

گوروی بر یاد زلف از خویش کوتاهی مکن　　در سفر قصری نمی باشد نماز شام را

آخر بر آمد از لب لعل تو کام ما　　کند این عقیق را خط مشکین بنام ما

ساغر ز دست ساقی تو خط کشید نی است　　این ماه نو بمصحف دیدار دهد نی است

میر هاشم مولوی قمی :

میر هاشم بن میر یحیی مولوی قمی که ذکرش خواهد آمد صاحب صبح صادق می گوید او را در برهان پور دیدم اکنون شنیده می شود که در درگاه والاست یعنی شاهجهان پادشاه - میر طبع موزون داشت ازوست -

زلفش ز دو سوکوی زنخ را بمیان داشت　　از یک طرف آمد خط و گو را ز میان برد

میرزا هادی :

میرزا هادی خلف میرزا رفیع صدر شهرستانی در عهد شاه سلیمان صفوی به

بیشتر ممالک محروسه قیام داشت آخر به هند آمد و در این جا اعتباری بهم رسانید - طبع قابل بود و شعر بسیار گفته - نصرآبادی همین یک بیت ازو آورده -

[illegible] خورده ز خورده هر که درین عالم است | واسطهٔ خورشناست مفت کرم داشتن

حروف الیا

یقینی مشهدی :

یقینی - میر محمد سعید مشهدی در عهد جهانگیر پادشاه به هند آمد و درین جا می گذرانید و در بلدهٔ پتنه آغاز عشره رابع بعد الف وفات یافت - ازوست -

درکنج خانهٔ دنیا به فراغت منشین | گوش به حلقه در باش که آوازی هست
تنی در غم و پیچ سرکشیدیم چو آب | نالان نالان پی دویدیم چو آب
چون از منزل نشان ندیدیم چو آب | در آبلهٔ دل آرمیدیم چو آب

یمنی کرجی :

یمنی کرجی از غلامان شاه طهماسپ صفوی بود - در عهد جهانگیر به هند آمد و همین جا فوت شد - ازوست -

دستی که عنان خویش گیرد | امروز در آستین کس نیست

یونس ابهری :

یونس ابهری ، جوانی بود دراک و صاحب فهم چالاک در عهد جهانگیر پادشاه به هند آمد بعد چندی به کابل رفت و در عمر بیست سالگی وفات یافت - ازوست -

نیستم گلچین برویم در سبد ای باغبان | می نشینم گوشه تا آواز بلبل بشنوم
خفته بیدار نه گردید و دم صبح گذشت | بالشی از پر بلبل مگرش زیر سراست

جمیم یزدجردی :

جمیم (۱) ، محمود نام داشت - از یزد جرد من توابع همدان است. بهندوستان آمد و چندی درین جا ماند و بهمدان باز گشت - این دو رباعی جمیم است :

من عاشقم و یار به کام دگران است ---- چون غرهٔ شوال که عید رمضان است

کوه غم بر دل نشست و آه سردی بر نخاست . آسمانی بر زمین افتاده گردی بر نخاست

میر یحیی :

میر یحیی ابن میر هاشم از اکابر سادات موسوی قم است و عندلیبی از حنا آل خوش ترنم از وطن به هند آمد و سالها در دکن بسر برد و در عهد جهانگیر بادشاه دیوانی و بخشی گری اوریسه یافت و چندی بران خدمت قیام داشت پس معزول شد و بیلدهٔ پتنه رسید بعده بدرگاه شاهجهان پادشاه رفت و بخشی گری کابل یافت و هناریخ فوت شد - ازوست -

ای که از دشواری راه فنا ترسی مترس ---- بس که آسان است این می‌توان خوابید و رفت

آن خال به نبود بر گوشهٔ چشم او ---- افتاده سیه مستی در گوشه میخانه

در کناری گیر گر سیر جهانت آرزوست ---- کس در اشنائی شنا کی سیر دریا می کند

نرمی بسیار خواهد با درشتان ساختن ---- مغزخورها خورد تا در استخوان جا کرده است

میر یحیی کاشی :

میر یحیی (۱) کاشی طوطی شکر فشان است بلبل خوش الحان شیرازی الاصل بود - پدرش در کاشان توطن اختیار کرد - میر با کاشیان بد است و در مذمت کاشیان مثنوی گفت دران می گوید -

---

(۱) نتائج الافکار

(۲) کلمات الشعرا ص ۱۲۵

[illegible] عطا و مرتبتش کرد — که از [illegible] کاشغان کرد
[illegible] شاعری ترک ثانی شاه‌جهان پادشاه آمد و بمنصب و داروغگی [illegible] سرکار سلطانی امتیاز یافت و قصاید غرا در مدح پادشاه و شاهزاده‌ها [illegible] آورد و چون قلعه ارک شاه‌جهان آباد با سایر عمارات بصرف کثیر مبلغ [illegible] روپیه در سنه ثمان وخمسین و الف انجام یافته میر یحیی تاریخ از نظر سلطانی گذرانید که " شد شاه‌جهان آباد از شاه‌جهان آباد " دو هزار روپیه صله بر [illegible] و طوبی فی المقدور سنه تسع و خمسین و الف در صلهٔ شعر صد اشرفی انعام یافته - [illegible] بحکام می گذرانید تا آنکه در شاه‌جهان آباد پانزدهم ماه محرم سنه اربع و ستین و الف در گذشت این کلام از کتاب یحیی است -

تا که تو کم‌بعد ازین گر چشم آید مشکلی — در جهان از دلبری نگذاشتی صاحب دلی
همه هر قاصد که روپش گرد دورکویش وطن — بعد ازین گر زنده‌ام خود می برم مکتوب را
چند از سیاه کاسه کنم قوت خویش جمع — راضی‌شدم چون خامه بقطع زبان خویش

شاه یقین بلخی : (۱)

شاه یقین بلخی از قوم اوزبک است - در عهد عالمگیر پادشاه از وطن مالوف به هند آمد و در جهان آباد رحل اقامت افکند - طرفه وضعی داشت - برائے شب باشی مکان معینی اختیار نه کرد - سالها فراوان بر سر تخت های چاندنی چوک که در بلدهٔ جهان آباد عبارت از چار سوی بازار پادشاهی است بسر برد - آخر در کیلوگری که موضعی است در ظاهر سواد دهلی تکیهٔ نقیرانه ساخته می گذرانید - و به صحبت ارباب دول میل نه می کرد و به کم تر چیزی قانع بوده زندگانی خوش وقت می نمود - چهل

(۱) درویشی سراپا ایقان و همهٔ محو عرفان، وارستهٔ علایقات بپای سیاحت از هند در زمان نواب همت امیر خان (۱۱۴۵ - ۱۱۲۹ه) دارد بلده ته شده و چندی به صحبت مخدوم محمد معین تسلیم تخلص، بعنوان بی قیدی بسر برده از آن پس در سورت بندر سالها ماند والی الحال در سر زمین سورته (یعنی جوناگدھ) اقامت دارد - مقالات الشعرا ص ۸۲۷

سال در سر زمین هندوستان بسر برد آخر عمر به کلکته رفته دکن ... سیاحت
سیر و سیاحت نموده در سال هزار و صد و چهل و نه از دکن به جهان آباد مراجعت
نموده و یک ماه کامل نگذشت که براه آخرت شتافت - از اشعار او است *

کی بپردازد با آن شوخ مشتوق خود است   لعل ما از کمال حسن مسجود خود است
چه قدر حسن تو بالید به پیراهن عشق   عاشق دل شده از هر دو جهان بیرون شد
ما را نه بود طاقت بر خاستن از جا   پر داغ بهر جا که نشستیم نشستیم
کعبهٔ مقصود می دانم دل آگاه را   می توان از خلقم دریافت [illegible] را

[illegible] غلام علی آزاد

[illegible] غلام علی آزاد حسینی واسطی بلگرامی حفظه الله الباقی و ربّه لحریم
[illegible] در این کتاب آن است که این کتاب تالیف آنجناب است [illegible]
[illegible] والا [illegible] را به تکمیل رسانید و ترصیع عالی تصویر انگاره
[illegible] پوشانید شکر احسان محسن ضرور است و زبانه قلم در اطلاق عنان
[illegible] این کتاب ترجمهٔ والا قرار دادم و دری از ابواب سعادت
[illegible] کشادم مخفی نماند که بندهٔ شفیق جواهر زواهر نام کتاب مستقل
[illegible] در مناقب آن جناب بقید کتابت آورده‌ام هر قدر ترجمه والا که در
جواهر زواهر به تفصیل نوشته‌ام آن را درین جا به اجمال می آرم و آثار جدیدی که
بعد اتمام جواهر زواهر بعرصهٔ ظهور رسیده آن را به تفصیل می نگارم تا ترجمه والا
[illegible] کتب وافی و خاطر ناظران را شافی باشد - ولادت آن جناب بیست و پنجم ماه
صفر روز یکشنبه سنه ست عشر و مأته و الف رو نمود - مولد و منشا آن جناب محله
میدان پوره از بلگرام قریب قنوج از بلاد پورب، نسب عالی بعلی عراقی از نسل زید
شهید رضی الله عنه می رسد - کتب درسی در بلگرام وطن خود از ابتدا تا انتها بخدمت
استاذ المحققین میر طفیل محمد بلگرامی گزرانیدند و عروض و قافیه هم در بلگرام از خال
خود میر سید محمد خلف الصدق علامهٔ مرحوم میر عبد الجلیل بلگرامی اخذ کردند و در
سنه اربع و ثلاثین و مأته و الف از بلگرام بجهان آباد رفتند و در سایهٔ عاطفت
جد خود علامهٔ مرحوم میر عبد الجلیل مرقوم جا گرفته حدیث و سیر نبوی و لغت از
علامه فرا گرفته و در سنه ست و ثلاثین و مأته و الف بعد دو سال از جهان آباد به
بلگرام مراجعت کردند و کتب بقیهٔ درسی از میر طفیل محمد استفاده نمودند و دست بیعت
در طریقهٔ چشتیه به سید العارفین میر سید لطف الله بلگرامی دادند و در اواخر سنه اثنین و
اربعین و مأته و الف حسب الطلب خال خود میر سید محمد که از پیش گاه سلطانی
محمد شاه میر بخشی و وقائع نگار سرکار سیوستان از بلاد سند بودند قصد ملک سند کردند
و بر سر جهان آباد و لاهور و ملتان و بکر عبور نموده در عشرهٔ اول ربیع الاول
سنه ثلث و اربعین و مأته و الف بوصول سیوستان و ملاقات خال صاحب اقبال سرور
اندوختند - میر سید محمد آنجناب را بر نیابت هر دو خدمت مذکور گذاشته خود به
بلگرام تشریف فرمودند - و بعد چهار سال بسیوستان مراجعت کردند و آنجناب را در
اوسط سنه سبع و اربعین و مأته و الف رخصت فرمودند - آن جناب بر سر بکر و

ملتان و لاهور و جهان آباد و اکبر آباد گذشته وقت طلوع هلال رمضان بالله کوتی به اله آباد رسیدند ـ وجه رفتن اله آباد این که والد آن جناب با سائر اهل بیت بعضی از بلگرام به اله آباد رفته در آن جا اقامت داشتند و آن جناب دوباره از الهآباد به بلگرام رفتند چون از دیر باز تجربه و تفرید مرکوز خاطر عاطر بود کرت ثانی که به بلگرام رفتند از آن جا سیوم رجب سنه خمسین و مأته و الف و مطابق کلمهٔ سفر خیر به اراده حرمین بر آمدند و بعد طی راه دور دراز به بندر سورت رسیدند و ازانجا در کشتی نشسته قرین سلامت بجده فرود آمدند و از جده به مکه معظمه رفته گرد سر بیت الله گردیدند و چون موسم حج دور بود سه روز در مکه مانده به مدینه منوره شتافتند و دولت زیارت نبوی اندوختند و صحیح بخاری از خدمت شیخ محمد محدث سندی سند کردند و هفت ماه در مدینه منوره مانده به مکه آمدند و در سنه احدی و خمسین و مأته و الف مطابق کلمه عمل اعظم مناسک حج به تقدیم رسانیدند ـ و در مکه صحبت شیخ عبدالوهاب محدث طنطاوی دریافتند و در سنه اثنین و خمسین و مأته و الف مطابق کلمه سفر بخیر از راه دریا به بندر سورت مراجعت نمودند و پنج ماه در سورت مانده قصد اورنگ آباد کردند و بیست و هفتم ذی‌القعده سال مذکور داخل این شهر شدند و در سنه ثمان و خمسین و مأته و الف صحبت آن جناب نواب نظام‌الدوله ناصر جنگ خلف نواب آصف جاه غفران پناه گیرا افتاد ـ نواب صحبت آن جناب را مغتنم دانسته تا دم زندگی با خود داشت و در سفر و حضر از خود جدا نه ساخت و همراه نواب چار سفر کردند ـ اول سفر از اورنگ آباد جانب جنوبی دکن تا مقام سری رنگ پٹن ـ دوم سفر از اورنگ آباد تا برهان پور ـ سیوم سفر از اورنگ آباد تا برهان پور و از آن جا تا دریائے نربدا ـ چهارم سفر از اورنگ آباد جانب جنوبی دکن تا بلدهٔ ارکاٹ و در نواحی ارکاٹ هفدهم محرم سنه اربع و ستین و مأته و الف نواب بدرجه شهادت رسید ـ این ماجرا مفصل در سر و آزاد مسطور است ـ بعد شهادت نواب ازان نواحی کوچیده پانزدهم جمادی‌الاول سال مذکور به اورنگ آباد تشریف فرمودند و در سنه خمس و ستین و مأته و الف به تکلیف نواب شاهنواز خان خوافی اورنگ آبادی به حیدر آباد رفتند و بعد پنج ماه به اورنگ آباد معاودت کردند و بعد طول اقامت قصد سیاحت نمودند و چهاردهم ربیع‌الاخر سنه ست و ثمانین و مأته و الف از اورنگ آباد بر آمدند ـ شرف‌الدوله بهادر حاکم بیر بر مسافت چهل کروه از اورنگ آباد نگذاشت که بیشتر روند به پاس خاطر نواب موصوف چندے دران مکان

توقف کردند و دوازدهم جمادی‌الاخر سال مذکور از بیر بر آمدند و بست و چهارم مه داخل حیدرآباد شدند ـ بنده شفیق تاریخ قدوم بعرض رسانید ـ

در مقام حیدر آباد آمده مظهر آیات خلاق جهان
گفت تاریخ قدوم آن شفیق مقدم آزاد فیاض زمان

۱۱۸۶ھ

و در ایام اقامت آنجا قصیدهٔ عربیه حسینیه یک صد و پنج بیت در وصف اعضاء معشوقه از سر تا پا بنظم آوردند ـ نامش مرآة‌الجمال کردند و نیز درین ایام دیوان ثالث عربی منظوم ساختند و بعد دو سال و کسری دهم رجب سنه ثمان و ثمانین و مأته والف از حیدر آباد بر آمدند و سلخ سنه بهٖ اورنگ آباد رسیدند و درین ایام سید امیر حیدر بن سید نورالحسین ابن الا ابن آن جناب کرت ثانی از بلگرام به اورنگ آباد آمدند ـ و آن جناب را تکلیف کردند که دیوان عربی مردف بطریق شعرای نظم کرده شود آن جناب قبول نمودند و در محرم سنه تسعین و مأته و الف نظم دیوان مردف شروع کردند و در چند ماه به اتمام رسانیدند این دیوان چهارم عربی است و در سنه ۱۱۹۱ھ احدی و تسعین و مأته و الف دیوان خامس عربی مستزاد انشا نمودند و نام آن «لا نظیر» کردند که تاریخ نظم دیوان است و در سنه اثنین و تسعین و مأته و الف دیوان سادس عربی موزون نمودندد و سنه ثلاث و تسعین مأته و الف دیوان سابع عربی را پیرایه نظم پوشانیدند و نام این هفت دیوان «سبعه سیاره» قرار دادند و و در سنه اربع و تسعین و مأته و الف دفتر اول مثنوی که آن را در عربی مزدوجه گویند در بحر خفیف املا فرمودند و نامش مظهرالبرکات کردند و در آخر ذالحجه این سال به تکلیف نواب صمصام‌الملک خلف‌الصدق نواب شاهنواز خان خوافی اورنگ‌آبادی ارادهٔ حیدر آباد کردند و چهاردهم محرم سنه خمس و تسعین و مأته و الف بآن بلده رسیدند ـ میرزا عطا متخلص به ضیا برهان پوری گوید ـ

چون میر غلام علی آن ذات سعید شد بر سر این سواد هم چون خرشید
یکتای زمان ـ پر تو فگن

تحریر نمود خامه فکر ضیا آزاد ز شهر حیدر آباد رسید
تاریخ ورود ـ چون جان ببدن ۱۱۹۵

نواب آصف جاه ثانی خدیو ملک دکن دام اقباله خلف الصدق نواب آصف جاه غفران پناه برای ملاقات آن جناب در مکان فرودگاه تشریف آوردند ـ

و از صحبت آنجناب حظ وافر بر گرفتند و در ایام اقامت حیدرآباد مظهر ثانی مظهر البرکات در سلک نظم کشیدند و بعد چند ماه ازانجا عطف عنان نمودند و اهتمام جمادی الاخره سال مذکور رونق افزائی اورنگ آباد شدند و در این سال سن مبارک به هشتاد رسید و درین باب گویند -

قول پیغمبر خدا باشد — که عتیق است صاحب هشتاد
من هشتاد ساله ام اکنون — نام این بنده شد درست آزاد

و درین سال دفتر ثالث و دفتر رابع مظهرالبرکات مرتب ساختند و در سنه ست و تسعین و مأته و الف سه دفتر دیگر مظهر البرکات بخواهش سید امیر حیدر منظوم نمودند و مثل سبحه سیاره دواوین قصاید وغیرها مظهر البرکات را هم هفت دفتر کردند و هر دفتر پانصد بیت و مجموع ابیات عربی آنجناب از قصائد و مقطعات و ترجیع بند وغیرها و مثنوی مذکور چارده هزار است و هم درین سال رسالهٔ شفاء العلیل در اصلاحات کلام ابی الطیب متبنی که از صنا دید و مشاهیر شعرای عرب است بقلم آورده اند و در سنه سبع و تسعین و مأته و الف قصائد نبوی را از سبحه سیاره و سبحة المرجان بر آورده نسخهٔ مستقل ساختند و نامش ارج الصبا فی مدح المصطفیٰ مقرر نمودند از تصانیف آنجناب است ضوء الدراری شرح الصحیح البخاری تا کتاب الزکوة و سحبة المرجان فی آثار هندوستان و تسلیة الفواد و شمامة العنبر هر چهار کتاب بعبارت عربی وکتاب اخیر در ذکر هند است - از تفسیر و حدیث و سندالسعادت بعبارت فارسی و روضة الاولیا در احوال مشایخی که در روضه منوره آسوده اند و آن مکانیست قریب دولت آباد دکن و ید بیضا تذکرة الشعرا اول و مآثر الکرام و سرو آزاد تذکرة الشعراء ثانی و خزانه عامره تذکرة الشعرا ثالث و غزلان الهند در تفریس صنایع و نایکابید هندی و دیوان فارسی ده هزار بیت مشتمل بر اقسام سخن ز مجموع تصانیف شریف نظم و نثر قریب لک بیت است تصانیف عربی آن جناب در دیار عرب مشهور است و محافل عرب عربا بذکر جمیل معمور و خزانه عامره به اصفهان رسیده و خبر وصول آن معلوم شده و هم چنین تصانیف والا در تمام قلمرو هندوستان مشتهر است و زمان حال بوجود فایزالجود مفتخر - میر قمرالدین متخلص بمنت خواهر زاده شاه ولی‌الله محدث دهلوی که در عربی و فارسی کامل عیار است و ناطقه او

پر گر دل سخن سنج گذار غائبانه به آن جناب نامه منظوم فرستاده و در توصیف جناب مساوی داد انصاف داده از این است -

برسان از من ای نسیم صبا	تحفه دل کشای مدح و ثنا
به جناب بهار و باغ خرد	بجناب چراغ چشم و صفا
گوهر او ز کان دانش و علم	اختر او ز اوج فقر و فنا
در یکتای معدن حیدر	سر و آزاد گلشن زهرا
از نسب نامه‌اش ورق خورشید	که مذهب بود بآب طلا
در سخن دانیش بود اعجاز	شاید قول باید بیضا
معنی خوب در حق شاعر	وحی بی جبرئیل دان ز خدا
اوست پیغمبر جهان سخن	کافرم گر نگویم آمنا
جدو الاش خاتم الرسل است	اوست امروز خاتم الشعرا
مه سیاهی ز اوج خود شوید	تا کند حرف مهر او انشا
خواجه عالم و غلام علی	اختصاصی باسمه‌الاعلی
چه ز دستم ثناء او آید	دست خالی و دستگاه گدا
شرمم آید که پاره‌ای خزف	که ز بی قدری اند ننگ بها
بفرستم بخدمت شاهی	وان گهی آرزوی بخششها
فرض کردم اگر کف گهراست	چه بود قیمتش بر دریا
لیک نبود عجب که از جودش	خزفی با گهر کنم سودا
قبله ام صاف التماس کنم	چند بر لب کشم بپرده نوا
جزوی از شعر خود فرستادم	بجناب تو بر امید عطا
بهر اصلاح می رسد بحضور	هرچه باشد صلاح دهد شما
منت از عرض مدعایش کن	خوش بود ختم این سخن بدعا
سایه‌اش کم مباد از سر خلق	بسطه الله ظلّه ابدا

و آن جناب در سنه احدی و تسعین و مأته و الف عاقبت خانه برای خود در روضه منوره متصل محوطهٔ درگاه مقدس امیر حسن شاعر دهلوی بنا کرده اند و راه آن درون محوطه

است - راه دیگر ندارد لہذا هم شامل درگاه است و هم ملحقه و تاریخ بناء آن خود فرمایند -

آزاد بقید زندگی ساخت تا حشر برائے خویش مسکن
شمع خرد چراغ تاریخ افروخته خواب گاه روشن

و نیز متصل درگاه مذکور تالابی از سنگ و گچ تعمیر کرده اند سابق ازین درگاه آب مطلقاً نه داشت زوار درگاه از جهت آب بسیار تصدیع می کشیدند - آن جناب در سال مذکور تالاب ساختند و فیض عجیبی بزوار درگاه خصوصاً و بساکنان روضه منوره و الهاه سبیل عمرماً رسانیدند و در مدح امیر حسن قدس سرہٗ می فرمایند -

آشفته گیسوی بیان حسنم لذت چش شکر زبان حسنم
هرچندکلام میرخسرو خوب است اما من از فدایان حسنم

و نیز می فرمایند -

ز هند آمده با فقر و شاعری به دکن عجب نشانه آزاد با حسن باشد

آن جناب در زمان حال در بلده اورنگ آباد تشریف دارند و از چند گاه قرار داده اند که در خانهٔ خود قدم بیرون نه گذارند - حکام داعیان شهر به کرامت خانه می آیند و از صحبت اقدس فواید روحانی حاصل می نمایند - وارستگی آن جناب باقتضای تخلص آزاد که الاسماء تتنزل من السماء بدرجهٔ کمال است با هیچ کس از آشنا و بیگانه هیچ نوع معاملت ندارند و در نهایت فارغبالی می گذرانند - سودائے بازار نقد دست بدست می کنند و در ادائے قیمت جنس مهلت آنی روانه می دارند - چنانچه در سنه ست و ثمانین و مأته و الف بعد نشست هژده سال دفعتاً از اورنگ آباد بر آمدند هیچ کس بعلاقه معاملت دامن گیر نه شد - اسباب معاش قدر ضرورت اختیار کردند و با وصف امکان حصول به طمطراق دنیای دون میل نه نمودند فرمودند کثرت اسباب کثرت معاملت می خواهد هر قدر معاملت زیاده افکار زیاده هر گاه در معاملت نفع می رسد طبیعت مسرور می شود و هر گاه نقصان می رسد مغموم - اما باقتضای نشاهٔ بشری سرور تلافی غم نمی کند - اگر کسی به نظر تامل ملاحظه کند غم اغنیا زیاده از سرور است و این بیت که زاده طبع شریف است اکثر بر زبان جاری می شود -

این همه شان و شوکت شاهان ذره نیست پیش آگاهان -

و از جمله مناقب والا این که امام رضا علیه التحیه و الثنا را در خواب دیدند و تشابهات جناب مستطاب اختصاص یافتند و در این باب قصیدهٔ غزالی موزون کردند - قصیده این است :

ز بسکه رنگ چمن در هوا شود محسوس غبار بال فشاند بصورت طاؤس

بهار از گل سیراب آتشی افروخت که دار روشنی تازه بچشم مجوس

همین ز غنچهٔ گل را کشود باد صبا که کرد را گره سخت از چمن عبوس

جنون بزاهد شیاد سودمند افتاد که چاک کرد درین فصل خرقهٔ سالوس

کند مطالعه بلبل ز سوری و سنبل لغات احمر و اسود ز نسخه قاموس

فشاند مرغ قفس اشک پیش باد صبا خبر ز آمدن گل رساند این جاسوس

مگر به غنچه اثر کرد نالهٔ بلبل درید برتن نازک ز مرد می ملبوس

حیای غنچهٔ نشگفته را تماشا کن که زندوانه شود پیش خلق چشم عروس

کسی که قدر شناس گل است در نظرش به فرخ تاج سر کیقباد تاج خروس

چو شکفتی در و پرده‌هائی غنچهٔ گل قفس شکسته بدا رفت بلبل محبوس

ببین که لیبر خراماں بپوستهای چمن — نگار خانهٔ مانی است از طفل عکوس

حباب آب درخشد از آسمان شرف — بگرد او نه زمه چو تو به هر وشموش

دران مقام که او شرع را رواج دهد — ازان بلند شود جای شور از ناقوس

شفای خلق ز سودای کفر حکمت او — نه حکمتی که بر آورد عقل جالینوس

مهند سای زمان فیض یاب دانش او — که عقل بالغ او هست شوئی شکل عروس

بر آمده دل او از احاطهٔ دنیا — چو دانهٔ که بر دل آید از غلاف سبوس

گرفت دست فرو ماند گان امت را — فشرد پای مبارک بحفظ این ناموس

عدو ز صولت او رنگ هوش می بازد — که تاب حملهٔ ضیغم نیاورد خاموس

زمان نیست خوشی دشمن غمینش را — یکی ست آبله و لعل در کف افسوس

چو ریشهٔ بر در نیم راه وامانده — فسرد دشمن او در ترقی معکوس

شبی به خلوت رویای من کرم فرمود — لب نیاز من اندرخت دولت پابوس

سر نوازش آن مهر انجمن این است — که لطف کرد بیا می ز تموءام سر کوس

خطـاب کرد چرا مدح من نمی گوئی — که هست مدحت من باعث نجات نفوس

من این قصیده بحکم رفیع او گفتم — نواخت بازو اخلاصم از سعادت کوس

امام صبح جبینا همام شمع ولا — توئی سجنجل انوار حضرت قدوس

جمال تست شب و روز نقش خاطر من — تو پادشاه دول من ترا سریر جلوس

نگاه مرحمت خـاص از تو می خواهم — نه تاج خسرو پرویز و تخت کیکاؤس

بروز مشتری و زهره در سعـادت کوئی — اگر نگاه تو افتد بر اختر منحوس

یقین که حاجت آزاد را دوا سـازی — نمی رود ز جناب کریم کس مایوس

همیشه تا بدمد آفتـاب عـالم تـاب — همیشه تا بشود ذره‌ها به او مانوس

بساط مشهد او باد بوسه گاه جهان — زمین مرقد او باد سجده گاه رؤس

لغات احمر و اسود ز نسخهٔ قاموس :

صاحب قاموس لغات مخصوص قاموس را بسرخی و لغات مشترک قاموس و صحاح جوهری را بسیاهی نوشته قوله، بسان قبه زرین آرمیدهٔ طوس شاه عباس ماضی از سلاطین صفویه قبهٔ رضویه را از خشتهای طلا ساخته قوله

که عقل بالغ او هست شوی شکل عروس

شکل عروس نام شکلی از اشکال علم هندسه قوله

چو ریشهٔ بر در نیم راه را مانده

بر درخت معروف هندی و در برهان قاطع که فرهنگ فارسی ست مذکور بقدرت الهی از شاخ هائی آن بشها بر آمده نزول می کند و رفته رفته به زمین رسیده فر و می رود و ازان بیخ تنهٔ دیگر بهم می رسد و برائے تقویت شاخها بمنزله ستون می شود الحال بیتی چند از غزلیات آن جناب بترتیب ردیف آرایش این صحیفه می شود :

روزی که باز بینم آن یار مهربان را — بر پائی او بمالم چشم گهر فشان را

چندی درین گلستان ریزیم رنگ عشرت — گر باد وا گذارد بر شاخ آشیان را

شادم ز قامت خم پیرانه سر که وایم — بوسم زمین خدمت آن یار نوجوان را

یک لحظه چشم خود را ز آئینه بر نداری — تا چند رنجه سازی بیمار ناتوان را

رفت در کهن سالی بال و پر فشانی ها — دور از چمن ماندم وائی ناتوانی ها

آشنای صد سال در و می زند برهم — کاش خیزد از عالم رسم بد گمانی ها

آزاد در طواف حرم شرم می کنی — باشد همیشه یاد بتان دل نشین ما

بجای صد خیل پری د ـ دل خود می‌خواهم — حق‌تعالی دهد این حوصله مینائی را

هرکه جا در خانهٔ خود می دهد بیگانه را — بر عیوب خویش واقف می‌کند هم‌خانه را

می کند آتش بسیار کمان را ضائع — نا درست است ز خشم تو خم ابرو ها

خوشامد بر نگر داند مزاج قایم ما را　　که می گوید شکر شیرین تواند کرد دریا را

نمیدانم کجا خواهد کشیدن حال بیماران　　که بردند از زمین بر عالم بالا مسیحا را

دادند جلوه آن گل والا نژاد را　　خواند بلبلان چمن آن یکاد را

هرچند که خود راهنما پیش خرامید　　بگذاشت برائی تو بلا نقش قدم را

برای آنکه نمیرم ز کثرت شادی　　به پیش همدم من می کند ثنای مرا

درین خرابه نشستم ز رهروان تنها　　که واگذاشت مرا میر کاروان تنها

نخست خون چمن ریختند گل چینان　　نرفت بر سر گل جور از خزان تنها

اگر مردی سلامت برد با خود شمع ایمان را　　چه حاجت تا برافروزند بر خاکش چراغان را

الهی دست من کوتاه باد از دامن مطلب　　اگر نشاند این آرام جو راه گریبان را

سرت گردم مسی مالیده لب را پیش ما بکشا　　علاج روح کن درج دواء المسک را بکشا

چه غم سایه والد ندارد جوهر قابل　　برد از جوهر ذاتی پر پرواز عیسیٰ را

مهر نخیزد خون من از خواب ترسیدن چرا　　دست رنگین را ته رومال پوشیدن چرا

گر ترا ایراد بر اوضاع من منظور نیست با حریفان زیر لب آهسته خندیدن چرا

می‌تواند گفت خودهم با تو حرف خویش را مطلب آزاد را از غیر پرسیدن چرا

سوگند چرا یاد کنی بر سر پیمان فرمودی و من یافتم انداز سخن را

ابلیس ماند از دل آگاه دور تر در خسانهٔ خدا نبود راه فیل را

گفتمش ای ماه برگردان به سویم راه را گفت ای نادان نباشد سهر رجعت ماه را

مردم آزاری ست مانع از شفا بیمار را نرگس او دوست می دارد چرا آزار را

چشم را وا کن بسوی من بگردان از رقیب می دهد گرداندن جا راحتی بیمار را

زینهار آزاد از کنج وطن بیرون میا مغتنم دان این نسیم و سایهٔ دیوار را

بگرد گرد جهان فیض آن جناب طلب بسان ماه فروغی ز آفتاب طلب

ببین که بر سر آتش چگونه می رقصد برای داغ شدن همت از کباب طلب

گل به بلبل سرو با قمری نشنید می جواب من چه کردم تا نه گردد دل پر من بےنقاب

داغ شد مرغ چمن از دست بیداد خزان کیست تا بر سوز این شوریده افشاند گلاب

خرامم قامت او هر که دید گریان گفت قیامتی گذرد بر سرم که نتوان گفت

دمی که خوش گذرد از حیات مغتنم است بنورسان چمن مرغ بال افشان گفت

نخواست یار که حرف مرا کسی شنود ز راه بنده نوازی بگوش پنهان گفت

غبار تست که بر تست نیست از دگری خرام قافله با دامن بیابان گفت

به بزم عشرت یاران اگر نوای هست بحلقهٔ غم ما نیز های های هست

ز فیض عام گلستان نمانده ام محروم گلی اگر بسرم نیست خار پای هست

روزی صاحب توکل نیست محتاج عمل غنچه گل را میسر مشت زر بی کیمیا ست

عاشق ومعشوق‌رانسبت خدا داند که چیست کاه را بیگانگی بسیار با بیجاده است

تکلیف باغ وقت خزان کرد باغبان نرگس درین معامله حیران فتاده است

نیستی از بسکه در گیتی بساطی‌چیده است چشم تا مژگان کشاید عالمم خوابیده است

دست زلفت قابل قطع ست چون زلف ایاز عالمی داند که از آزاد دل دزدیده است

برداشتند روز ازل زخم عشق را با قمریان نشان گلوی بریده است

دل صد پارهٔ من غنچهٔ بی خماری هست	بخدا قابل آرائش دستاری هست

لذت کنج قناعت نه گذارد آزاد	آب مژگان تر و سایهٔ دیواری هست

ابلیس دید مشت گلی را بچشم کم	غافل از ین که بوتهٔ گل این سفال داشت

یک لحظه بی‌فنا و بقا زندگی نه کرد	صاحب ریاضتی که طریق هلال داشت

نسیم کوی تو بسیار سست رفتار است	بدرد من که رسد خود مسیح بیمار است

عبث نزاع کند باغبان دون همت	که ملک مرغ چمن جای آشیان دار است

اگرچه کعبه بود پست بو قبیس بلند	شکوه کعبه بچشم جهانیان دگر است

یار ما از آشنایان بی سبب بیگانه هست	می‌توان انصاف دادن این پری دیوانه است

بودن ما نیست در دامان صحرا بی سبب	آشنای ما پری زادی درین ویرانه است

عندلیب نوجوانی دل به گلین داده است	نیست این معنی از و نادر که عاشق‌زاده است

در تغافل بهانه می جوید	این هم از عالم مروت اوست

شیشهٔ گلزار می سازد ترا خاطر نشین	رنگ های مختلف در جلوهٔ بیرنگ اوست

ساقی مکن مضایقه گر باده کهنه نیست　　چشم بقای خویش کرا سال دیگر است

با ادب از گوشهٔ دامان این صحرا گذر　　خوابگاه حضرت مجنون درین ویرانه هست

حقه آفت در جهان آورده است　　دود منصوص آسمان آورده است

همیشه در دل شیرین غم دو بیداد است　　که کوهکن ز صنم خسرو از شکر شاد است

ندید روی گل و لاله و سمن گاهی　　بهار مرغ قفس زاد روی صیاد است

می خرامد یار بدخو الغیاث　　می رسد شیرانه آهو الغیاث

رفت آن شوخ به گرمی آزاد　　در پی برق دویدیم عبث

شراب خورده ز میخانه شد روان کج مج　　کلاه گوشه بسر حرف بر زبان کج مج

از باده خم تو بکم می کنم صلح　　سوگند پای خم که منم می کنم صلح

چه گونه مرغ چمن شد به باغبان گستاخ　　که می کند شر و شوری به بوستان گستاخ

بجا است بلبل شوریده را قفس کردن　　همیشه بال فشاند به گلستان گستاخ

جمعی که کام خود ز لب او روا کنند　　جان ها دهند و حق نمک را ادا کنند

خوبان بزار نالی من کاش وا رسند   با تیغ بر کشند و سر از تن جدا کنند

اگر نه یار کند خاطر مرا آباد   خدا مرا ز جهان خراب بر دارد

باغبان با بلبل مرحوم احسان می کند   موسم گل بر مزار او چراغان می کند

بر لب نو خط آن شوخ براتم دادند   بادۀ خوش مزه در شام هراتم دادند

اگرچه آن بت بی رحم جز جفا نه کند   دل از محبت او بر کنم خدا نه کند

چه انفعال کشد روز حشر مقتول   که شکر قاتل خود پیش حق ادا نه کند

گه بخاک غریبا رنجه کند گامی چند   مشت گل وقت سحر شمع برد شامی چند

پر و بالی که مرا بود نیازش کردم   چید صیاد چرا در ره من دامی چند

چیست حاصل ز تماشای بیابانی چند   که بپایم نخلد خار مغیلانی چند

شعلۀ مارمتی بیش ندارد با خود   کاش امداد کند همت دامانی چند

ای صبا نکهت گل را به دوا غم مرسان   نیست طاقت که کشم ناز گلستانی چند

یاد آن بیداد گر آخر دل ما بشکند   پر فشاند این پری چندان که مینا بشکند

دل بیتاب مرا کاش بآن یار دهند   دل آسودهٔ او را بمن زار دهند

بخل زیبنده نباشد چمن آرا یان را   نیست گر همت بخشیدن گل خار دهند

آن کشتهٔ که قاتل خود را دعا نه کرد   انصاف این که حق محبت ادا نه کرد

نیلوفر از شگفتن شبها ابا کند   چون یار رفت دیدهٔ خود بر که وا کند

یکبـــار هم بطوف مزارش نمی روند   این اجر بی کسی که بخوبان وفا کند

ز دیده رفتی و در دل نشیمنی داری   هزار شکر که این گل زمین خراب نماند

چشم دارم که مرا گوشهٔ صحرا بخشند   را صنیم گر دگران را همه دنیا بخشند

می کرد بر گریستن من تبسمی   روزی که دید آئینه را در حجاب شد

مگر غمی ز خزان نیست بر دل نرگس   پس از گذشتن یاران خود چرا شگفد

ظالمان موسم گل توبه ز بیداد کنید   بلبل شیفته را از قفس آزاد کنید

کرد زین غمکده قمری بچه حسرت پرواز   دفن او در قدم حضرت شمشاد کنید

ای گلبن نوخیز بیفگن نظری چند   افتاده بپای تو بود بال و پری چند

بیتابی مرغان چمن بینم و گریم — گل رفت و کسی نیست مگر نوحه گری چند

دل وا برای یاد تو ایجاد کرده اند — این شهر را بنام تو آباد کرده اند

معلوم نیست کئی به تمنای خود رسند — این آهوان که خدمت صیاد کرده اند

دران حدیقه که مرغان ز نسبتی مستند — مقابل گل تصویر آشیان بستند

ای آفتاب از تو جفا بر کتان رفت — اما ز پیش کار تو خیلی ستم رسید

فرهاد را ز وعده شیرین چه فائده — هیچ است میوهٔ که گل نیشکر دهد

چشم تو با هر آشنا صد گونه دلداری کند — چون نوبت من می‌رسد اظهار بیماری کند

چرا مزاج تو وقت خزان ملول افتد — دل شکستهٔ من جای گل قبول افتد

آن طفل روز جمعه سوار سمند شد — ای وای آفتاب قیامت بلند شد

فی الحدیث لاتقوم الساعته الافی یوم الجمعه :

بلبل ز گل بدولت دیدار قانع است — زنهار در خیال ندارد که زر دهد

در وادی تو هیچ مروت نیافتم — پای برهنه را سر خاری نمی رسد

شنیده زاریٔ آزاد گفت شور گدایٔ   ز حد گذشت بگوئید ساعت دگر آید

بقتل بی گنهان این قدر میند کمر   ترا ضرور بود رحم بر جوانیٔ خود

می شناسد ره کاشانهٔ خود را هر کس   بی تامل بدل من غم جانان آمد

گاه در مرتبهٔ بحر نشیند ساحل   خاک بر وقت خودش کار وضو می‌سازد

ای سحر مهلت دیدار به پروانه بده   آخر شب بتماشایٔ چراغان آمد

اسیر عشق تو تا چند گرد در گردد   کرم نما و بفرما که گرد سر گردد

خط بتراشید یار از لب گویا   خضر ز همراهی کلیم جدا شد

در خزان رفتم بگلشن باغبان زاری کنان   گفت اینجا گلبن اینجا سوسن اینجا لاله بود

یار بر همچو خودی شیدا شد   چشم بد دور گل رعنا شد

کاش صیاد دل مرغ (چمن) شاد کند   موسم لاله وگل از قفس آزاد کند

یار آشفتهٔ خود جای تراحم باشد   تا کشد صورت او خدمت بهزاد کند

قاضی شهر که دعوای عدالت دارد   شرع را پردهٔ خود کرده چه بیداد کند

کسی که مطلب خود سربراه می سازد　　بخاک روب در پادشاه می سازد

شاد مانم که ز من بوی کسی می آید　　همچون آن عطر که بیرون ز خسی می آید

را یقین که به کنعان دگر نمی آلی　　غنیمت است که بوی تو در وطن آمد

آن دلبر خود بین بچه کار است به بیند　　گر سر هر آئینه دار است به بینید

نی را مگر آورد سواری بخرامش　　در کوچهٔ طفلان چه غبار است به بینید

خوبرویان دل من قابل دیدن باشد　　بلکه این لعل سزاوار خریدن باشد

نگذارند غم خویش بکس سوختگان　　شمع خود بر سر خود اشک فشان می باشد

رفت در فکر من خسته خدا خیر کند　　با کسی حرف زد آهسته خدا خیر کند

بر سر فتنه نشستند دو کافر باهم　　ترسم از ابروے پیوسته خدا خیر کند

غنچه بلبل را مکدر می کند　　این ستم از قوت زر می کند

مهربان شد بر من از سعی کسی　　غیرت من خاک بر سر می کند

گرچه این شهر شرابی و کبابی دارد　　در دل شب عسس خانه خرابی دارد

سپاهی زادهٔ بسیار برخود چیده می آید   خدا حافظ که بی طور آستین مالیده می آید

هنوز از پای نازک بر زمین رفتن نمی‌داند   سرش گردم در آغوش پدر خوابیده می آید

نتوانم کشید قلیان را   حقه بازی ز من نمی آید

خاطر شیرین ز مشکل بیستون باشاد بود   غیرت معشوقی او قاتل فرهاد بود

ما اسیران قفس را رخصت یک ناله نیست   شکوه ما از وداع نازک صیاد بود

گوشه‌گیران قفس رستند از جور خزان   این قیامت بر سر مژگان گلشن‌زاد بود

بی آنکه افگنم ز خود افتاد مدعی   گاهی ز زور بازوی خود پهلوان فتد

رفت پروانه ببال و پر خود در آتش   همه دانند که تقصیر چراغان نبود

سخت مشکل چون مربی در مقام کین بود   وائی بر احوال گل خود باغبان گلچین بود

یار آن باشد که عاشق را ز خود تسکین دهد   کوهکن را صورت شیرین به از شیرین بود

زخم خوردن از نگاه یار می باشد لذیذ   آب این شمشیر آتش بار می باشد لذیذ

چون گرفتم بوسهٔ از لعل شیرین شور کرد   بعد شیرینی نمک بسیار می باشد لذیذ

صبح ای پروانهٔ خاطر پریشان غم مخور　　می‌شود روشن شب دیگر چراغان غم مخور

جامهٔ بهتر ترا از گرد راه کعبه نیست　　پیرهن را پر دگر خار مغیلان غم مخور

طبیب خوب ترقی نصیب می باشد　　که جلوه کرد مسیحا بر آسمان آخر

مردم وهمی هی گریزانی هنوز　　از غبارم دامن افشانی هنوز

از تو آموزند خوبان درس ناز　　طفل استادی و نادانی هنوز

گریهٔ من سنگ خارا را گداخت　　دیده و دانسته خندانی هنوز

خاطر آزردهٔ داریم تنها در قفس　　کاش مرغ دیگری می بود با ما در قفس

بعد مردن دفن باید کرد در خاک چمن　　مرغ بیماری وصیت کرد ما را در قفس

بلبلی می کرد و می نظاره گل در چمن　　می کند امروز نیرنگی تماشه در قفس

شناسد فرض در زنجیر آسودن گرفتارش　　چو هندوئی که باشد آهنین زنجیر زنارش

کجا بخت رسا تا دیده را بر پای او مالم　　همین بهتر که مالم دیده را بر پائی دیوارش

یار سخن شناس ندارم برای خویش　　ناچار خود سماع کنم بر نوای خویش

یار درست کو که شوم آشنای او — آخر ز پا نشسته شدم آشنای خویش

صهباخوش است وقت بهاران علی الخصوص — در حالت ترشح باران علی الخصوص

رسیدنی بسر کوی دوست می خواهد — و گرنه خاک مرا با صبا چه بود غرض

دمید بر رخ او خط مشک فام غلط — چو ابتدای خط کودکان تمام غلط

شراب خورده کجا می رود خدا حافظ — کشاده بند قبا می رود خدا حافظ

هزار حیف که پروانه قدر خود نه شناخت — به پیش شمع چرا می رود خدا حافظ

شبی می‌رفت غافل ناگهان دیدم زهی طالع — پری را بر سر راهی عیان دیدم زهی طالع

ز روی لطف یار بیزبانی در سخن آمد — لب تصویر را گوهرفشان دیدم زهی طالع

بی تو در محفل صاحب نظران — جلوه خوش کمران موی دماغ

عداوت غربا می کنی زهی انصاف — تلاش کشتن ما می کنی زهی انصاف

ز ساغر تو همین درد محض می خواهم — جواب صاف ادا می کنی زهی انصاف

گذشته ایم ز خود با خیال روی کسی — که راه را بتوان رفت بی رفیق شفیق

نیفشاند لب خندان تو بسیار نمک   جان فشانان نمک خوار تو خوبان نمک

شکوه گر پیر کهن سال کند این همه نیست   کودکان هم گله دارند ز بیداد فلک

هیچ جا نیست که خالی ز تنازع باشد   می‌توان گفت که دنیاست همه باغ فلک

آمد به مکتب صبحدم طفل گلستان در بغل   . یا از دل صد پاره‌ام اجزای قرآن در بغل

من فقیر چه دارم که نذر یار کنم   اگر اشاره شود نقد جان فشار کنم

حذر ز کشتن من می کند نمی خواهد   که من بمیرم و آرام در مزار کنم

بیاد چشم او در انجمن دیوانه گردیدم   ز جا برخاستم گر و سر پیمانه گردیدم

دلم را کرد غارت زلف جانانیکه می‌دارم   بدست کافر افتاد قرآنی که من دارم

پیش آل عندلیب که باهم بسر بریم   بعد از زمانهٔ به چمن وا رسیده ایم

تو خداوندی و من بنده سرکار توام   خواه کش خواه رها کن که گرفتار توام

این محالست که از کوی تو آیم بیرون   یاد زلف تو دهد سایهٔ دیوار ترام

گل بشکست گل چنین بی مروت گفت ترحمی که چه خون فاقه خورده واشده ام

چه خواست گل که فشانم درین چمن پروبال بپاس خاطر خاطر ز گلستان رفتم

پران سرم که کنم طوف دام صیادی دگر برای چه این مشت بال و پر دارم

بر درت آمده آزرده ز دربان رفتم ز هر خنده لب او دیدم و گریان رفتم

وعدهٔ آمدن اوست قریب محشر غلط امروز تمنائی مسیحا کردم

من شوریده را خوب است در ویرانه سردادن کند دیوانه آخر شهریان را شور زنجیرم

گرچه در میخانه اول آب تلخی می‌کشم شکر می‌گویم که آخر خواب شیرین می‌کنم

چشم بر غیر یار وا نه کنم دلگی بند در دو جا نه کنم
گر زند بر چراغ من شیلی گه از شوخی صبا نه کنم
گفت خوشروی بد معاملهٔ وعدهٔ بوسه را وفا نه کنم
مشت خونم چه کار می آید حق تیغ تو گر ادا نه کنم

طور من نیست که گل از سر شاخی چینم بهر خوش کردن دل جا بگلستان کردم
قسمتم وقت خزان برد بگلگشت چمن خار و خس جای گل و لاله بدامان کردم

بهتر این است که ترک گل و شمشاد کنم در قفس رفته رضا جوی صیاد کنم
شکل معشوق ترا شد سر عاشق شکند چه تماشاست که در تیشهٔ فرهاد کنم

ای صبا از من بگوش قاتل منکر بگو　　گوشهٔ رنگین دامان شما را بسته ایم

یک طرف آن طفل رعنا خاکبازی می‌کند　　یک طرف من خاک را بر سر پریشان می‌کنم

اسیر سلسلهٔ زلف مشکفام توام　　کجا روم چه کنم میهمان شام توام

می رود امشب دل دیوانه در کوی بتان　　یار همدردی بود من هم رفاقت می کنم

شبی بدامن آن ماه پاره دست رساندم　　باین بهانه که گردی نشسته بود فشاندم

ندارد طاقت پرواز بال ناتوان من　　مگر گل را فرستد باغبان در آشیان من
نمی آید برون راز اناالحق از زبان من　　که از مهر نبوت مهر شد بر دهان من (کلما)

نباید بلبلان را در گلستان آشیان بستن　　ز شان عاشقان دور است دل در خانمان بستن
ز خون بی‌کسی شمشیر رنگین می کند ظالم　　چنین معلوم می گردد ز اندازمیان بستن
کبابم می‌کند صبری که از پروانه می آید　　درون آتش افتادن نفس را از فغان بستن
هجوم اشک را مانع نگردد آستین من　　که باشد از مروت دور ره بر کاروان بستن
توان آموخت از مرغ چمن رسم وفاداری　　نداند در خزان رخت سفر از بوستان بستن
سرت گردم ترا لازم سخن با آشنا گفتن　　نه همچون غنچهٔ سوسن گره را بر زبان بستن
میسر گر شود آزاد این مطلب چه خوش باشد　　دمی با گل نشستن در بروی باغبان بستن

کجا رسد به سرم پای ناز پرور من　　زهی نصیب بپایش اگر رسد سر من
خوشا دمی که بر آیم دوان ز خانهٔ خود　　باین خبر که کرم کرد یار بر در من

می کند هر سحر جمعه بمیدان تگ و دو — نی سوار عجبی لشکر طفلان بجلو
دل بیتاب من از شکوه نمی آساید — گوش سنگین بتان کاش شود حرف شنو
دید از دور که بیگانه ز در می آید — گفت آهسته بگوشم که ازین بزم برو
زور بازوی رضاها چه کند با شاهان — ورنه فرهاد چه کم بود بعشق از خسرو
منعم و بی سببی کشتهٔ دامان توام — می توانی که کنی زنده مرا از سر نو

قسمت چشمم کجا دیدن بستان او — می شنوم نکهتی از گل وریحان او
بر سر راه کسی خوب بهم ساختند — گوشهٔ دامان من خار بیابان او
ناوک صیاد من تازه شکاری فکند — خون کرا کرده خوش گوشهٔ دامان او

ای یار دل زما طلبیدن چه فائده — چون خط دمید آئینه دیدن چه فائده
مرغ از چمن بخانهٔ او خود پریده رفت — صیاد را ز بال بریدن چه فائده
ساقی بریز جرعهٔ می در گلوی من — تعریفش از لب تو شنیدن چه فائده

غلطان بخون دل ز حنائی که بودهٔ — تو زخم خوردهٔ سر پای که بودهٔ
پیدا پروزگار نه شد چون تو ظالمی — مظلوم این زمان ز جفای که بودهٔ
می رفت آستان ترا این نیازمند — اکنون تو خاک روب‌سرائی که بودهٔ

لعل لب تو بی حرکت نیست یک نفس — همواره سبحه خوان دعای که بودهٔ
در بند جامهٔ تو گرفتار عالمی — خود هم اسیر بند قبائی که بودهٔ
بر خود حرام ساختهٔ خورد و خواب را — بیتاب این قدر ز برائی که بودهٔ

کرده وا بند قبا در شب تار آمدهٔ — چشم بد دور سزاوار فشار آمدهٔ

سالها رفت تا نهان شده | نالب صاحب الزمان شده
ذوق وافر بصید دل داری | حق بجانب که نوجوان شده

دارم از دست دل سوزان خود درد سری | کاش جای دل درون سینه بودی اخگری

با عاشقان ابرو او زاهدا مپیچ | ما اهل قبله ایم و تو تکفیر میکنی

بحضور ایستادم که نظر کنی ، نکردی | سر راه هم نشستم که گذر کنی ، نکردی
دگر این زمانه ای دل زکجا بدست آید | شب وصل با تو گفتم گله سرکنی نکردی

میکشان ساقی پر ستم یللی | این پری را دیده مستم یللی

ترا می رساند زبان جان ستانی | خبر کرد آزاد دیگر تو دانی
تو ای بنده پرور ! بسر منزل من | پس از مدتی آمدی و پرمانی (کذا)

بود درگوشهٔ آن چشم پنهان خال عیاری | مشو غافل که باشد نرگس او دزد افشانی

شمع کم عمری شود دیده دمی ننشیند | که به نظارهٔ این انجمن استاده کنی

کیستم تا میوهٔ بچینم ز بستان کسی | میزنم بر نکهت سیب زنخدان کسی

پای من با دامن صحرا نمی شد آشنا | گر نه بودی جاذبهٔ خار مغیلان کسی

اے سرو رعنا از تو می خواهم مسافر پروری   پیش تو از دور آمدم تا سایه بر من گستری

من با تو گشتم آشنا اما فتادم در خطا   چون ماه می بینم ترا بر غب بجای دیگری

شراب ما ندارد بی رخت کیفیتی امشب   نمکون کردند از مهتاب بر ساغر نمکدانی
برای سوزش پروانه دارد آتش افشانی   چه حاصل شیخ ظالم پیشه را از سبحه گردانی
شکایت از تو در خاطر بود اما نمی گویم   نمی خواهم که از دستم نشینی در پشیمانی

بسان ماه نو خواهیم دیدار ترا گاهی   غنیمت گر نمائی روی خود یکبار در ماهی

میرزا جان جانان مظهر که ترجمه اش در سر و آزاد او مسطور است او را شخصی نا معلوم در جهان آباد هفتم محرم سنه خمس و تسعین و مأته و الف تیر و تفنگ زد بعد سه روز بهمان زخم روز عاشوره انتقال کرد و در صحن خانهٔ خود مدفون گردید ـ آنجناب می فرمایند ـ

میرزا مظهر سخن سنج شهید   حشر او با نور چشم فاطمه
روز عاشور از جهان مظلوم رفت   گفته شد تاریخ « حسن الخاتمه »

۱۱۹۵

و در همین سال شیخ نورالعین واقف بتالی که ترجمه او در خزانه عامره مرقوم است در جهان آباد وفات یافت ـ آنجناب می فرمایند ـ

افسوس که واقف سخن سنج   طومار حیات خویش پیچید
تاریخ وفات او خرد گفت   " واقف مهمان خلد گردید "

۱۱۹۵

و در همین سال میرزا رفیع سودا که سر آمد شعرای ریخته گو بود بلده لکهنؤ از بلاد پورب چهارم ماه رجب جان بحق تسلیم نمود - آنجناب می فرمایند -

سه سخن سنج هند در یک سال
کوچ کردند با هم از دنیا

میرزا مظهر خـدا آگاه
سخن او تمام درد و صفا

نادر العصر شـیخ نورالعین
یک قلم کرد شعر را احیا

میرزای بلـنـد رتـبه رفیع
در سـخن صاحب ید بیضا

هر سه با بنده آشنا بودند
حیف رفتند در مقام فـنـا

بهر تاریخ فوت این یاران
کرد آزاد مطلعـی انشـا

جان جانان و واقف و سودا
وارد آشیان ملک بقـا

۴۲۹ .... ۶۹۶ — ۱۱۹۵ھ

لچهمی نراین شفیق :

بندهٔ شفیق راقم این نامهٔ دلاویز و خادم سخن طرازان شور انگیز التماس می‌کند که علت غائی تالیف کتاب بقای نام و پایدار آثار در جولان گاه ایام است لهذا بتحریر قدری از احوال خود درین صحیفه می پردازد و نام خود را پای نام صدر نشینان محفل سخن می سازد این مشت خاک که لچهمی نراین اصلش از قوم کهتری است در بلدهٔ اورنگ آباد دکن چهرهٔ هستی بر افروخت و از بد و شعور تا حالت تحریر به یمن تربیت آزاد بلگرامی مدظله‌السامی ذخیره سخن شناسی اندوخت و درین ایام در سلک ملازمان نواب عالی جاه جلالهٔ بن آصف جاه ثانی ناظم حال ممالک دکن دام اقباله بن نواب آصف جاه بن نواب غازی الدین خان فیروز جنگ بن نواب عابد خان رحمهم‌الله تعالی منتظم است و بدامن دولت این نظر یافته لطف الهی و مظهر اتم فیوضات نا متنهای معتصم ازین جهت این نامه را بنام نامی پرداخته و دیباچه کتاب را بالقاب مستطاب مزین ساخته اکنون قلم شکسته رقم بیتی چند از مؤلف بعرض می رساند و اشکی چند بر رخسار ورق می افشاند-

گرچه ای دوست ندیدم چمن روی ترا دایم از باد صبا می شنوم بوی ترا
هر که آنجا برود باز نگردد هرگز هست آئین گلستان ارم کوی ترا
بر زمین آمده از دور زمین بوس کند ماه نو گر نه کرر گوشهٔ ابروی ترا
سنبل تازه و تر دود شوم چشم مرا گر نه بینم بچمن سنبل گیسوی ترا
خواهد از گوشهٔ چشمت نگه لطف شفیق آرزوی به ازین نیست دعا گوئی ترا

بر چوب بست لعل تو دست بنات را در تیرگی نشاند ز لال حیات را
چون بت اگرچه نرگس مست تو بسته نیست در کار هیچ کس نکنی التفات را
نه چرخ و چار سد عدد سیزده بود بر نحس کرده اند بنا کائنات را

می کند ظالم ز احسان هم ضعیفان را خراب در ستردن سبزهٔ خط را دهد حلاق آب
همچو آن شخصی که گوید خواب را پیش چراغ در شب خط با دل سوزان می دارد خطاب
آشنای بعد مدتها دهد کیفیتی نشأه خوبی دهد چون کهنه می گردد شراب

بیش گرد و خلق جانان از شراب عطر بر افزون دهد در آفتاب
نسبت معنی بود در لفظ هم شاهد دعوی ست مد لفظ آب
سفله چون پایه مربی به شود آب گردد بی مزه وقت سحاب

دل من سوختهٔ آتش سودای هست لالهٔ دامن صحرای تمنای هست
با سر زلف تو زنهار تقاضا نکنم این قدر بس که دل رفتهٔ من جای هست

می رساند حسن مطلق رنگها بیرنگ را سیر کن در پر تو خورشید تار عنکبوت

شفیق اکنون خدا را شور کم کن که شوخ من درین جا مست خواب است

جز تماشای تو این جا کام نیست شهر ما بی عشق چون بسطام نیست

صاحب هفت اقلیم آورده از خواص بسطام است که کسی در آنجا عاشق نه شود و دیدهٔ چشم نه بیند حضرت آزاد مدظله فرمودند جائیکه عاشق نباشد فائده درد چشم نبودن چیست -

یار در کاشانهٔ آئینه است　　دولتی در خانهٔ آئینه است

دل من زلف یار را رام است　　دام اقبالهٔ عجب دام است

مهلت عمر من و برق و شرر هر سه یکی است　　فرصت صبح و گل و باد سحر هر سه یکی است
در فزون کردن زخم جگر خستهٔ من　　زلف او مشک ختن سنبل تر هر سه یکی استم

محتسب ای تند خو این همه غوغا عبث　　چشم من از گریه سرخ تهمت صهبا عبث
دل که بپرداشتم نذر کردم از خود　　ای بت کافر ز من یار تقاضا عبث

چه مطلب است که دل را شکست و بست و کشاد　　طلسم زندگیٔ ما شکست و بست و کشاد
جواب نامه چه آید که طفل نادانی　　پر کبوتر ما را شکست و بست و کشاد

کشد چگونه مصور تمام شکل ترا　　که در کشیدن چشم تو دست می گردد

تا اهل راز علم بصیرت کجا بود　　در چشم کور خاک به از توتیا بود

چشمک زده چون برق کسی رفت ز چشم　　بیند که آن دل بر حسار نباشد

چونه بنالم که مرا ساخته اند   بهر فریاد زدن همچو جرس

منقبض چون غنچه گشتن خوب نیست   هم چو گل با چهرهٔ بشاش باش

یاد ایامی که عشق نوجوانی داشتم   بر سر بازار رسوائی دکانی داشتم

دلم گم شد بزلف خوبروی   شفیق اکنون خدا را جستجوی

یا رب بدر تو عذر خواه آمده ام   سر تا بقدم غرق گناه آمده ام
از چشمهٔ عفو شست و شوی فرما   در بار گہت نامه سیاه آمده ام

راقم الحروف غزل حضرت آزاد که در حق کوه شاه مردان واقع حیدر آباد فرموده اند مخمس کرده الحال تراجم شعرا را برین مخمس که مشتمل بر منقبت جناب ولایت مآب است ختم می کنم این گفتگوی سامعه نواز از زبان خامه را مهر می زنم ـ

قبلهٔ عارفان جناب عتیق   خلف مرتضیٰ علی التحقیق
کرد از کلک عنبرین تنمیق   سحری پا گذاشتم بطریق
با جهان دیدهٔ رفیق شفیق

ره گرا می شدم بهر راهی   که بشهری و گه لب چاهی
می نمودم چه سیر دلخواهی   نا گہان رو نمود درگاهی
همه تعمیر او بطرز انیق

ره چه درگاه مهبط انوار   آسمانی ز ثابت و سیار
خاک او سرمهٔ اولی الابصار   گرد او جمع مردم اقرار
حجله در بحر اعتقاد و طریق

چمنی دیده فساد کردیدم چون گل نو رسیده خندیدم
ازدهامی ز خلق چون دیدم از یکی زان گروه پرسیدم
کاین چه جائیست و این کدام فریق

الله الله چه جائی روح افزاست چه مکان مقدس و اعلی ست
راست ارشاد کن بمن چه جاست گفت این آستان شیر خدا ست
گر زیارت کنی ز هی توفیق

چون نظر بر عمارتش کردم فهم پنهان بشارتش کردم
استقبال اشارتش کردم پیش رفتم زیارتش کردم
اشکها ریختم برنگ عقیق

خواستم از جناب شاه مدد فیض اندوختم فزون از حد
تا کند حسن اعتقادم رد رد همره در مواخذه زد
گفت ای دور تر ز فکر عمیق

پور عمران مگر به هند آمد شیر یزدان مگر به هند آمد
سر میدان مگر به هند آمد شاه مردان مگر به هند آمد
که تو این حرف را کنی تصدیق

گوش کردم چو حرف بیهودا خواستم سیلی زنم بقفا
حلم من عاقبت نه داد رضا بیت آزاد یادم بود مرا
خواندمش عاشقانه پیش رفیق

من که فائز به نور عرفانم عشق مولا است جز و ایمانم
نبود احتیاج برهانم هر کجا اوست قربانم
عاشقان را چه کار با تحقیق

الحمدالله و المنه که این سواد به بیاض رسید و این شام غریبان به سپیدهٔ صبح کشید - خامه تیز رفتار از محنت سفر آسوده و منزل مقصود در چشم انتظار جلوه نمود - موزونانیکه از ولایت خود رخت هندوستان کشیده اند واین قلمرو را بقدم گرامی زوائد بهشت برین بخشیده احاطهٔ این را از طاقت خامه تیز زبان بیرون است و استیعاب اینها از حوصله کاغذ فراخ میدان افزون - مؤلف بقدر تتبع خود این کتاب جمع ساخت و قلم خامه دلنواز موافق حوصله خود نواخت این قدر هست که باین مختصر کار مؤلف صورت بست و مقصدیکه در دل داشت بر کرسی نشست یعنی این تذکره در تخصیص واردان هند بی انباز است و باین جهت از توالیف مولفان دیگر ممتاز - اگر کسی خواهد بتکثیر سواد پردازد و این مختصر را بالحاق اشخاص دیگر مطول سازد لکن بقیه این حواله در کتب سلف بدست می آید و غاصه مقصود دران امکته رومی نماید چرا که از چندی سلطنت ایران و هند اختلال عظیم بهم رساند و آمد و رفت مردم ولایت درین دیار بر نسق سابق نماند لعل‌الله یحدث بعد ذلک امرا بهر حال این تالیف مردم ولایت را بسیار بکار می آید و این مصقل تازه رنگ از خواطر اعزه که بنا بر بعد مسافت احوال بعضی از سخن گستران بمردم ولایت نرسیده و اخبار برخی از معنی پروران گوش زد دور دستان نه گردیده - الحال این کتاب احوال جماعهٔ ناتمام بغرض مستفیدان خواهد رساند و لالی ناباب در جیب دامن سامعه خواهد افشاند امید دارم که ناظران جوهر شناس محنت این نیازمند ملاحظه نمایند و به کلهٔ آفرین قدر این خاکسار در---هم چشمان بیفزایند اکنون زبان را بتاریخ ختم این نامه می کشایم و پای لیلی را بخلخال خوش می آرایم -

خدا را شکر کز کلک بیانم بخوبی رو نمود انجام نسخه
شفیق از هاتفی تاریخ پرسید برای ختم گفت "اتمام نسخه"

۱۱۹۷

تمام

اشاریہ

اعلام

زاہد گیلانی، شیخ ۸۴
زایر ہمدانی ۱۱۸
رحیمی، آقا باقی نہاوندی ۴۸
زکریا، شیخ بہاء الدین ۷۱، ۱۶۹

[redacted]





اماکن

	۱۸، ۱۹	تاج محل	(درک اکبر بگرم)
بلادی و جزیں	۵۰	رام پور	۳
دکن	۳، ۴، ۱۳۹، ۲۰، ۲۲	رسول آباد	۱۹
	۲۶، ۲۵، ۴۳، ۴۷	رودبار	۳۹
	۴۹، ۵۱، ۵۳، ۵۶، ۶۱	روضہ زمشیریہ	۸۴
	۹۸، ۸۶، ۹۶، ۱۰۱	روم	۱۳۹، ۱۹، ۱۸، ۷۲، ۸۴، ۱۱۹
	۱۰۳، ۱۰۷، ۱۲۴، ۱۲۹	روس	۲۱
	۱۲۸، ۱۳۰، ۱۴۰، ۱۵۱		
	۱۵۷، ۱۹۳، ۱۹۸، ۱۶۱	ساوہ	۱۴۴
	۱۹۱، ۲۰۱، ۲۰۴، ۲۰۶	سپیک	۱۲۲
	۲۱۵، ۲۱۹، ۱۸۱، ۱۸۳	سرگان	۱۰۱
	۲۲۱، ۲۴۰، ۲۱۲، ۲۱۳	سرندیپ	۱۶ تا ۱۹، ۱۲۴
	۲۴۹، ۲۵۰، ۲۲۳، ۲۲۸	سروخ	۱۴۲
	۲۹۱، ۲۷۰، ۲۴۳، ۲۴۹	سرہند	۲۷، ۱۷۴، ۱۹۰، ۲۹۷
	۲۸۸، ۲۵۳، ۲۵۶	سفیدون	۲۹۷
	۲۷۵، ۲۷۷، ۲۸۴	سمرقند	۴۹، ۱۴۸، ۲۲۰، ۲۶۱
دولت آباد	۲۷، ۸۷	سنبل	۱۷۲، ۲۸۱
دمشق	۱۶۹، ۱۷۰	سنجر	۸۲
دہلی	۴۲، ۴۶، ۷۰، ۸۷	سندھ	۷۱، ۷۹، ۸۶، ۹۵
	۱۰۵، ۱۱۹، ۱۲۶، ۲۰		۲۴۲، ۲۸۲، ۹۴، ۹۹
	۱۴۰، ۱۴۳، ۱۶۵، ۹۵		۱۹۰، ۱۹۶، ۲۱۱
	۱۹۹، ۲۰۲، ۲۱۳، ۱۴۳	صورت	۹۹، ۱۷۱، ۲۰۴، ۲۷۹
	۲۸۱، ۲۸۷		۲۸۰، ۳۴، ۴۴

[redacted]

			٩٢
	٥٧	منگیر (مونگیر)	
			٥٣، ٤٠٠
[illegible]	١٤٠	میوات	
[illegible]			
			٥٣
	١٤٣، ١٥٣، ٢٦٥	نارنول	
			٢٣٩
مالدہ	٩، ٥٣	نصرآباد	
متھرا			٢٦٥، ١٧٤، ٣٢٨
	٢٤١	نجف اشرف	
محمدآباد			٢٦٢، ١٥٧
	٨٠		
مدینہ			٩
	١٩٩، ٢٣٤	نگینہ	
مرو			٨٠، ١٩٩، ٢٠٩، ٢٣٩
	١٣٤	نیشاپور	
مسجد جامع (دہلی)			
	٣٦، ٥٠، ٦٤، ٨٤		
مشہد مقدس			٧٩، ٩٩، ١١٢، ١٤٠
	١١٠، ١٢٤، ١٣٥، ٢٩	ہرات	
			٢٥٠، ٢٨، ٣٠، ٥٥، ٧١
	٢٣٢، ٢٣٤، ٨٥، ١٠٣		
			٢٨٤، ٢٠٠
	٢٥١، ٢٥٥، ١٨٢، ٢١٠		
			٤٣، ٦٨، ١٩٩، ٢٢٥
	٢٩٧، ٣٣٧، ٣٤٧	ہمدان	
			٢٣٩، ١٨٩، ٢٣٣
	٨٤		
مصر			١٠٧ـ٨، ١٥، ١٨، ٢٣٢٠
	١٩، ٢٤، ٤٢، ٣٩	ہند	
مکہ معظمہ			٤٢، ٣٣ـ٤، ٥٢، ٣، ٥
	٨٠، ٨٤، ٨٥، ١٥		
			٨٧، ٢٤ـ٢٩٦، ٢٨ـ٤
	١٢٢، ١٢٦، ٩٠، ٩٧		
			٤ـ ٩٩، ٧١، ٨١، ٨٢ـ٤
	١٨٠، ٢١٣، ١٠٠، ١٠٧		
			٩٧، ٩٩، ١٠١، ١٠٣، ٥٦
	٢٥٥، ١٣٢، ١٥٥		
			٤ـ ١١٢٧، ٩٣، ٩٢ـ ٩٥٧
	٢٤١، ٢٣٠، ٢٣١		
			٢ـ ١١١، ١١٢ـ٤، ١١٩، ١٢١
ملتان	٩٥، ١١٩، ١٦٥، ٢٦٠		
			٤ـ ٢٢١، ٢٣٣، ١٠٧
	٢٤١، ٨		

کتب و رسائل

ادارے

پہاڑ، دریا وغیرہ

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۵	ظاہر نصیر آبادی	طاہر نصر آبادی
۸	۲۴	اشارہ	سترہ
۱۳	۶	دوغن استر آبادی	ردغن استر آبادی
"	۱۶	تذکری	تذکروں
۱۵	۱۴	غواضی	غواصی
۱۹	۲۲	اسفراینی	اسفرائنی
۲۰	۹	اوپر دوخت	او پرداخت
"	۱۲	اسفراینی	اسفرائنی
۲۱	۲	غزنیں	غزنیں
۲۲	۲	جہان	جہاں
۲۳	۱۲	گوار دیدن	گواریدن
۲۴	۲	ماورالنہر	ماوراء النہر
۲۴	۱۱	گذرر	گذرد
۲۴	۱۵	سالقہ	سابقہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۱	دبد	دُر
〃	۹	زلل	إزال
[illegible]	۱	متازی	متوازی
[illegible]	۵	حلال قربانی	جلال قسربانی
۳۰	۱۲	تندرسلی	تندرستی
۳۲	۱۵	لغامات	لصناعات
۳۳	۱۲	مترول	متروی
〃	۱۲	دمر	در
〃	۱	شرتے	شهرتی
۳۶	۲	مقلوبے	مقبولے
۴۵	۹	اشعار	اشاره
۴۰	۱۴	کشت	گشت
۴۸	۱	تعزش	تعزش
۵۳	۷	مرزا سلطان	مرزا سلیمان
〃	۲۹	گرد	گردد
۵۴	۱۱	سنہ یک ہزار دی وسہ	سنہ یکہزار ویک صد وسی وسہ
۵۷	۱۹	بلیبانی	بلبانی
〃	۲۱	سرمہ	×
۵۹	۶	ہیئت	ہیئت
۶۰	۲	فرزنداد	فرزند خود
۶۴	۱۶	تشاقی	شتاقی
۶۴	۱۸	ببکی	ببگی

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۶۵	۳	کامت	کمدت
۷۱	۱۹	من کدایم	من گدایم
〃	۲۲	به شیخ صدرالدین به شیخ بهاءالدین	به شیخ صدرالدین و به شیخ بهاءالدین
۷۲	۶	عز و نیت طبعی داشت	عزم و نیت طبع بهم داشت
۷۲	۱۱	شاه حسین	شاه حسن
۷۳	۱۹	قبه	قد
۷۸	۱۸	نخوای	نخوری
۷۹	۲۰	لذت حرف	لذت حرص
۸۰	۳	اکثر	اکثر
۸۲	۹	جالتی	حالتی
〃	۱۲	نگران اسا	نگران است
۸۳	۶	خبر	جز
۸۴	۱۶	برد جرد	یزدجرد
۹۱	۱۲	شعبده باره	شعبده باز
〃	آخر	وشبانی	توشبانی
۹۲	۱۴	زبان	زیان
〃	۱۹	نائیی	نائق
۹۳	۳	تیح	تیغ
۹۴	۱۶	ایل	اهل
۹۷	۱	بحسن	بجس
۹۸	۱۷	کوشفس	کوشش
۱۰۰	۵	دزقی	دقاق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۱۹	دریدن	دویدن
۱۰۲	۴	بهد اعزاز	بعد اعزاز
〃	۵	صاحب قرآن	صاحب قران
〃	۱۹	حق المنت	حق الخدمت
〃	۲۰	زنیت	زینت
〃	۳	بلاخت	بلاغت
۱۰۳	۵	مہانہ	مبارہ
۱۰۵	۱۵	تنبور	رن تنبور
۱۰۶	۹	گرسش	الگرشش
۱۰۷	۱۴	سروی	سروے
۱۰۸	۱۲	خیال بیجا نم	خیال ست تن بیجا نم
۱۱۰	۶	ابوطالب علیم کلیم	ابوطالب کلیم
〃	۱۸	پنجا	پنجاہ
〃	۱۹	پان صدی	پانصدی
۱۱۲	۱	سلیان	سلیمان
۱۱۳	۱۰	اصغہان	اصفہان
〃	۳	نائینی	نائنی
۱۱۹	۸	ہدائیت حال	ہدایت حال
۱۲۲	۱۷	احسان اعظم	احسان خان اعظم
۱۲۴	۶	گاہ درد آلود	آہ درد آلود
〃	۱۴	خبرشانی	خبوشانی
〃	۱۵	سبیل لله	سبیل الله

صحیح	غلط	سطر	صفحه
بعد	بود	۲	۱۲۶
اذکل	ازکل	۹	۱۲۸
نتوان	تتوان	۱۰	″
طرشی	طرشتی	۲	۱۳۰
مرہم	مرلیم	۱۱	۱۳۵
بیدنگاه اکبر	دنگاه اکبر	۱۶	۱۴۰
زمرهٔ فقرا	زمرهٔ فقر	۹	۱۴۱
مشاراً الیه	مشارالیه	۲	۱۴۵
کشیدی	شیدی	۱۳	۱۴۹
برد	مرد	۱۲	۱۵۲
یزدجردی	بزدجردی	۱۵، ۱۶	۱۵۲
می چپید	می چید	۵	۱۵۳
صیدی	صدی	۷، ۸	۱۵۵
ابی وردی	ابی وری	۷	۱۵۵
× زائد ہے	کشته شد	۱۴	۱۵۶
ندیدهٔ	ندبده	۲۲	۱۵۷
قرین	مرین	۷	۱۵۹
درخزانهٔ عامره	خزانهٔ عامره	۱۳	″
گازرونی	کازلونی	۲۳، ۲۴	۱۶۱
الاصل	الااصل	۲۴	″
استیفا	استعفا	۱۵	۱۶۲
حسین جرانی	حسین جرانی	۸	۱۶۶
سرو گل	سردگل	۸	۱۶۸

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۲	۵	بحرتریب	بحرقریب
	۱۰	اختیلم	اختتام
۱۷۴	۶	سیاق	نسیاق
״	۱۳	بقاضے	بتقاضے
״	۱۲	تعالم	بعالم
״	۱۷،۱۸	علی سل	علی گل
۱۷۸	۸	ازمنطربات	ازمنظومات
״	۱۴	زامیرسش	نہ آمیزش
״	۱۵،۱۶	ایجی	ریجی
״	۱۹	فرر	در
״	۱۹	خمس تلاثین	خمس وثلاثین
۱۷۹	۱۷	ماورالنہری	ماورا النہری
۱۸۱	۴	عدوے مرتقی	عدوے مرتضی
۱۸۱	۱۳	رساتد	رساند
۱۸۲	۱۸	وستم میرزا	رستم میرزا
״	۲۰	بعض چندے	بعد چندے
۱۸۴	۹	بہرو	بُرد
״	۱۰	خموش می دہد	خوش می دہد
״	۱۲	چوب درپاں	چوب درباں
״	۱۵	میرعشی	مرعشی
״	״	شوشتری	شوستری
״	۱۷	بہ ہندو	بہ ہند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۶	۴	اسناب	اسباب
۱۸۷	۸	سوداۓ تو پرواۓ سر مفت	زسوداۓ تو پرواۓ سر مفت
۱۸۸	۹	مشارالیہ	مشار الیہ
"	۱۰	بدداروعگی	بداروغگی
"	۱۴	کشت شدن	کشتہ شدن
"	۱۵	نہفت	نہفت
۱۹۰	۱۵	وا	با
"	۲۰تا۲۴	بے جاۓ کہ رضا در شاہ ماندنگ	مکرر ہے اور قابل اخراج ہے۔
"	۲۳	ملا زرح اللہ	ملا فرج اللہ
۱۹۱	۱، ۲۷	شوشتر	شوستر
۱۹۲	۱۰	کرمی کنم	گرمی کنم
"	۱۲	کی	کے
"	۱۵	خوررا	خورا
۱۹۳	۱	کشایکش	کشائش
"	۷	تگار	نگار
۱۹۴	۵	شوشتری	شوستری
"	۶	شوشتر	شوستر
۱۹۸	۴	سازو	سازد
"	۱۷	لبپہیلا	بہ پہید
"	۲۰	طائیری	طائری
۱۹۹	۲	کرد ودیں	کردودریں
"	۷	بدمہند	بہ ہند

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۰۳	۱۵	نبان	بلبان
۲۰۴	۸	الماس زیر	الماس ریز
۲۰۵	۳	کروه	گروه
〃	۹	وقصائد	شد وقصائد
۲۰۶	۴	وقسال هزار	در سال هزار
〃	۹	بیرن	بیرون
۲۰۸	۱ و ۲	شوخری	شوهری
۲۱۰	۱۲	خوان ساری	خوانساری
۲۱۱	۵	مدت وطبع	جدّت طبع و
۲۱۲	۳	قصد کرد	قصد حاجت
〃	۱۷	تبوافی	تبواضعی
۲۱۳	۱ و ۲	ماورالنهری	ماوراءالنهری
۲۱۴	۱	بهرنگاه	به بهزنگاه
〃	۷	باش پادشاهی	باش و پادشاهی
۲۱۵	۸	مینجه	مینجم
۲۱۶	۱	مرم ورنغ	مرزغ
۲۱۶	۱۵	محریمن	محترمین
۲۱۸	۴	بیویه	بیومیه
۲۱۹	۱۳	جنیفه	جنفیقه
۲۲۳	۹	قریب	فریب
〃	۹	کمکم	گمگم
〃	۱۷	مینجه	مینجه

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۴	۵	خورا	[illegible]
″	۱۰	کرجی	گرجی
۲۲۵	۱۳	تحت	تخت
۲۲۷	۸	بدونیا	بہ دنیا
۲۲۸	۸	آشیانی	تخت آشیانہ
۲۲۹	۴	فیلان بیگ	قیلاں بیگ
″	۱۲	عرن	عدن
۲۳۰	۱۳	بینے	بیٹر
۲۳۱	۱۵	دعلیات	درسیات
۲۳۲	۱	ذومتی	دومتی
″	۸	کولی	کوٹے
″	۲۰	نقتن	تفنن
۲۳۴	۱۶	سانین	ثمانین
۲۳۵	۲	ہما	ہمان
۲۲۵	۲	ماوی	حاوی
۲۳۶	۶	لبرا	لبیرہ
″	۱۲	مردن سوختن	مردن و سوختن
۲۳۷	۴	یارے	پارے
″	۷	براکد	بہ عہد آمد
۲۳۸	۵	ساخت	ساحت
″	۱۳ تا ۱۷	مردہ - است	قلزد - گذرد حجہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	[illegible]	آدمی	آدمی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۵	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	قزوینی
۰	۱۴	بگفا	بگفت
۲۴۲	۲۰	بروجردی	بنہ بروجردی
۰	۹	ابر	انبر
۰	۹	اشا	انشاء
۰	۱۰	باردوی	بارودی
۲۴۳	۱۲	صلاے	صلاح
۰	۱۵	ددم	دربہ
۲۴۳	۲	کمیرا	گیرا
۲۴۴	۱۰	خورسند خاموش اند	خورسند و خاموش اند
۰	۱۱	خاموشی	خامشی
۰	۱۳	عاشق	عاشقے
۲۴۵	۷	آب دید	آب دیدہ
۰	۹	باقتضا	باقتضاء
۲۴۶	۱۱	لیوی	یزدی
۰	۱۴	ازدست	X
۲۴۷	۱۶	بدہنہ	برہنہ
۰	۱۸	دیرکعبہ	دیر و کعبہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۸	۵	میذ	جنید
〃	۸	تخا دزدۂ	تہا خفتہ
۲۴۹	۴	بخشش گیری	بخشش گری
۲۵۰	۶	تعلیری	تعلوری
〃	۷	کمال درست	ارتباط کمال داشتہ
〃	۱۳	کہ	کا
۲۵۱	۷	شاعر گوئے پرگو	شاعرِ پرگو
۲۵۲	۱۰	امازادہ	امام زادہ
۲۵۳	۶	آشنایان ما	آشنایانِ ما
〃	۱۰	ندام اشک	ندامِ رشک
〃	۶	کردم	محروم
〃	۶	چراغ	چراغے
۲۵۴	۱۸	ازکنی	ازکمی
۲۵۶	۲	مراجعت	مراجعت کرد
〃	۸	زوربطر	زورِ بطر
۲۵۷	۳	مفرد	مفرط
〃	۵	آن آبرو	آن ابرو
〃	۵	کفتم	گفتم
〃	۶	بہ این	بہ ازین
〃	۷	گرفتہ است	گرفت است
〃	۷	مکتہ	نکتہ
۲۵۷	۸	شود	شود نیک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۰	۲	آتش گدہ	آتش کدہ
۲۶۰	۳	مہامات	مہاجات
"	۴	تیمیہ	×
"	۶	گفت مفید بلخی مردیا	گفت ملا مفید بلخی مرد
"	۷	ملا مفید گو	ملا مفید گوید
"	۱۰	بادہ چشم سرمہ آلودش	یاد چشم سرمہ آلودش
"	۱	معنی باب	معنی یاب
"	۲	تازۂ فکر	تازہ فکر
۲۶۱	۹	نوکری پیشگی	نوکر پیشگی
"	۱۳	سرکاری سلطانی	سرکار سلطانی
"	"	منزولی	منزوی
"	۱۶	بختی	بختے
۲۶۲	۱۰	حسین نجفی	حسین نخعی
"	۱۵	نیازولغمت	بیانہ ونعمت
"	۱۶	۱۰۷۵	۱۱۷۵
"	۱۹	اندہ	اندک
۲۶۳	۳	مشکبہ	مشکیہ
۲۶۴	۱۷	کچی بیگ	کچک بیگ
۲۶۵	۱	کراز	گرانہ
"	۲	نویدی	نوبتی
۲۶۶	۹	میر	×
۲۶۷	۵	نشین عزہ	نشین وعزہ

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۶۷	۱۰	دوبار	دوباره
۲۶۸	۱	هماجا	همان جا
"	۵	آورد	آمد
"	۵	متوسط	بتوسط
"	۱۰	شد	شبهه
"	۱۸	کشنه	گشته
۲۶۹	۶	تاج دران	تاجوران
"		رودودرگیرد	زود درگیرد
۲۶۹	۱۶	تقی عصار	تقی عصاری
۲۷۰	۱ و ۲	ادرا تا صفحه ۱۱۲	متعلق به حاشیه ص ۲۶۹
"	۳	دست وشمشیر، مژه غرقه بخون می آید	دست وشمشیر و مژه غرقه بخون می آید
۲۷۰	۹	چورفتم	چون رفتم
"	۹	بیاد رسید	بیاد رسید
"	۱۱	سبک دست نیم	سبک دستی نیمی
"	۱۲	دردیار	درین دیار
"	۱۷	نینداخت سایه	نینداخت سایه
"	۱۸	شکروخون صاف شد	شکر چون صاف شد
۲۷۱	۴	ادرا ادرا	ادرا
"	۹	اقدم	اقدام
"	۱۲	بدندان	بدنبال
"	۱۳	دود	عود
"	۱۴	عربان	غربال

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۱۴	جت	محمد
"	۲۱	[illegible]	خوب
۲۷۲	۴	معنی آفرین وعجیب	معنی آفرین عجیب
"	۳	ادراک	ادراک
"	۶	فشاند	فشاہان
	۷	جلیسیم	بجواسے
"	۱۶	تذکرہ نصرآبادی تا نمبر	×
"	۱۷	ا	(را)
۲۷۳	۳	موزرگان	موزونان
۲۷۴	۸	فردینا وردہ	فردیناوردہ
۲۷۵	۷	حہت	جہت
۲۷۵	۱۸	چو	چون
"	۱۹	چہ	چون
۲۷۶	۴	ابتدأ	ابتداءً
"	۱۵	ہمتم	متمم
۲۷۷	۷	مایہ	مایتہ
۲۷۸	۱۹	امام تلی بیگ	امام قلی بیگ
۲۷۹	۹	خواجہ دیدار	خواجہ دہدار
۲۸۰	۱۳	انہا	×
۲۸۱	۸	مرادت ووارادات	مرأت واردات
"	۷	دارد تخلص	وارد تخلص دارد
"	۸	ہندوستان را	ہندوستان زا
"	۲۲	آبے کہ بی سوزدمرا	آبے کہ می سوزدمرا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۲	۱۹	دلی	ولی
۲۸۳	۱	انصاف	اتّصاف
"	۳	کچ	کیچ
"	۱۴	کشتہ ام	گشتہ ام
"	۲۰	اندک بسیار	اندک و بسیار
"	۲۱	شاہ حسن	شاہ حسن
۲۸۴	۴	مرزا	×
"	۹	آنخانت گزشت	انجامت گزشت
۲۸۴	۱۰	گوروی	گرروی
"	۱۷	کوئے زنخ را	گوئے زنخ را
۲۸۵	۸	گوشہا بہ حلقہ در	گوشش بر حلقہ در
"	۸	آوازے	آواز سے
۲۸۵	۱۱	کرجی	گرجی
"	۱۲	کرجی	گرجی
۲۸۶	۲	یزدجرذ	یزدجرد
"	۸	سبر بود	بسر برد
"	۹	بجدمت	نخلستد
"	۱۲	راہ فتا	راہ فنا
۲۸۷	۳	دارشکوہ	داراشکوہ
"	۴	سایدعمارات	سایہ عمارات
"	۱۰	یا کہ توکم لبدازیں گریہ شم آمد مشکلے	با کہ گویم لبدازیں گریہ چشم آمد مشکلے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۱۱	گرد در کوبش وطن	گرد در کویش وطن
〃	۲	ہمت امیر خاں	ہمت دلیر خاں
〃	۲	وارد بلدہ	وارد بلدہ
۲۸۸	۱	سال	سالہا
〃	۳	در سال ہزار وصد وچہل ونہ	سنہ

سلہ یقینؔ کا سنہ انتقال ۱۱۴۹ھ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس وقت یقینؔ کا قیام سندھ میں تھا (مقالات شعرا) اس کے بعد وہ جونا گڑھ گئے جہاں ۷۵-۱۱۷۴ھ تک قیام کیا۔ یہاں سے حیدر آباد دکن روانہ ہوئے۔ حیدر آباد دکن سے واپس دہلی آکر انتقال کیا۔ اس لیے ان کے انتقال کا زمانہ ۱۱۸۰ھ سے قبل نہیں ہو سکتا۔

(ادارہ)